UNIVERSAL LIBRARY

OU_224884

UNIVERSAL LIBRARY

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

روداد

اجلاس بستم ندوۃ العلماء

(منعقدہ)

۱۲ جمادی الآخر سنہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۸-۲۹ نومبر سنہ ۱۹۲۵ء روز شنبہ یکشنبہ

(بمقام شہر انبالہ)

حسب ایمائے مجلس انتظامی ندوۃ العلماء

عابد علی خان کے شاہی پریس لکھنؤ میں چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبہ نستعین وصلی اللہ علیہ وسلم

باز بر آنم کہ فغان برکشم   لیک ندانم کہ چسان برکشم

ندوۃ العلما کے بلند اغراض و مقاصد اور اُس کی اہمیت و عظمت بار بار مسلمانون کے ذہن نشین کیجا چکی ہے لیکن باوجود اس کے پھر بھی اُس کی ضرورت اور حاجت ویسی ہی باقی ہے اور باقی رہیگی - اسی واسطے بعد غور و فکر اس کے لیے مختلف اوقات مین مختلف طریقے اور وسائل اختیار کیئے گئے منجملہ اُس کے ایک مضبوط اور مستقل طریقہ یہ قرار دیا گیا کہ ندوۃ العلما کا صوبہاے ہندوستان کے مختلف شہرون میں ہر سال سالانہ جلسہ ہوا کرے چنانچہ ابتداے قیام سے اب تک بیس سالانہ جلسے مختلف مشہور اور تاریخی مقامات ہندوستان مین بڑی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوتے رہے ہین لیکن اسمین بھی شک نہین کہ گزشتہ چند سال مین خصوصیت کے ساتھ مسلمانان عالم جس عالمگیر مصیبت اور ہمہ گیر کشمکش مین مبتلا رہے ہین اُسکا اثر اُن کی قومی اور مذہبی درسگاہون پر بھی پڑنا ضروری تھا جو پڑا اور یہی وجہ ہے کہ ندوۃ العلما کا چند سال تک پے در پے کہین بھی سالانہ جلسہ نہو سکا -

لیکن جب دن پھرتے ہین اور اچھی ساعت آتی ہے تو تلافی مافات کی بہترین صورت خود قدرت پیدا کردیتی ہے، اللہ تعالی کے فضل وکرم اور ندوۃ العلما کے اغراض ومقاصد کی برتری واہمیت وقدر وقیمت جو مسلمانون کے دلون مین ہے اُس کا بین ثبوت یہ ہے کہ اُنھون نے چند گزشتہ سالون کے وقتی نقصانات کو محسوس کرکے فوراً اس نقصان کی تلافی کی طرف توجہ کرنا ضروری سمجھا اور اُنھون نے یہ لازمی قرار دیا کہ پابندی کے ساتھ ہر سال ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ مختلف مقامات پر ہوا کرے۔

انھین خیالات کو پیش نظر رکھتے ہوے اس کی عملی کارروائی شروع کی گئی اور بعد جمود کے بعد مارچ ۱۹۲۵ء مین ندوۃ العلما کا اُنیسوان سالانہ جلسہ اُس کے مرکزی مقام لکھنؤ مین قرار پایا۔ جب خدا کے فضل سے یہ مرحلہ بخیر وخوبی طے ہوگیا تو پھر اُس کے بعد دوسری اور تیسری منزل کی فکر ہوئی اللہ تعالی نے یہ راہین بھی آسان کردین ؎

مشکل بتوجہ تو آسان　　　آسان بتغافل تو مشکل

اسی اجلاس کے دوران ہی مین نہایت مسرت کے ساتھ تین تین جگہ سے بیک وقت دعوت کا مسرت خیز پیغام سامعہ نواز ہونا کوئی معمولی بات نہین ہے ؎

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید　　　دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحائی کرد

پنجاب کی طرف سے جناب سید غلام بھیک صاحب بی۔ اے۔ نیرنگ وکیل ہائیکورٹ پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ شہر انبالہ نے اعلان فرمایا کہ انجمن اسلامیہ شہر انبالہ کی کونسل انتظامیہ نے بروے قرارداد نمبر ا مورخہ ۵ مارچ ۱۹۲۵ء یہ فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ ندوۃ العلما کا بیسوان سالانہ جلسہ شہر انبالہ مین ہو اور اسی کے ساتھ ایک باضابطہ تحریری دعوت نامہ بھی پیش کیا۔

صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ کی طرف سے جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ نے اعلان فرمایا کہ ندوۃ العلما کا آیندہ بیسوان سالانہ جلسہ کانپور مین ہو،

اس کے بعد جناب مولوی عبید الرحمان خانصاحب شروانی - ام - ال - سی رئیس و آنریری مجسٹریٹ حبیب گنج ضلع علیگڈھ نے خواہش ظاہر فرمائی کہ ندوۃ العلما کا آیندہ بیسوان سالانہ جلسہ علیگڈھ مین ہو،

حضرات - بیک وقت ہر طرف سے دعوتون کا آنا اور ہر شخص کا یہ خواہش کرنا کہ ندوۃ العلما کا جلسہ یہان ہو کیا اس کی ہر دلعزیزی اور اس کے بلند ترین اغراض و مقاصد کی کافی ضمانت اور روشن دلیل نہین ہے ؟ کیا انھین باتون سے اس کا پتہ نہین چلتا کہ ملک و قوم کو دار العلوم ندوۃ العلما کی (جو مذہبی و مشرقی علوم کا مرکز وحید اور جامعہ کلیہ کہلانے کا مستحق ہے) کس قدر ضرورت و شدید ضرورت ہے -

بہر حال یہ تینون دعوتین نہایت مسرت اور امتنان کی نظر سے دیکھی گئین اور باہمی مشورہ سے یہ طے ہو گیا کہ ندوۃ العلما کا آیندہ بیسوان سالانہ جلسہ انبالہ مین ہو اس طرح قرعۂ فال ہمارے محترم دوست جناب سید غلام بھیک صاحب بی - اے نیرنگ کے حصہ مین آیا اور کانپور کے اجلاس پر بمصداق السابقون السابقون اولئک ہم المقربون انکو شرف تقدم حاصل کرنے کا موقع مل گیا -

آغاز کار

اس تجویز کے مطابق انبالہ مین اجلاس کیئے جانے کی نسبت عملی کارروائی شروع ہوئی، سب سے پہلے یہ طے کیا گیا کہ جلسہ کب اور کس زمانہ مین ہو، جب یہ قرار پایا کہ ۲۸ - ۲۹ - نومبر ۱۹۲۵ء کو اجلاس طلب کیا جاوے

تو عملی کارروائی کا ایک قدم اور آگے بڑھا اور مجلس انتظامی ندوۃ العلما کی منظوری کے بعد اس اجلاس کو کامیاب بنانے کے اسباب و وسائل پر مؤثر تدبیرین اختیار کی گئین

اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی ہمدردی ندوۃ العلماء کے ساتھ

ندوۃ العلما کے اجلاس کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ اس کے سالانہ جلسون مین ملک کے مشاہیر روشن خیال علما اور روشنضمیر مشائخ کرام کے علاوہ اسلامی ریاستون کے سرآوردہ نمایندے بھی شریک ہوتے ہین۔

اس مرتبہ یہ خصوصیت اور بھی نمایان تھی اور اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ، نے خاکسار ناظم ندوۃ العلما کی عرضداشت پر عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمان خان صاحب شروانی صدر الصدور امور مذہبی کو بحیثیت نمایندہ دولت آصفیہ کے جلسہ مین شریک ہونے کی اجازت خاص بخشی اور علاوہ آپ کے جامع عثمانیہ کے دو دیگر علما کو بھی اجلاس مین شریک ہونے کی اجازت عطا فرمائی،

اس سے ظاہر ہے کہ اعلیحضرت محی الملۃ والدین حضور نظام خلد اللہ ملکہ کو ندوۃ العلما کے اغراض و مقاصد کے ساتھ کس قدر گہری ہمدردی اور دلآویزی ہے،

مجلس ندوۃ العلما اعلیحضرت کی خلوص دل کے ساتھ شکر گزار ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالی اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ کی عمر و اقبال مین روزافزون ترقی عطا فرمائے اور شہزادگان عالی گوہر کو بصد جاہ و اقبال سلامت باکرامت رکھے اور ہر آفت ارضی و سماوی سے محفوظ و مصئون فرمائے ع این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

کامیابی اجلاس کی جد و جہد

جون جون زمانہ اجلاس کا قریب آتا گیا اس کو کامیاب بنانے کے لیے مختلف وسائل اور طریقے اختیار کیے گئے، اشتہارات چھپوا کر

تقسیم ہوے، دعوتی مطبوعہ خطوط روانہ ہوے، اخبارات کو خاص طور سے توجہ دلائی گئی خاص خاص لوگون کو کثرت سے قلمی خطوط بھی روانہ ہوے،

اس کے علاوہ خود انبالہ مین اس اجلاس کو کامیاب بنانے کے واسطے ۲۶ جون ۱۹۲۵ء کو یعنی اجلاس سے کم وبیش پانچ ماہ قبل مجلس استقبالی قائم ہو گئی جس کے صدر جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ وکیل ہائیکورٹ اور جناب شیخ ظہیر الدین صاحب بی۔اے۔ال۔ال۔بی۔ پلیڈر سکریٹری اور جناب سید محمد حنیف صاحب بی۔اے ال۔ال۔بی۔ جوائنٹ سکریٹری قرار پائے،

مجلس استقبالی کے لیے جن عہدہ دارون کا انتخاب ہوا وہ بہترین انتخاب تھا اور انبالہ جیسے مقام مین ندوۃ العلما کے عظیم الشان جلسہ کا منعقد ہو جانا درحقیقت میرے محترم دوست جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ بی۔اے وکیل ہائیکورٹ صدر مجلس استقبالیہ کے خلوص کا نتیجہ اور سچے اسلامی جذبے کی کرامت ہے،

آپ نے جس ایثار اور اولوالعزمی سے کام کیا ہے اور جو بے لوث خدمات ندوۃ العلما کی انجام دی ہین اُس کے ہم سب لوگ رہین منت ہین۔

اسکے ساتھ ہی ہین آپکے معین و مددگار شیخ ظہیر الدین صاحب کے شکریہ سے بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا، جنھون نے بڑی تندہی اور بڑے حوصلہ سے بالاترکام کر کے دکھلایا،

یہ معلوم کر کے میرا قلب نہایت ہی متأثر ہوا کہ جلسہ کے ضروری انتظامات کی وجہ سے کئی دن تک شب و روز آپ کو جاگنا پڑا اور لگاتار آپ کام کرتے رہے،

اسی طرح سید محمد حنیف جوائنٹ سکریٹری مجلس استقبالیہ بھی شکرگزاری کے قابل ہین، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاے خیر دے،

مین عہدہ داران اور ارکان مجلس استقبالی کی اس عنایت و مہربانی کا کہ اُنھون نے
میرے استقبال مین بڑی زحمت اور تکلیف اُٹھائی جس کی بالکل ضرورت نہ تھی دل سے
معترف و شکرگزار ہون اسکے ساتھ ہی مسلم ہائی اسکول انباکہ پوائے سکاوٹس کی دل سے
قدر کرتا ہون کہ اُنھون نے بڑے جوش اور دلی محبت سے خیر مقدم کیا، جزاہم الخیر الجزاء

خود مجلس استقبالی نے اس اجلاس کو کامیاب بنانے کے واسطے جو طریق عمل اور
طریق انتظام اختیار کیا اُس کی جو رپورٹ قلمبند فرما کر
جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ صدر مجلس استقبالی نے مجکو عنایت فرمائی ہے
اُس سے تمام امور پر کافی روشنی پڑتی ہے اور اس رپورٹ کے ہوتے ہوے کسی مزید صراحت
کی ضرورت نہین معلوم ہوتی اس لیے اس رپورٹ کا ضروری ضروری اقتباس
حسب مندرجہ ذیل ہے -

(صفی الدولہ حسام الملک شمس العلما نواب سید
محمد علی حسن خان)
ناظم ندوۃ العلماء

اقتباس رودادکارروائی مجلس استقبالی

قیام مجلس استقبالی اور عہدداروں کا انتخاب

اجلاس بستم ندوۃ العلما کا دعوت نامہ پیش ہونیکے بعد ۲۶- جون ۱۹۲۵ء کو باضابطہ مجلس استقبالی قائم کی گئی جس کے صدر جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ وکیل ہائی کورٹ اور جناب شیخ محمد ظہیرالدین صاحب بی- اے- ایل- ایل- بی پلیڈر سکریٹری اور جناب سید محمد حنیف صاحب بی- اے- ایل- ایل- بی پلیڈر جوائینٹ سکریٹری قرار پائے،

ارکان مجلس انتظامی

مجلس انتظامی کے ارکان کی تعداد تیس اور جلسہ کا نصاب پانچ ارکان کی شرکت سے پورا ہونا قرار پایا،

صوبہ پنجاب سے اپیل

اجلاس کو مدعو کرتے وقت یہ تصور پیش نظر تھا کہ یہ اجلاس شہر انبالہ کا ایک مقامی اجلاس نہ سمجھا جائے بلکہ اجلاس امرتسر منعقدہ سنہ ۱۹۰۲ء کے بعد جسکو ۲۳ سال کا زمانہ ہوا اور اب صوبہ پنجاب کے ایک مقام کی باری آئی ہے اس لیے اس کو صوبہ پنجاب کا دوسرا اجلاس تصور کیا جائے چنانچہ قیام مجلس استقبالی کے بعد خطوط مطبوعہ اور اخباری اعلانات کے ذریعہ سے تمام پنجاب سے درخواست کی گئی کہ ہر جگہ کے معزز و مقتدر مسلمان مجلس استقبالی کے ارکان بنیں،

اس تحریک پر جناب خان بہادر مولوی عبدالغنی صاحب وکیل کرنال اور جناب مخدوم سرور شاہ صاحب قریشی شورکوٹ ضلع جھنگ نے جو توجہ فرمائی اس کے ہم سب دل سے شکرگزار ہیں،

مولانا الحاج غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلما کا دورہ

اکتوبر ۱۹۲۵ء مین مولانا الحاج غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلما کو خطوط تعارف دیکر پنجاب کے دورہ پر بھیجا گیا اُنھون نے ۲۱۔ نومبر تک یعنی کامل ایک ماہ دورہ کرکے چھ مقامات سے ۳۷ ممبر بنائے اس کا مجھے افسوس ہے کہ بزرگان پنجاب نے زیادہ توجہ مبذول نہین فرمائی اور اس اجلاس کو صوبہ کا اجلاس نہین تصور فرمایا، اسی کے ساتھ مجکو اسکا بھی افسوس اور اعتراف ہے کہ ناگزیر اسباب کی بنا پر کوئی جماعت وفود کی شکل مین صوبۂ پنجاب کے مختلف شہرون مین نہین بھیجی جاسکی اور اس طریقہ سے زیادہ نشر و اشاعۃ کی نوبت نہین آئی ورنہ بڑی کامیابی حاصل ہوتی تاہم مختلف مقامات کے ارکان مجلس استقبالی کی فہرست حسب ذیل ہے،

فہرست اراکین مجلس استقبالی اجلاس ستم ندوۃ العلما منعقدہ ۲۸ و ۲۹ نومبر ۱۹۲۵ء بمقام شہر انبالہ

۱	خان بہادر سید اللہ بندے صاحب رئیس شاہ آباد ضلع کرنال	۵	حافظ سید نذیر حسن صاحب سوداگر۔ صدر بازار چھاؤنی انبالہ
۲	خان بہادر مولوی عبد الغنی صاحب وکیل کرنال۔	۶	حاجی نور محمد صاحب (میسرز نور محمد قمر الدین) سوداگر چرم۔ چھاؤنی انبالہ
۳	مولوی محمد اسمعیل صاحب وکیل چھاؤنی انبالہ	۷	میسرز الٰہی بخش رحیم بخش صاحب۔ بازار سوداگران چھاؤنی انبالہ
۴	بابو محمد یامین صاحب سوداگر۔ بازار سوداگران۔ صدر بازار چھاؤنی انبالہ۔	۸	نور محمد خانصاحب داروغۂ آبکاری معرفت منشی

ملک محمد خان صاحب پنشنر۔ شاہ آباد ضلع کرنال۔

٩ پیرجی محمد حنیف صاحب رئیس ساڈھورہ ضلع انبالہ۔

١٠ حاجی سید حیدر حسن صاحب رئیس ساڈھورہ ضلع انبالہ۔

١١ حاجی چودھری حبیب احمد صاحب رئیس ساڈھورہ۔ ضلع انبالہ۔

١٢ سید محمد زین العابدین صاحب رئیس ساڈھورہ ضلع انبالہ۔

١٣ منشی علی جان صاحب رئیس ساڈھورہ ضلع انبالہ۔

١٤ محمد اکرم خان صاحب سب انسپکٹر بنک زراعتی شاہ آباد ضلع کرنال۔

١٥ شیخ محمد شریف قریشی صاحب شاہ آباد ضلع کرنال

١٦ شیخ محمد دین صاحب بزاز۔ شاہ آباد ضلع کرنال۔

١٧ شیخ عبدالحق صاحب مینونسپل کمشنر شاہ آباد

ضلع کرنال

١٨ صاحبزادہ عزیز الرحمن صاحب کوٹ عبدالخالق ضلع ہوشیارپور

١٩ حافظ قطب الدین صاحب ایم۔اے پرنسپل اسلامیہ کالج کوٹ عبدالخالق ضلع ہوشیارپور

٢٠ سید رفیق احمد صاحب سب جج سونی پت ضلع رہتک۔

٢١ مولوی مولا بخش صاحب محلہ کمبویان شہر انبالہ۔

٢٢ شیخ عبدالرحیم صاحب خلف حافظ بو علی بخش صاحب عقب سرائے شہر انبالہ

٢٣ شیخ نور محمد صاحب مالک ہیروا اینڈ کو شہر انبالہ۔

٢٤ چودھری شاہ نواز خان صاحب وکیل شہر انبالہ۔

٢٥ چودھری محمد رمضان صاحب آڑھتی شہر انبالہ

٢٦ منشی عبدالحکیم صاحب آڑھت شہر انبالہ

۲۷	منشی خواجہ عبدالکریم صاحب سوداگر بانس شہر انبالہ	۳۸	ڈاکٹر قدرت علی صاحب محلہ قاضی واڑہ شہر انبالہ۔
۲۸	حاجی احمد حسن صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر سہارنپور	۳۹	مرزا عبدالحکیم صاحب اگزامینر نقول شہر انبالہ۔
۲۹	مسٹر محمد شوکت رضا صاحب نقل نویس شہر انبالہ	۴۰	قاضی علی محمد صاحب صدر ایجنٹ نقول شہر انبالہ
۳۰	میاں چاند محمد صاحب۔ تاجر بانس سرائے۔ شہر انبالہ۔	۴۱	منشی محمد حسین کلرک دفتر ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل ریلوے میل سروس چھاؤنی انبالہ
۳۱	حاجی غلام حسین صاحب شہر انبالہ	۴۲	خواجہ عبدالحبیب صاحب داروغہ ہاؤس ٹیکس دفتر میونسپل کمیٹی شہر انبالہ
۳۲	میاں محمد صدیق صاحب تاجر بانس سرائے شہر انبالہ	۴۳	خواجہ محمد اسمعیل صاحب سوداگر بانس شہر انبالہ
۳۳	میاں فتح محمد صاحب تاجر بانس سرائے شہر انبالہ	۴۴	بابو محمد صدیق صاحب کلرک دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل چھاونی انبالہ ریلوے میل سروس
۳۴	میاں عبدالحمید صاحب تاجر بانس سرائے۔ شہر انبالہ۔	۴۵	شیخ نیاز محمد صاحب وکیل ہائیکورٹ لاہور
۳۵	میاں کریم بخش صاحب تاجر بانس سرائے۔ شہر انبالہ	۴۶	شیخ محمد صادق صاحب بیرسٹر ایم ایل سی امرتسر۔
۳۶	میاں محمد یوسف صاحب وکیل شہر انبالہ	۴۷	شیخ خلیل الرحمان صاحب فاروقی بی اے سکرٹری میونسپل بورڈ
۳۷	مولوی شہاب الدین صاحب وکیل سہارنپور		

ہانسی ضلع حصار

۴۸ پیر غلام وارث صاحب ایم۔ ایس سی پروفیسر انٹرمیڈیٹ کالج لائلپور

۴۹ مرزا عبدالرشید صاحب بی۔ اے ٹیچر مسلم ہائی اسکول شہر انبالہ

۵۰ خان محمد عبدالباسط خان صاحب سوداگر دری شہر انبالہ

۵۱ شیخ الٰہی بخش صاحب سوداگر شہر انبالہ

۵۲ خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر بانس شہر انبالہ

۵۳ خانصاحب شیخ عبدالمجید صاحب آنریری مجسٹریٹ چھاؤنی انبالہ

۵۴ پیر ولی محمد صاحب ایم۔ اے وائس پرنسپل انٹرمیڈیٹ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

۵۵ منشی احمد حسن صاحب تاجر بانس شہر انبالہ

۵۶ خواجہ محمد رفیق صاحب خلف الرشید منشی احمد حسن صاحب شہر انبالہ

۵۷ شیخ حبیب اللہ صاحب سوداگر چرم صدر بازار دہلی

۵۸ حاجی بخشا صاحب تاجر بانس شہر انبالہ

۵۹ خواجہ محمد بخش صاحب تاجر بانس شہر انبالہ

۶۰ حاجی عبدالغفور صاحب تاجر بانس شہر انبالہ۔

۶۱ خواجہ علی بخش صاحب تاجر بانس شہر انبالہ

۶۲ خواجہ محمد شریف بی۔ اے تاجر بانس شہر انبالہ۔

۶۳ خواجہ منشی اللہ دیا صاحب تاجر بانس شہر انبالہ

۶۴ خواجہ اصغر علی صاحب تاجر بانس شہر انبالہ۔

۶۵ منشی محمد اسمٰعیل صاحب میونسپل کمشنر شہر انبالہ

۶۶ چودھری محمد ابراہیم صاحب نمبردار شہر انبالہ۔

۶۷ چودھری عبداللہ صاحب آڑھتی شہر انبالہ

۶۸ سید غلام بھیک صاحب وکیل شہر انبالہ

۶۹ مسٹر عبدالغفور صاحب انجنیئر ہنڈکائن پریس شہر انبالہ

۷۰ شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر شہر انبالہ

۷۱ بابو نبی بخش صاحب انجنیر سورج جننگ فیکٹری شہر انبالہ

۷۲ شیخ محمد عبد الرحیم صاحب سہروردی سوداگر بازار کوتوالی شہر انبالہ

۷۳ سید محمد رفیق صاحب محلہ سید امام شہر انبالہ

۷۴ سید محمد حنیف صاحب وکیل شہر انبالہ

۷۵ سید حامد علی صاحب رئیس و مینونسپل کمشنر شہر انبالہ

۷۶ مسٹر غلام محی الدین صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی اسکول شہر انبالہ

۷۷ داروغہ برکت اللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ چونگی شہر انبالہ

۷۸ پروفیسر عبد الحکیم صاحب اسلامیہ کالج لاہور۔

۷۹ شیخ محمد ظہیر الدین صاحب بی۔اے وکیل شہر انبالہ

۸۰ سید محمد مشتاق صاحب بی۔اے ٹیچر مسلم ہائی اسکول شہر انبالہ

۸۱ منشی قمر الدین صاحب مینونسپل کمشنر شہر انبالہ

۸۲ منشی عبد الرحمن صاحب محلہ ہاشمی شہر انبالہ

۸۳ شیخ لائق علی صاحب بی۔اے سب جج جالندھر۔

۸۴ حافظ سوندھی خان صاحب سب انسپکٹر زراعتی بنک شہر انبالہ

۸۵ منشی امیر الدین صاحب سڑک دروازہ سپاٹو شہر انبالہ

۸۶ حاجی نیادر صاحب سوداگر ہیزم شہر انبالہ

۸۷ شیخ محمد ظفر صاحب بی۔اے وکیل شہر انبالہ

۸۸ بابو محمد اسمعیل صاحب صدر بازار چھاؤنی انبالہ

۸۵ شیخ محمد رفیق صاحب سوداگر۔ بازار سوداگران چھاؤنی انبالہ

۹۰ منشی عبدالکریم پنشنر محلہ کمبویان شہر انبالہ

۹۱ حافظ مہر الٰہی صاحب سوداگر بازار سوداگران چھاؤنی انبالہ۔

۹۲ محمد شفیع صاحب سوداگر بازار سوداگران چھاؤنی انبالہ۔

۹۳ خواجہ اللہ رکھا صاحب تاجر بانس شہر انبالہ

۹۴ ڈاکٹر محمد دین صاحب اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال شہر انبالہ

۹۵ چودھری نور بخش صاحب آڑھتی شہر انبالہ

۹۶ میاں اللہ بخش صاحب قصاب محلہ کمبویان شہر انبالہ

۹۷ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ممبر کمیٹی شاہ آباد ضلع کرنال۔

۹۸ مسٹر عزیز الدین صاحب اسٹیشن ماسٹر شاہ آباد ضلع کرنال

۹۹ خان محمد عبداللہ خان صاحب وکیل کرنال

۱۰۰ منشی ملک محمد خان صاحب پنشنر نائب تحصیلدار شاہ آباد ضلع کرنال

۱۰۱ سید منظور حسین صاحب بی ایس سی رئیس شاہ آباد ضلع کرنال۔

۱۰۲ سید کرم نواز صاحب رئیس شاہ آباد ضلع کرنال۔

۱۰۳ خان صاحب مخدوم سرور شاہ صاحب قریشی رئیس و ذیلدار شیر کوٹ ضلع جھنگ

۱۰۴ راجہ محمد اکرام اللہ خان صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

۱۰۵ ملا محمد عمر صاحب تاجر بانس شہر انبالہ

۱۰۶ ماسٹر علی محمد صاحب بی۔اے سکنڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول پھول ضلع گڑگانوہ

۱۰۷ علی محمد خان صاحب سوداگر چرم شہر انبالہ

۱۰۸ بابو عبدالحمید صاحب کلارک دفتر انسپکٹر مدارس شہر انبالہ

۱۰۹ بابو محمد شفیع صاحب محلہ سوگیان شہر انبالہ

۱۱۰ مسٹر محمد فتح الدین صاحب وکیل شہر انبالہ

۱۱۱	میاں عبدالحی صاحب وکیل لودھیانہ
۱۱۲	سید عطاء اللہ شاہ صاحب بیرسٹرایٹ لا جالندھر۔
۱۱۳	چودھری سعد اللہ خان صاحب وکیل جالندھر۔
۱۱۴	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس اعظم ہوشیارپور
۱۱۵	شیخ سلطان محمد صاحب رئیس اعظم ہوشیارپور
۱۱۶	رانا فیروزالدین صاحب وکیل ہوشیارپور
۱۱۷	حاجی شیخ نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار مٹیا محل دہلی
۱۱۸	میاں رشید محمد خان صاحب رئیس جہان خیلاں ضلع ہوشیارپور
۱۱۹	چودھری تاج الدین صاحب صوفی تالاب ٹنڈا امرتسر۔
۱۲۰	قاضی عبدالعزیز صاحب بی۔اے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس برنالہ سرکل ریاست پٹیالہ
۱۲۱	شیخ عبدالستار صاحب فاروقی وکیل پٹیالہ
۱۲۲	شیخ ظہیرالدین احمد صاحب ریلوے انجنیئر ریاست پٹیالہ
۱۲۳	عبدالباقی خان صاحب رئیس سرہندی دروازہ ریاست پٹیالہ
۱۲۴	چودھری نبی بخش صاحب ٹھیکہ دار پی۔ ڈبلو۔ ڈی۔ پٹیالہ
۱۲۵	اللہ داد خان صاحب ٹھیکہ دار پی۔ ڈبلو ڈی۔ پٹیالہ
۱۲۶	شیخ محمد فضل الرحمن صاحب الیکٹریکل انجنیئر پٹیالہ
۱۲۷	میاں نظام الدین صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ بارود خانہ لاہور
۱۲۸	سید مراتب علی شاہ صاحب رئیس اعظم بریڈلا ہال لاہور
۱۲۹	میاں سراج الدین صاحب سوداگر چرم متصل شاہ محمد غوثؒ لاہور
۱۳۰	میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹرایٹ لا لاہور

۱۳۱ شیخ محمد نصیب خان صاحب بیرسٹرایٹ لا
لاہور

۱۳۲ شیخ رحمت اللہ خان صاحب آنریری
مجسٹریٹ لاہور چھاؤنی

۱۳۳ حاجی شیخ عبدالرحیم صاحب تاجر چرم
متصل شاہ محمد غوث لاہور

۱۳۴ مولوی غلام محی الدین خانصاحب
وکیل لاہور

۱۳۵ آنریبل خان بہادر شیخ عبدالقادر بیرسٹرایٹ لا
لاہور

۱۳۶ خان صاحب ملک تاج الدین صاحب
اگزامینر لوکل فنڈ لاہور

۱۳۷ خانصاحب شیخ محمد نقی صاحب آنریری مجسٹریٹ لاہور

۱۳۸ خانصاحب سید مراتب علی شاہ صاحب
آنریری مجسٹریٹ لاہور

۱۳۹ مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ۔

۱۴۰ عبدالرحیم صاحب محلہ عقب سرائے شہر انبالہ

۱۴۱ چودھری محمد رمضان صاحب محلہ
چاہ بارو شہر انبالہ

۱۴۲ شیخ عمر بخش صاحب محلہ خواجگان شہر انبالہ

۱۴۳ سید احمد حسن صاحب صدر بازار چھاؤنی
انبالہ

۱۴۴ بابو نذر محمد صاحب وکیل شہر انبالہ

۱۴۵ سید محمد رفیق صاحب رئیس شاہ آباد
ضلع کرنال

۱۴۶ خواجہ سجاد حسین صاحب بی۔ اے
پانی پت ضلع کرنال

۱۴۷ منشی ولی محمد صاحب وکیل پٹیالہ

۱۴۸ شیخ صادق حسن صاحب۔ ایم۔ اے۔ بیرسٹرایٹ لا
امرتسر

۱۴۹ میاں محمد شریف صاحب سوداگر چرم امرتسر

۱۵۰ چودھری دین محمد صاحب رئیس ممتاز منزل
منٹگمری روڈ۔ لاہور

۱۵۱ چودھری غلام مصطفٰے صاحب رئیس ممتاز منزل
۵۲ منٹگمری روڈ۔ لاہور

۱۵۲ میاں حفیظ اللہ صاحب سکریٹری انجمن اسلامیہ امرتسر

۱۵۳ ایم اے مجید صاحب (مالک مسرز ایم مجید) امرتسر

۱۵۴ میاں حسام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر

خاص امداد اور عطیات	عالیجناب خان بہادر نواب محمد عمر دراز علیخان صاحب منڈل رئیس اعظم کرنال نے مجلس استقبالی کی معاونت مین پانسو روپیہ عطا فرمایا،

جناب مولانا الحاج سر رحیم بخش صاحب کے سی - ایس - آئی - ای - رئیس ضلع کرنال نے یکصد روپیہ اور جناب خان بہادر سید عبداللہ صاحب بی - اے رئیس شہر انبالہ چیف سکریٹری ریاست مالیرکوٹلہ نے یکصد روپیہ نقد عطا فرمایا،

اسکے علاوہ سید صاحب ممدوح نے ۲۹ - نومبر ۱۹۲۵ء کو دن کے وقت مہمانان ندوہ کو ایک پرتکلف دعوت بھی دی جسپر مارو پیہ صرف ہوے -

ریاست مالیرکوٹلہ کی امداد	ریاست مالیرکوٹلہ نے اپنے نہایت نفیس اور شاندار خیمے اور دیگر بیش قیمت سامان اپنے خرچ سے اپنے آدمیون کے

کے ہاتھ بھیجے -

تقسیم کار	جب اجلاس کا زمانہ قریب تر ہو گیا تو ۱۳ - نومبر ۱۹۲۵ء کو حسب ذیل جماعتین انتظام کیواسطے

مرتب کی گئین اور مجلس استقبالی کے عہدہ داران ماتحت جماعتون کے بھی عہدہ دار قرار پائے -

جماعت استقبال مہمانان	جناب سید حامد علی صاحب - جناب منشی محمد بخش صاحب جناب بابو محمد حسین صاحب - جناب سید محمد مشتاق صاحب
جماعت انتظام طعام	جناب ملا محمد عمر صاحب - جناب منشی امیر الدین صاحب جناب قاضی علی محمد صاحب - جناب منشی عبد الرحمان صاحب

جناب شیخ محمد شوکت رضا صاحب - جناب خواجہ عبد الحسیب صاحب -

جماعت انتظام خیمہ و قیامگاہ	جناب داروغہ برکت اللہ صاحب - جناب مسٹر غلام محی الدین صاحب

جماعت انتظام آرائش و روشنی جناب میاں محمد یوسف صاحب - جناب منشی عبدالحکیم صاحب جناب قاضی علی محمد صاحب - جناب مسٹر غلام محی الدین صاحب جناب مسٹر قمرالدین صاحب -

جماعت رضاکاران جناب مسٹر غلام محی الدین صاحب، جناب سید مشتاق صاحب جناب مرزا عبدالرشید صاحب -

فراہمی چندہ کی خاص تدبیر شہر انبالہ چونکہ ایک چھوٹا اور محدود الوسائل مقام ہے اس لیے چندے کی مختلف شکلین اور طریقے اختیار کیے گئے، مجلس استقبالی کی رکنیت کا چندہ دس روپیہ رکھا گیا تھا لیکن جو لوگ اس قدر رقم نہین دے سکتے تھے اُن سے کم مقدار مین بھی لیا گیا - نیز متفرق چندے بھی وصول کیے گئے -

۲۲ نومبر ۱۹۲۵ء کو "یوم ندوہ" قرار دیکر تمام شہر کا گشت لگایا گیا اور متفرق چندے وصول کیے گئے - اُس کے بعد خاص خاص برادریون کو آمادہ کیا گیا کہ اپنی جانب سے ایک وقت کی مہمانداری کا خرچ برداشت کرین، چنانچہ برادری راعیان، برادری کمبویان، اور برادری خواجگان نے ایک ایک وقت کی مہمانداری کا صرفہ برداشت کیا -

"یوم ندوہ" کے گشت مین صدر، سکریٹری، جوائنٹ سکریٹری کے علاوہ احباب مندرجۂ ذیل نے نہایت محنت و سرگرمی کے ساتھ کام کیا،

جناب شیخ محمد بخش صاحب - جناب خواجہ عبدالحسیب صاحب، جناب میاں محمد یوسف صاحب، جناب سید محمد حامد علی صاحب، جناب قاضی علی محمد صاحب،

طعام اور قیامگاہ کے لیے مسلم ہائی اسکول کی عمارت کی آراستگی مسلم ہائی اسکول کی تمام عمارت مہمانون کے واسطے خالی کر کے آراستہ کر دی گئی تھی،

اسی عمارت کے ایک بڑے کمرے کو دارالطعام بنایا گیا اور دارالطعام کے قریب میدان مین مہمانون کی سہولت کیلیئے باورچیخانہ بھی قائم کیا گیا۔

خاص خاص مہمانون کے لیے خیمہ کی آراستگی

خاص خاص مہمانون کے واسطے مسلم ہائی اسکول کے میدان مین بڑی خوشنمائی کے ساتھ خیمے بھی نصب کرائے گئے جس سے دائرے کی شکل پیدا ہوتی تھی اور اسی دائرے کے مرکز مین ایک نفیس شامیانہ مہمانون کی عام نشست کے واسطے قائم کیا گیا جو فرش اور کرسیون سے مزین تھا ان خیمون اور شامیانہ کے اردگرد بڑے قرینے سے پھولون اور پودون کے گملے رکھے گئے تھے،

حوائج ضروری کے لیے خاص تعمیر

مہمانون کے حوائج ضروری کیلئے آٹھ پختہ بیت الخلا اور چار پختہ غسل خانے عارضی طور پر تعمیر کرائے گئے اور دو سقابے گرم پانی کے لیے بھی بنائے گئے۔

جلسہ گاہ

اجلاس کے واسطے "مسلم ہال" کو مزین و آراستہ کیا گیا تھا، کارنسون کے نیچے خوشنما بیلین، مختلف قطعات جو سنہرے رو پہلے جلی حروف مین لکھے تھے نہایت ہی دلکش اور دلفریب معلوم ہو رہے تھے۔

پلیٹ فارم پر چارسو معزز اور ممتاز حضرات کی نشستون کا انتظام کیا گیا تھا، نشست کے واسطے کرسیان تھین جس کے نیچے دری اور دری کے اوپر خوبصورت اور نظر فریب قالینون کا فرش تھا،

اہل انبالہ کی دلی ہمدردی اور دلچسپی کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ انھون نے بڑی مستعدی اور سرگرمی سے رات بھر جاگ کر اس ہال کو آراستہ کیا تھا اور مزید نشستون کے

واسطے ہال کے بالائی منزل اور اُس کی گیلریوں میں بھی جگہ بنائی گئی تھی جو نقشہ ذیل سے ظاہر ہوگا۔

نقشہ نظری مسلم ہال مقام جلسہ گاہ

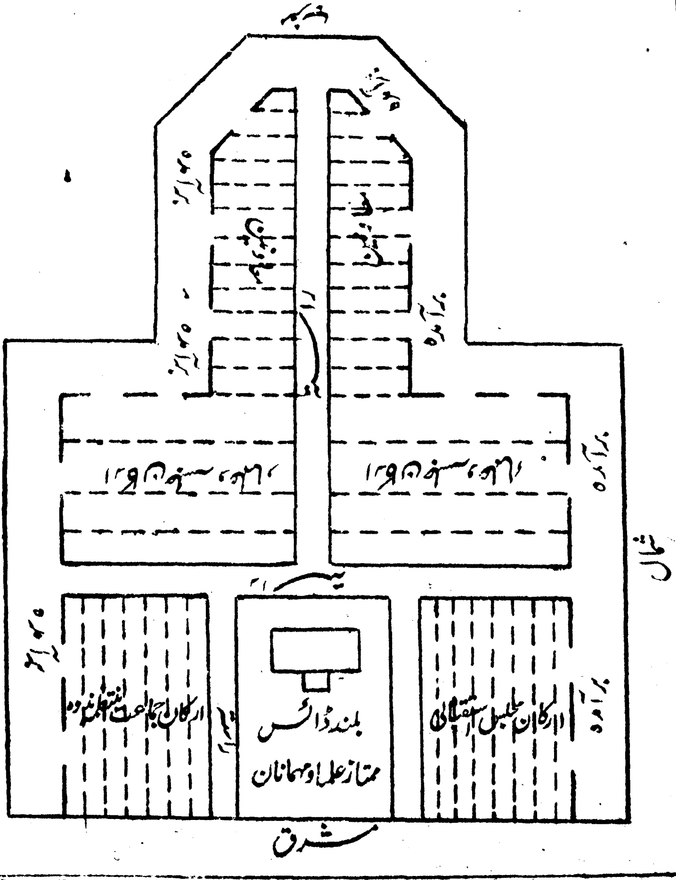

نوٹ ترتیب مندرجہ نقشہ ہال کے اندر کی ہے مگر گیلریوں میں بھی موافقین و طلبہ کیواسطے جگہ ہے وہ اسمیں درج نہیں ۱۲

مہمانون کی آمد اور جناب صدر کا استقبال

جلسے سے ایک روز پہلے مہمانون کی آمد شروع ہو گئی تھی لیکن جب جلسہ کو ایک دن باقی رہ گیا تو مہمانون کی آمد کثرت سے شروع ہو گئی، ۲۷- نومبر کی صبح کو عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمان خانصاحب شروانی صدر الصدور امور مذہبی ممالک محروسہ دولت آصفیہ حیدرآباد دکن خاص سرکاری سیلون مین تشریف لائے اور اُسی ٹرین سے آپ کے ساتھ دوسرے علما بھی انبالہ کے اسٹیشن پر رونق افروز ہوے جو آپ کے ساتھ حیدرآباد سے روانہ ہوئے تھے،

آپ کے استقبال کے واسطے عہدہ داران مجلس استقبالی اور شہر کے معزز و ممتاز حضرات اسٹیشن پر موجود تھے اور مسلم ہائی اسکول شہر انبالہ کے بوای سکاوٹس کا خوبصورت اور شاندار دستہ اپنے فوجی باجہ مین سلامی دی، اس کے بعد اسٹیشن سے روانہ ہوکر جلوس کے آگے آگے اپنے سریلے نغمون کے ساتھ اُس کیمپ تک آیا جو جناب نواب صدر یار جنگ بہادر کے لیے مخصوص کیا گیا تھا،

---

۲۷ نومبر کے سہ پہر کو عالیجناب مولانا الحاج سر رحیم بخش صاحب کے-سی-آئی-ای صدر اجلاس کی آمد کی خبر پر شایان شان استقبال کی تیاریان شروع ہوئین اور عہدہ داران مجلس استقبالی اور معززین کے علاوہ ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے جوق در جوق لوگ استقبال کے واسطے اسٹیشن پر پہونچے اور اپنے معزز صدر کو نہایت شان و شوکت کے ساتھ نعرہ ہاے مسرت کی گونج مین مخصوص قیامگاہ تک پہونچایا، اس استقبال مین بھی بوای سکاوٹس کا خوبصورت دستہ اپنی خاص وردی مین فوجی باجہ کے ساتھ جلوس کے

آگے آگے تھا جس کے سُریلے اور دلکش نغمے دلون مین جوش اور خاص کیفیت پیدا کر رہے تھے

کارروائی اجلاس بستم ندوۃ العلما

اجلاس اول

منعقدہ ۱۱ جمادی الاخری ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۲۵ء روز شنبہ

وقت

۹ بجے قبل دوپہر سے ۱۲ بجے دوپہر تک

یہ پہلے سے اعلان کر دیا گیا تھا کہ اجلاس نو بجے صبح سے شروع ہوگا لیکن لوگ جوق درجوق ایک گھنٹہ پہلے سے آنا شروع ہوگئے اور اپنی اپنی جگہون پر ترتیب کے ساتھ بیٹھکر اجلاس کے شروع ہونے کا بڑی بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہے تھے یہانتک کہ تمام ہال بھر گیا۔

اجلاس کی کارروائی ٹھیک ۹ بجے شروع ہوئی اور سب سے پہلے مولوی محمد حسن خانصاحب ندوی نے کلام مجید کی چند آیتین پر درد لہجہ مین تلاوت کین جس سے حاضرین کے دلون پر محویت طاری ہوگئی اس کے بعد جناب سید غلام بھیک صاحب بی۔ اے نیرنگ وکیل ہائی کورٹ نے بحیثیت صدر مجلس استقبالیہ کے مہمانون کا خیر مقدم کرتے ہوے حسب ذیل تقریر فرمائی

تقریر جناب سید غلام بھیک صاحب بی۔ اے۔ نیرنگ وکیل ہائیکورٹ

(صدر مجلس استقبالی اجلاس ہستم ندوۃ العلما)

اکابر و ارکان ندوۃ العلما، دیگر علماے کرام و حضار عظام،

انبالہ اور اہل انبالہ کا بخت رسا آج بارگاہ خداوند بے نیاز مین شکر و نیاز کے سجدے کر رہا ہے کہ علماء کرام اور اکابر ملت کا ایک ممتاز جھگھٹا انبالے سے جیسی ایک غیر معروف اور بے رونق بستی مین رونق افروز اور انبالہ انکے قدوم سعادت لزوم سے شرف اندوز ہوا،

ندوۃ العلما جیسی ایک محترم و مقتدر جماعت علما و اکابر اور انبالہ جیسا ایک چھوٹا سا بے آب وگیاہ مقام بظاہر دونون مین کوئی مناسبت نہین، یہ ایک ایسی جگہ ہے جو کوئی تاریخی یا آثاری اہمیت، کوئی تمدنی یا تجارتی تفوق، کوئی نمایان تعلیمی امتیاز، کوئی دولت و ثروت کا اختصاص نہین رکھتی ایک ایسے مقام کا ندوۃ العلما کو دعوت دینا ایسا ہی ہے جیسا حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی خدمت مین مور بے مایہ کا ملخ پیش کرنا لیکن چونکہ اس مقتدر جماعت نے اپنے گزشتہ شاندار اجلاسون مین قصباتی ساز و سامان اور دیہاتی مدارات کا لطف کبھی نہ اُٹھایا تھا اس لیے گویا مُنھ کا مزہ بدلنے کیلیے ضروری تھا کہ انبالہ کی دعوت کو قبول فرمایا جائے چنانچہ آج اہل انبالہ کی لبریز مسرت آنکھین ایک طرف تو لجائی ہوئی اپنی بے مائگی کو دیکھ رہی ہین اور دوسری جانب ضیوف کرام کی عالی مقداری اور عظمت و شان کو،

تفضل سے فی بیتی کریم مکرم   فنشتان ما بین قدر ضیفی و منزلی

مجلس استقبالیہ کے خادم کی حیثیت سے یہ سراپا مسرت فرض میرے سپرد کیا گیا ہے کہ آپ حضرات کی قدم رنجہ فرمائی اور رونق افروزی کے لیئے ہدیۂ تشکر و امتنان حاضر کرون آپ بزرگان ملت کا خیر مقدم کرتے ہوئے انبالہ اور نواح انبالہ کے ارباب و نیاز کے سر اور آنکھین آپ کے قدمون کے لیے پیش کرون اور ہماری بے سروسامانی اور نقص انتظام کی وجہ سے جو زحمت آپ کو پیش آئی اور آئیگی اس کے لیے درخواست معافی کرون ۔ واللہ رعند کرام الناس مقبول ۔

انبالہ کی تاریخ

اس مرحلے پر استقبالی تقریرون کا قاعدہ چاہتا ہے کہ جس مقام اور جس خطے مین آپ اسوقت تشریف رکھتے ہین اور جس جماعت نے اس اجلاس کو مدعو کیا ہے اُن کے ماضی و حال سے آپ حضرات کا مختصر سا تعارف کراؤن ۔

علاقۂ انبالہ کی قدیم تاریخ پردۂ حقیقت ماضی بعید کی تاریکیون کے پردے پڑے ہوئے ہین حتی کہ انبالہ کی وجہ تسمیہ بھی محقق طور پر معلوم نہین ، کوئی کہتا ہے کہ اس شہر کو راجہ انبہ نے آباد کیا تھا اس لیے اس کا نام انبالہ ہوا کسی کی رائے ہے کہ اس شہر مین آم کثرت سے ہوتا تھا اسلیے انب والا نام پڑ گیا جو کثرت استعمال سے رفتہ رفتہ انبالہ بن گیا ، بعض حالات و قرائن سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ آریہ قوم کی قدیم تاریخ مین یہ علاقہ خاص اہمیت رکھتا تھا ، شہر انبالہ سے ایک میل پر وہ ندی بہتی ہے جسکو زمانۂ قدیم مین دریشدوتی کہتے تھے اور اب گھگر کہتے ہین اور اسی ضلع مین دریائے سرسوتی واقع ہے جو ہندوؤن کے نزدیک آجتک مقدس سمجھا جاتا ہے جو خطہ ان دونون دریاؤن سے سیراب ہوتا ہے قدیم آریہ ورت وہی تھا کورو اور پانڈونکی جنگ کا میدان کورو کشیتر اس شہر سے تقریباً بیس میل پر واقع ہے وہ مقام جہان راجہ رامچندر جی کی رانی سیتا جی بنوباس دیئے جانے کے بعد جنگل مین مقیم رہی

اسی ضلع کے متصل ضلع کرنال مین ہے، اُس مقام پر اب قصبہ سیون آباد ہے اس قصبہ کے نام
سے ظاہر ہے کہ سیابن (سیتا کابن) یہین تھا، طلوع آفتاب اسلام کے بعد ساتوین صدی
ہجری مین بعض مجاہدین اسلام نے اس طرف کا رخ کیا، ایک تذکرے مین لکھا ہے کہ اُس
زمانہ مین اس علاقہ کا ہندو راجہ بڑا ظالم تھا اُس کی رعایا نے اُس کے ظلم سے تنگ آکر مجاہدین
اسلام سے فریاد کی چنانچہ ملک تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ جن کا لقب پیر لکھی اور بعد
مین لکھی شاہ مشہور ہوا، غازیان اسلام کی ایک فوج لیکر یہان تشریف لائے اور اس ظالم
راجہ سے جنگ کی اس جنگ مین ملک تاج الدین شہید ہوئے اور ان کا مزار اسی شہر مین ہے،
سید تقی متقی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی زمانہ کے قریب یہان تشریف لائے ان کی اولاد
بفضلہ تعالیٰ اب تک اسی شہر مین آباد ہے، چھت جہان سے بہت سے مقامات کے
سادات حتیٰ کہ سادات بارہا کا نکاس ہے، اور بنوڑ اس نواح کے نہایت قدیم مسکن
سادات ہین، اس ضلع مین سادات کی بعض اور بھی قدیم بستیان آباد ہین، سکھون کے
زمانہ مین اس نواح کے بہت سے قدیم مسلمان خاندانون پر تباہی آئی جس کا اثر آج تک
باقی ہے، شہر انبالہ کی مردم شماری اٹھائیس ہزار ہے، اس اٹھائیس ہزار مین سے
سولہ ہزار مسلمان ہین مگر کثرت غربا کی ہے باقی متوسط الحال، طبقہ امرا و رؤسا کا وجود ہی
نہین، ایک انجمن اسلامیہ سنہ ۱۸۸۶ء سے قائم ہے، خدا کا شکر ہے کہ گزشتہ اٹھارہ سال
کے عرصہ مین اس انجمن نے اصلاح و ترقی کے میدان مین کچھ قدم رکھے ہین، یہ مسلم ہال،
یہ جامع مسجد، یہ مسلم ہائی اسکول اور اسکا بورڈنگ ہوس جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین اسی
انجمن کے مساعی کے ثمرات ہین، اس کام مین مقامی مسلم پبلک کے چندے اور گورنمنٹ
کی امداد کے علاوہ نواب بہادر محمد رستم علی خان مرحوم رئیس کرنال اور اُنکے فرزند ارجمند

نواب محمد سجاد علیخان صاحب رئیس کرنال، خان بہادر نواب محمد عمر دراز علیخان صاحب رئیس کرنال، نواب محمد ابراہیم علی خانصاحب رئیس کنجپورہ اور جناب حاجی مولوی سر رحیم بخش صاحب کے سی۔ آئی۔ ای رئیس ٹھسکہ میران جی ضلع کرنال نے اس انجمن کی معقول ور مسلسل امداد فرمائی، علیا حضرت جناب بیگم صاحبہ فرمانروائے دارالاقبال بھوپال کی نگاہ کرم سے بھی یہ انجمن محروم نہین رہی، مگر سب سے بڑھکر یہ انجمن اور مسلم ہائی اسکول اعلیحضرت سلطان دکن خلد اللہ ملکہ کے رہین منت و احسان ہین،

اعلیحضرت نے مسلم ہائی اسکول کے سائنس لیبوریٹری کیلیئے تین ہزار روپیہ عطا فرمایا اور اس سے بڑھکر وہ اعزاز عطا فرمایا جسکی قیمت مقرر کرنا ممکن نہین یعنی اجازت بخشی کہ سائنس لیبوریٹری کو اعلیحضرت کے نام نامی سے موسوم کیا جائے۔ اسکے بعد دوبارہ دو ہزار روپیہ یکمشت اور دوسو روپیہ کلدار ماہانہ عطا فرمایا،

اعلیحضرت کے فیض کے دریا ہندوستان مین اور بیرون ہندوستان کہان کہان نہین بہتے انبالہ فخر کرتا ہے کہ اعلیحضرت کے بحر جود و سخا کی ایک نہر یہان بھی پہونچتی ہے، یہ انجمن اور یہ اسکول جناب نواب صدر یار جنگ بہادر حضرت مولانا محمد حبیب الرحمان خانصاحب شروانی کی نہایت خاص توجہات کے بھی بیحد ممنون ہین،

علمائے کرام کی منزلت

حضرات؟ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ جسطرح افراد انسانی کے وجود کا بہترین حصہ اور حیوان مطلق سے انکا مابہ الامتیاز وہ جوہر ہے جسکے مختلف مظاہر کو کبھی قلب کبھی عقل ور کبھی روح کہتے ہین اسیطرح اقوام کے وجود کا بہترین حصہ انکے علما ہین، وجود ملت مین فطری طور پر علما ہی کو وہ مرتبہ حاصل ہے جو وجود افراد مین قلب ور عقل ور روح کو، یہ اور بات ہے کہ عالم واقعات مین کوئی زمانہ ایسا بھی آئے جب کسی ملت کے قلب اور عقل اور روح کسی سبب سے کمزور ہو جائین ایسے زمانے افراد کی زندگی مین بھی آتے ہین مگر کوئی کوئی صاحب عقل سلیم اس حقیقت بدیہیہ سے انکار نہین کر سکتا کہ طبقہ علما کو ملت کا وہ حصہ ہونیکا منصب حاصل ہے جو جماعت کے قلب اور عقل اور روح کا کام دے، اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوے آسانی سے سمجھ مین

آجاتا ہے کہ کسی ملت کے شرف و عظمت کا معیار اُسکے علما کے شرف و عظمت کی واقعی حالت ہے، اس اصول کا اطلاق ہر ایک ملت پر ہے عام اس سے کہ وہ ملت ملت اسلامیہ ہو یا کوئی اور ملت اس کے بعد یہ امر قابلِ غور ہے کہ اسلام ایک کامل و مکمل آئین حیات ہے جو معاش اور معاد کی تمام ضروریات پر محیط ہے، عقائد، اعمال، معاشرت، تمدن، حیات، موت، حالت بعد الموت، حقوق اللہ، حقوق العباد، حقوق المسلمین، حقوق غیر المسلمین، غرض انفرادی اور اجتماعی انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہین جو اس کی ہمہ گیری سے بچ گیا ہو ایسی حالت مین ملت اسلامیہ کے علما کا لفظ عالم کے وسیع ترین معنی مین عالم ہونا لازم آتا ہے۔

ہماری موجودہ حالت

یہ تو وہ چیز ہے جسکی ضرورت ہے مگر امت مسلمہ کی عام حالت اور خصوصًا ہندوستان کے مسلمانون کی موجودہ کیفیت یہ ہے کہ ایک جماعت تو محض لفظ مولوی کو اندھی عقیدت کی نظر سے دیکھتی ہے اور جس ڈگر پر وہ لوگ جن کو یہ جماعت مولوی سمجھتی ہے اسکو چلانا چاہین آنکھین بند کرکے چلی چلتی ہے، دوسری جماعت ہر اُس شخص سے جس کا کام تعلیم و تلقین دین ہو۔ بدظن اور نفور یا کم از کم بے پروا ہے، طبقۂ علما کی یہ حالت ہے کہ اکابر کو بنہایت احترام مستثنیٰ رکھے ہوے عمومًا حالات حاضرہ سے ناواقف، علوم جدیدہ سے ناآشنا، تغیر حالات کے نتائج و اثرات سے بلکہ خود تغیر حالات کے وجود سے بیخبر، کتابون سے باہر کی دنیا سے بے تعلق ہین، دیکھنے والے کو دھوکا ہوتا ہے کہ شاید مولوی اور غیر مولوی دو الگ الگ مخلوق ہین کہ دونون مین کوئی قدر مشترک موجود نہین، اس حالت کا نتیجہ یہ ہے کہ اگرچہ علما کو قائد و امام ہونا چاہیے لیکن عالم واقعات مین علما کو عام امت مسلمہ کی قیادت و امامت حاصل نہین، جمہور مسلمین کو ہر ایک امر مین علما کے اشارون پر چاہیے مگر اکثریت اُنکی ہے جو نہین چلتے،

حضرات! زمانہ بدلگیا ہے، علوم تجربیہ نے بیحد ترقی کی ہے، تمدن اور معاشرت اور خیالات مین الناس علی دین ملوکہم کا اثر نمایان ہے، مغربی حکومت کے ساتھ مغربی علوم وفنون، مغربی تمدن، مغربی معاشرت، مغربی اوضاع و اطوار، مغربی خیالات اور خصوصًا مغربی الحاد و زندقہ تشریف لے آئے ہین، ہر ایک ہندوستانی کے عقائد و اعمال پر ان جدید حالات کے اثر مترتب ہو رہے ہین، مقام تاسف ہی نہین بلکہ مقام غور وتحقیق و تدارک یہ ہے کہ دیگر اہل ہند کے مقابلہ مین مسلمان ان جدید تاثیرات سے زیادہ متاثر ہین، ہمارے اخوان وطن کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ علوم جدیدہ مین اسقدر ترقی کرتے ہین کہ اہل فرنگ ان کا لوہا مان جاتے ہین مگر علوم جدیدہ مین جسقدر زیادہ ترقی کرتے جاتے ہین اپنے آبائی عقائد و اعمال مین اسقدر زیادہ پختہ اور اپنی قومی وضع اور لباس سے اوسقدر زیادہ مانوس ہوجاتے ہین سر پی سی رائے علم کیمیا کے مجتہد ہین مگر بنگالی اور انگریزی سے قطعی ناآشنا دقیانوسی ہندو بنگالی مین بظاہر حالات کوئی فرق نظر نہین آتا سر آشوتوش مکرجی انگلستان کے ائمہ ریاضیات مین تھے یورپ کی بڑی سائنٹفک سوسائٹیون کے فیلو کلکتہ ہائیکورٹ کے نہایت قابل جج، کلکتہ یونیورسٹی کے خود مختار وائس چانسلر اور بنگال کے خضر تعلیم تھے مگر سیڈلر کمیشن مین بڑے بڑے جلیل القدر انگریزون کے ساتھ ننگے سر، دھوتی اور قمیص مین پھرتے تھے اور اپنی کوٹھی پر بڑے سے بڑے انگریزون سے اسی لباس مین ملتے تھے، مین نے ان دو نمونون کا ذکر کیا جو سر کے خطاب سے سرفراز ہوئے، ہمارے اخوان وطن مین اس قسم کے سر کثرت سے ملتے ہین ان کے مقابلے مین ان معزز مسلمانون کو ملاحظہ فرمائیے جو اسی خطاب سے ممتاز ہین، ایسی ایسی خال خال فرشتہ سیرت مثالون کو چھوڑ دیجئے جیسے ہمارے اس اجلاس کے صدر محترم ہین عمومًا آپ کو ایسے حضرات ملین گے جو انگریزون کی سی ہیئت اور گورون کی سی صورت بنانے کی ناکام کوشش مین اپنی عمرین ختم کردیتے ہین، مبادا کوئی مغالطہ واقع ہو دفع دخل کرتا ہون، میرا مقصود برادران وطن کی مدح وثنا اور مسلمانون کی مذمت ہرگز نہین، مین ایک غیر معلوم اور غیر مشخص مرض کی بعض

علامات بیان کر رہا ہون اور اکابر ملت سے درخواست کرتا ہون کہ اس مرض کے اسباب کا پتہ چلائین اس کی حقیقت و ماہیت معلوم کرین اور اسکا علاج تجویز فرمائین آخر کیا وجہ ہے کہ انگریزی پڑھکر بلکہ محض انگریزی خوانون کی باتین سنکر مسلمانون کو نہ صرف مسلمانون کے لباس سے اور مسلمانون کی سی صورت سے شرم آنے لگتی ہے بلکہ اسلام کے عقائد و مسائل سے بھی انکار یا کم از کم اُن کی تاویل بدتر از انکار کی ضرورت محسوس ہونے لگتی ہے یورپ نے کہدیا کہ تعدد ازواج ٹھیک نہین اور اسلام مین تعدد ازواج جائز ہے لہذا اسلام قابل اعتراض ہے بعض مسلمان ہین کہ اتنی ایمانی قوت، اخلاقی جرأت اور علمی طاقت نہین رکھتے کہ تعدد ازواج کو حق بجانب اور جائز ثابت کرین، یورپ کے رعب کے اسقدر مغلوب ہین کہ فوراً اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش مین مصروف ہوجاتے ہین کہ اسلام مین بھی تعدد ازواج جائز نہین،

یورپ نے کہا کہ معراج جسمانی عقلاً و عادةً محال ہے، مسلمان نے کہا ہان ہان اس بارہ مین دونون طرح کی روایتین موجود ہین اور بعض اکابر اسلام پہلے سے سمجھتے چلے آئے ہین کہ معراج جسمانی نہ تھی بلکہ روحانی تھی، زیادہ مثالین پیش کرنا غیر ضروری ہے، انگریزی خوانون کو جب کبھی بھی مغربی خیالات کا مقابلہ کرنا پڑا عموماً اُنھون نے اسی طرح کی پچپیتی استعمال کی اور اس قسم کی تاویل سے کام لیا جو درحقیقت انکار ہے،

ندوۃ العلما کی ضرورت

جب کہ اسوقت زمانہ مین خیالات کا یہ تلاطم برپا ہے اور خیالات قدیمہ و جدیدہ مین اسقدر تصادم ہو رہا ہے تو ملت اسلامیہ کے اُس ذمہ دار طبقہ نے جو بنحواے

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر
اسلام کی تعلیم و تلقین اور اس کی حفاظت و صیانت کے منصب پر فائز ہین اپنے آپ کو کہانتک اتنے
عظیم الشان کام کے واسطے آمادہ و آراستہ و مسلح کیا،

الحاد و زندقہ پہلے بھی اسلام پر حملہ آور ہو چکے ہین مگر ان زمانون مین جنید اور شبلی جیسے
ارباب حال پیدا ہوے، غزالی اور رازی جیسے جامع تحقیق و عمل نمودار ہوے آج ایسی
ہستیان نظر نہین آتین؟ کیا طریقہ تعلیم و تعلم مین کوئی نقص ہے؟ کیا تربیت و صحبت
کے صحیح ماحول موجود نہین؟ کیا صحیح نصب العین سامنے نہین رکھے جاتے؟ آخر اسقدر
سطحیت، اسقدر بے مصرف قیل و قال اسقدر بے نتیجہ لفظی نبرد آزمائی، اسقدر بے بنیاد
فرقہ آرائی کیون ہے؟

یہی سوالات اور اسی قسم کے داعیات ہین جو ندوۃ العلما کے وجود کا سبب اور
اس کی ہستی کی علت غائی ہین، ضرورت ہے کہ ایک جانب کتاب و سنت کے دامن کو
بتمیل فرمان واعتصموا بحبل الله جمیعا کسی حالت مین ہاتھ سے نہ چھوڑا جانے ولاتفرقوا
کے ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اختلافات خفیفہ کی بنا پر فرقہ بندی اور تفرق و تشتت
پیدا نہ کیا جائے، دوسری جانب جدید ترین تحقیقات عقلیہ مین بصیرت تامہ پیدا کی جائے
تواریخ ماضیہ اور حالات حاضرہ کا گہرا مطالعہ کیا جائے، ان تمدنی، معاشرتی، عقلی،
نفسیاتی حقائق پر اطلاع تام حاصل کیجائے جنکے سانچے مین خیالات اور مذہب ڈھلتے
ہین اور اس تمام مواد پر ہمہ گیر نظر رکھتے ہوئے نشر علوم اسلامیہ اور حفاظت و اصلاح
ملت کے فرائض کو انجام دیا جائے؛

خدا کا شکر ہے کہ ندوۃ العلما ان جلیل الشان مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے

آج تیس سال سے عملی جد وجہد کے میدان مین گام زن ہے،

حضرات ؟ اس عظیم الشان مجمع مین ندوۃ العلمار کے مقاصد کو مجھسے بدرجہا بہتر اور علی وجہ البصیرت بیان کرنے والے تشریف رکھتے ہین اس لیے مین آپ حضرات کا زیادہ وقت لینا نہین چاہتا، آپ کو قدرتی طور پر جناب صدر محترم کے خطبۂ صدارت اور اجلاس کی دیگر اہم کارروائی کا انتظار ہوگا لہذا آپ حضرات کی تشریف آوری کا مکرر شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی اس گزارش کو ختم کرتا ہون، واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین؀

جناب سید غلام بھیک صاحب بی۔اے۔ نیرنگ "صدر مجلس استقبالی" کی جب تقریر بالا ختم ہوئی تو آپ نے تحریک صدارت کرتے ہوئے فرمایا کہ مین نہایت فخر و مسرت کے ساتھ فخر ملت اور حضر ملت جناب مولانا الحاج سر رحیم بخش صاحب کے سی آئی۔ای، سابق پریزیڈنٹ کونسل آف ایجنسی ریاست بھاولپور حامی ندوۃ العلما کی صدارت کی تحریک کرتا ہون، آپ کی شخصیت معروف اور آپ کے اوصاف جمیلہ مشہور ہین آپ کی ہستی جامع صفات حسنہ ہے، ایسی ہستیان اب کہان ہین جو باعتبار علمیت، قابلیت، حب ملت اور تجربہ کے آپ کے مانند ہون، آپ کی ساری عمر قومی خدمات مین گزری اور آپ نے ہزارہا روپیہ قومی مقاصد پر صرف کیا آپ "خیر الناس من ینفع الناس" کے مصداق ہین اور ندوۃ العلما سے آپ کو خاص تعلق ہے اس لیئے اس اجلاس کی صدارت کے لیے آپ نہایت موزون ہین،

اسکے بعد ندوۃ العلما کے پرجوش وکیل مولانا الحاج غلام محمد صاحب شملوی کھڑے ہوے اور آپ نے فرمایا کہ صدر کی زندگی امرا و دولتمندون کے لیے ایک نمونہ ہے اور آپکی

ذات قدیم وجدید تعلیم کا مظہر، دیوبند، سہارنپور، علیگڈھ، سب کو آپ نے مدد دی ہے آپ کی زندگی ٹھیک شریعت کے مطابق ہے اور عجب پاک زندگی ہے لیکن اس عام جلسہ مین آپ کی پرائیویٹ زندگی کے حالات بیان کرنا نہین چاہتا، آپ ہر لحاظ سے اس اجلاس کی صدارت کے لیئے موزون ہین لہذا مین اس تحریک کی مسرت کے ساتھ تائید کرتا ہون،

اسکے بعد جناب صدر، شکرگزاری کے ساتھ کرسی صدارت پر رونق افروز ہوے اور حسب ذیل خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا۔

خطبۂ صدارت جناب مولانا الحاج سر رحیم بخش صاحب کے-سی-آئی-ای-سابق پریزیڈنٹ کونسل آف ریجنسی ریاست بہاولپور حامی ندوۃ العلماء جیس ضلع کرنال

به حیثیت

صدر اجلاس ششم ندوۃ العلما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قال اللہ تبارک وتعالیٰ

لا تایئسوا من روح اللہ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

بزرگان دین و حامیان اسلام

ایک تسلیم شدہ مسئلہ ہے کہ انسان کو اپنے نفس کا علم حضوری ہوتا ہے اور کہ حوادث

وو قائع عالم مین جتنے علوم یقینی کہلائے جانے کے مستحق ہین ان سب مین اپنے حالات و اخلاق - کمال ونقصان کا علم اول درجہ یقین پر مبنی ہوتا ہے ان مسلمات کو پیش نظر رکھتے ہوے دیر تک مین اس کشمکش مین مبتلا رہا کہ باعتبار علم وعمل - کمال اوصاف واخلاق کسی حقیقی امتیاز وتفوق کا مین مستحق نہین ہون پھر مجھکو مجالس علماء کی صدارت کے لیئے کس وجہ سے منتخب کیا گیا - بالآخر اس ہیجان وتحیر مین اس طرح سکون وانقلاب ہوا کہ کبھی کسی جماعت کا متصف باوصاف کمال ہونا ہی اس امر کا مقتضی ہوتا ہے کہ وہ اپنے مین سب سے کمتر کو اپنا قائم مقام منتخب کرکے کسی عظیم ترین معاملہ اور خدمت کو اس کے سپرد کرتے ہین اور مجھکو اپنا اصغر قوم سمجھا جانے کی وجہ سے میرا دل جذبات شکر گزاری سے لبریز ہوگیا - کہ آپ حضرات نے مجھکو میرے درجہ پر رکھنے مین یہ عظیم الشان خدمت نیابتاً میرے سپرد فرمائی ہے ؎

گرچہ خوردیم نسبتے ست بزرگ

اور بس یہ دینی خدمت جو اکابر ملت کی طرف سے مجھکو عطا ہوئی ہے میرے دین و دنیا کے لیے تمغۂ امتیاز ہے -

یہ اجلاس ندوۃ العلماء کا ہے جسکا مقصد اعظم یہ ہے کہ اسلامی کاروان کو صحیح طریقہ پر چلا کر انکے اسلاف کی منزل تک پہونچا دیا جائے - اور انکو ان غلط کاریون غلط فہمیون پر متنبہ کیا جائے - جنکی وجہ سے آج وہ اس طریقہ سے ہٹ کر اسدرجہ قعر مذلت ونکبت مین پہونچگئے جس سے نکلنے اور ابھرنے کی کوئی صورت بظاہر معلوم نہین ہوتی - مجھکو خوب معلوم ہے کہ میرا خطبۂ صدارت فصاحت وبلاغت، وسعت معلومات - تدبر وسیاست کا اعلی نمونہ ہرگز نہوگا مین تو اپنے حال کو دیکھکر اپنے نفس سے خطاب کرکے یہ کہتا ہون،

کار پاکان را قیاس از خود مگیر　　گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

ہان باوجود اس اعتراف تقصیر کے مین اس اہل کمال جماعت کے حق نیابت کو ادا کرتے مین اپنے مقدور کے موافق کوتاہی نہین کرنا چاہتا اگر مین ایسا کرون تو کفران نعمت کے علاوہ مین ایک نامعتبر سفیر کا درجہ حاصل کرون گا کیونکہ میری تقصیر خود میری ذات کی طرف منسوب نہوگی بلکہ اس جماعت کی طرف جس نے مجھے حق نیابت ادا کرنے کو مامور فرمایا ہے۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ

مسئلہ تعلیم اور مسلمانان ہند

انقلاب حکومت اور مغربی خیالات کی ترقی و اشاعت نے ہندوستان مین مسلمانون کی مذہبی تعلیم کے مسئلہ کو نہایت اہم و پیچیدہ بنا دیا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ اجتماعی حیثیت سے نہ تو اس مسئلہ کی اہمیت کا صحیح اندازہ کیا گیا اور نہ اُن دشواریون کو حل کرنے کی کوشش کی گئی، جو مذہبی تعلیم کی راہ مین حائل ہین، لیکن با این ہمہ اب سے پچاس ساٹھ برس پیشتر جو اختلاف آرا مغربی تعلیم کی ترقی پذیر حالت نے علمائے کرام اور جدید تعلیم یافتہ اصحاب کے درمیان پیدا کر دیا تھا۔ وہ اب بہت کچھ کم ہوگیا ہے اور تعلیم یافتہ گروہ کے احساس مذہبی اور جذبۂ قومیت نیز ندوۃ العلما کے روشن خیال علما کی باخبری اور زمانہ شناسی نے ہمکو اس قابل بنا دیا ہے کہ ہم مسلمانون کے لیئے ایک ایسی تعلیمی سکیم مرتب کرین جو تمام مشکلات کو حل کردے اور ہم بآسانی ایک ایسے فیصلہ کے قریب پہونچین جو اختلاف آرا و تصادم افکار سے پاک ہو،

حضرات ہم مین سے ہر شخص کو صبر و سکون کے ساتھ اس مسئلہ پر غور کرنا چاہیے کہ

مسلمانون کی بلکہ ہر قوم کی ترقی واعلیٰ کامیابی کا راز صرف مسئلہ تعلیم کے عمدہ طریقہ سے حل ہونے پر مبنی ہے، مین خیال کرتا ہون کہ اس کے متعلق مجکو کسی قسم کے دلائل وشواہد پیش کرنے کی حاجت نہین ہے کیونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو روز روشن کی طرح ظاہر ہے اور ہم سب اس سے واقف ہین کہ مسلمانون کی تمام علمی وسیاسی و مذہبی ترقیان اور دنیوی جاہ وحشمت تعلیم سے وابستہ ہے اس لیئے یہ ہماری شدید غلطی ہوگی اگر ہم اس مسئلہ کو نظرانداز کردین، اور جلد سے جلد اس کا فیصلہ نہ کرین۔

یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ انقلاب حکومت اور تغیرات زمانہ سے ہر چیز اثر پذیر ہوتی ہے۔ یہی حالت تعلیم اور طریقۂ تعلیم کی ہے یعنی ہر زمانہ کے لیئے یکسان طریقۂ تعلیم مفید نہین ہوسکتا، اسی وجہ سے ہمیشہ بمقتضاے حالات تبدیلیان ہوتی رہی ہین اور آیندہ بھی ہون گی، اسلامی عہد حکومت مین جبکہ جدید وقدیم علوم کی کشمکش نہ تھی یہ مسائل زیر بحث نہ تھے جواب پیدا ہوگئے ہین اس لیے ہم کو ان جدید مشکلات کے حل کرنے کے لیے بھی آمادہ ہوجانا چاہیے، تاکہ ہر جماعت اپنے دائرۂ عمل کے اندر کام کرے اور قدیم وجدید تعلیم کے لیے جو نظام عمل مرتب کیا جائے وہ ایسا صاف و واضح ہو کہ اختلاف آرا کا اندیشہ کلیتہً زائل ہوجائے

حضرات! آپ کو معلوم ہے کہ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد جبکہ برٹش حکومت مضبوط و مستحکم طریقہ سے قائم ہوئی اور ہندوستان کو امن وامان نصیب ہوا تو مسلمانون کو یہ نظر آیا کہ قدیم درس گاہین ویران و برباد ہوچکی ہین مذہبی تعلیم کا ولولہ رخصت ہوچکا ہے قوم مین نہ عزم ہے نہ جوش نہ ہمت ہے نہ حوصلہ، بلکہ ایک افسردگی چھائی ہوئی ہوئی ہے علماء وارباب کمال پریشان حال ہین، اور عام مسلمان ابتک عہد گزشتہ کا خواب دیکھ رہے ہین، حالانکہ زمانہ بدل چکا ہے اور حالات کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان اپنی قوم کے لیئے ایک مستقل نصب العین

قرار دیکر میدانِ عمل مین دوسری قومون کے دوش بدوش جدوجہد کرین یہ وہ زمانہ تھا کہ ہندو جو ہمیشہ زمانہ کا رخ دیکھکر کام کرتے ہین مغربی تعلیم کے حاصل کرنے کے لیئے تیزی سے بڑھ رہے تھے، بلکہ گورنمنٹ کے اکثر دفاتر اور دنیوی کاروبار کے ایک بڑے حصہ پر قابض ہو چکے تھے، اور ہمارے یہان یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ انگریزی پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اور کیا مغربی علوم کی ترقی مسلمانون کو دائرۂ اسلام سے خارج کردے گی، اور ان کو ملحد و دہریہ بنا دیگی یہ سوالات تھے جن پر مسلمان باہمدگر گرم پیکار تھے، دوسری طرف مذہبی تعلیم کی یہ حالت تھی کہ قرآن مجید و احادیث کی تعلیم تو گویا مفقود ہو چکی تھی، صرف فلسفہ پارینہ اور منطق کی چند کتابین تھین جنکے درس و تدریس نے ان اُجڑی ہوئی درس گاہون کا چراغ روشن کر رکھا تھا، اور مسلمان بجائے حقائق و معارف کے مذہبی اوہام و خرافات کے دلدادہ! جدید تعلیم کے دشمن، اور اسلام کی اصلی تعلیم سے بیگانہ تھے،

لیکن باایں ہمہ کشمکش مغربی تعلیم کی روز افزون ترقی و اشاعت نے آخرکار مسلمانون مین بھی ایک ایسا گروہ پیدا کردیا جس کی آزادانہ معاشرت وعقائد نے قدیم جماعت کے مذہبی جذبات کو اس حد تک برانگیختہ کردیا کہ اُنھون نے ان نوجوانون کو ملحد و زندیق قرار دیا، گویا مسلمانون مین دو فریق پیدا ہو گئے جو مدت تک باہم دست و گریبان اور ایک دوسرے سے ناآشنا رہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب رفتہ رفتہ یہ بیگانگی کم ہوتی جاتی ہے، اور وقت آگیا ہے کہ فریقین اپنی اپنی جگہ پر مسلمانون کی مختلف تعلیمی ضروریات کا احساس کرکے ایک ایسا تعلیمی نظام مرتب کرین، جو مسلمانون کی ہر قسم کی دنیوی و مذہبی ضرورتون پر مشتمل ہو تاکہ آیندہ تصادم کا اندیشہ نہ رہے، اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ نہ تو انگریزی پڑھنا کفر و الحاد خیال کیا جاتا ہے اور نہ مذہبی تعلیم کی ضرورت سے کسی کو اعتراض ہے، اس لیئے

کیون نہ فریقین باہمی معاونت سے کام کرین تاکہ ایک طرف تو مسلمانون مین جدید علوم وفنون کا رواج ہوا ور دوسری طرف اُن کا سینہ مذہبی علوم سے منوّر رہو اور اسلامی تہذیب وشایستگی انکا شعار ہو،

علماء کو بھی اب جدید تعلیم کی ضرورت سے انکار نہین ہے، اور ندوۃ العلماء کے پلیٹ فارم پر تو بارہا اس کا اعلان کیا گیا ہے کہ نہ وہ انگریزی تعلیم کو صرف قولاً ہی ضروری نہین سمجھتا بلکہ اُس نے اپنے دارالعلوم مین انگریزی کو بطور زبان ثانی داخل کرکے عملاً بھی اس کا ثبوت دیا ہے کہ علماء کے لیئے بھی مذہبی وعلمی نقطۂ نظر سے انگریزی ایسی ہی ضروری ہے جیسی عام مسلمانون کے لیئے البتہ ندوہ کی یہ خواہش ضرور ہے کہ انگریزی تعلیم اسلامی تربیت کے ساتھ دیجائے، اور انگریزی خوان جماعت اسلامی عقائد وروایات سے با خبر ہو، اس کا مقصد سادہ الفاظ مین یہ ہے کہ مسلمان، مسلمان رہ کر انگریزی حاصل کرین، اگر وہ ایسا کر سکین تو اسلام انکو کسی زبان اور کسی علم وفن کے سیکھنے سے منع نہین کرتا تاریخ اسلام مین بکثرت ایسی مثالین موجود ہین کہ مسلمانون نے دوسری قومون کے علوم وفنون سیکھے بلکہ ان علوم مین یہانتک کمال حاصل کیا کہ اُستاد امام کے درجہ تک پہونچے،

مذہبی تعلیم

حضرات! اب مین چند الفاظ مذہبی تعلیم کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہون، لیکن میرے خیال مین اس کی حاجت نہین ہے کہ مذہبی تعلیم کی ضرورت کے لیے دلائل پیش کیے جائین، اور اس مسئلہ پر مبسوط ومفصل بحث کی جائے کیونکہ ہر باخبر مسلمان اس سے واقف ہے کہ مسلمانون کی قومیت کی بنیاد تمامتر مذہب پر ہے، یعنی ہماری حیات قومی

اور روایات تاریخی صرف مذہب سے وابستہ ہین، اس لیئے مذہب یا مذہبی تعلیم کے فنا ہو جانے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ مسلمانون کی قومیت کا شیرازہ بکھر جائے گا اور انکی شاندار و پرعظمت تاریخ جو صرف عربی زبان کے دفاتر کے اندر بند ہے، زمانہ کے حوادث و انقلابات کی نذر ہو جائیگی اور مسلمانونکی حالت خدا نخواستہ یہودیون کے مانند ہو جائیگی جنکے مذہبی و دنیوی اقتدار کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو گیا، اور انکی وہ تاریخی عظمت جسنے تمام ایشیا مین تزلزل برپا کر رکھا تھا، اب خواب خیال ہو گئی،

ہمارے خطیب و انشا پرداز جو مسلمانون کی ترقی و تنزل کے مضامین پر بحث کرتے ہین، وہ بار بار تقریر و تحریر مین "مسلمانون" کا لفظ استعمال کرتے ہین، جس کے معنی یہ ہین کہ وہ اس قوم کی ترقی و تنزل سے بحث کر رہے ہین جو مسلمان ہے اور مسلمان کسی خاص قوم یا کسی خاص حصۂ دنیا مین رہنے والون کا نام نہین ہے، بلکہ اُن لوگون کا نام ہے جو مذہب اسلام کے متبع و پیرو ہین اس لیے مسلمانون کی ترقی وہی ہو سکتی ہے جو ترقی مسلمان، مسلمان رہ کر کرین، اور اگر مسلمان، مسلمان نہ رہے اور اُنھون نے دنیاوی ترقی حاصل بھی کر لی تو یہ ترقی مسلمانون کی نہ ہو گی بلکہ کسی اور قوم کی ہو گی،

اب سوال یہ ہے کہ مسلمان کیونکر مسلمان رہ سکتے ہین؟ اس کا صرف ایک ہی جواب ہے یعنی مذہبی علوم کی حفاظت اور مذہبی پابندی مسلمانون کو مسلمان باقی رکھ سکتی ہے ورنہ اگر علوم اسلامیہ کے انحطاط کی یہی حالت رہی جو آج ہے تو خدا نخواستہ وہ زمانہ آنے والا ہے جبکہ اسلام کا صدہا سالہ علمی و مذہبی ذخیرہ بالکل فنا ہو جائیگا، اور مسلمانون مین کوئی شخص قرآن مجید یا احادیث نبوی کا سمجھنے والا نہ ہو گا اسوقت وہ کون سی چیز ہو گی جو مسلمانون کو مسلمان رکھے گی،

آپ جانتے ہین کہ قرآن مجید، حدیث، فقہ، تفسیر، اسلامی تاریخ اور جملہ علوم

جو اسلامی علوم سے نامزد ہین وہ عربی زبان مین ہین جنکو حاصل کیے بغیر ہم نہ صرف اپنی گزشتہ تاریخ و شاندار روایات سے بے خبر رہین گے بلکہ مذہب کی حقیقت و شریعت کے اسرار و غوامض سے بھی محروم رہین گے گویا ہماری تمام مذہبی و علمی کائنات ہماری غفلت شعاری کے ہاتھون برباد ہو جائیگی پھر اسلام، اسلام نہ ہوگا اور مسلمان، مسلمان نہ ہون گے، اس تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ ہم مسلمان کبھی اور کسی حالت مین مذہب سے بے نیاز ہو کر زندہ نہین رہ سکتے اس لیے ضرورت ہے کہ ہم مغربی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم کا بھی انتظام کرین اور اسکی اہمیت کو نظر انداز نہ کرین، اس سے غفلت کرنا اور مذہبی جذبہ کا فنا کر دینا قطع نظر مذہبی حیثیت کے سیاسی نقطۂ نظر سے بھی نہایت مہلک ہے،

حضرات! اسوقت انگریزی تعلیم کے لیے بکثرت اسکول و کالج موجود ہین اس کے علاوہ جگہ جگہ مسلمانون کے قومی کالج بھی کھلے ہوئے ہین۔ خدا کے فضل سے مسلم یونیورسٹی بھی علیگڈھ مین قائم ہو گئی ہے، اور اگرچہ ابھی ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ ہمارا دنیوی نظام تعلیم مکمل ہو گیا ہے تاہم اس سے انکار نہین کیا جا سکتا، کہ زمانہ کی ضرورتون نے مسلمانون کی آنکھین کھولدی ہین اور وہ تعلیمی حیثیت سے آہستہ آہستہ اپنی عام استطاعت کے مطابق ترقی کر رہے ہین، لیکن مذہبی تعلیم کی حالت ابھی تک متزلزل ہے اور قومی حیثیت سے کوئی مضبوط نظام عمل ابھی تک تیار نہین ہوا، اور نہ کام کرنے والے افراد اور سرمایہ کی حیثیت سے مذہبی تعلیم کی حالت قابل اطمینان ہے، اس لیے ضرورت ہے کہ سب سے پہلے مذہبی تعلیم کی ترقی کے لیے بہترین وسائل اختیار کیے جائین،

حضرات! یہ تو ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے صرف دنیوی تعلیم کا انتظام کیا ہے اسکو مذہبی تعلیم سے کوئی تعلق نہین ہے، اور ہندوستان جیسے ملک مین جہان مختلف اقوام و

ملل کے لوگ آباد ہین ایک غیر ملکی گورنمنٹ کی بجا طور پر یہی پالیسی ہونی چاہیے کہ وہ مذہبی تعلیم و رعایا کی رائے پر چھوڑ دے تاکہ رعایا کی ہر جماعت بطور خود جس طور پر مناسب سمجھے اپنی مذہبی تعلیم کا انتظام کرے، جب صورت حالات یہ ہے تو ظاہر ہے کہ مسلمانون کی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنا صرف مسلمانون ہی کا فرض ہوسکتا ہے، اور وہ بہر طور اس کے ذمہ دار ہیں کہ مذہبی تعلیم کے لیے سرمایہ بہم پہونچائین اور بہترین اشخاص کی خدمات اس کے لیے حاصل کرین،

یہان پر ایک شبہ کا رفع کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ کبھی کبھی انگریزی دان جماعت کے حلقہ مین یہ مسئلہ زیر بحث آجاتا ہے کہ مذہبی تعلیم کی ترقی و اشاعت کے یہ معنی ہین کہ مسلمان انگریزی تعلیم سے دست کش ہوجائین اور صرف مذہبی تعلیم مین منہمک رہین، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دفعتًا ان کی دینوی ترقی رُک جائیگی، اور وہ ہندوستان کی دوسری اقوام کے درمیان اپنی کوئی پوزیشن قائم نہ رکھ سکین گے اور آخر کار اسی نکبت و افلاس مین مبتلا ہوجائین گے جس سے انکو نکالنے کی مسلسل پچاس سال سے کوشش کی جارہی ہے، یا دوسرے الفاظ مین یون کہنا چاہیے کہ دینوی ترقی کا راستہ ان کے لیے قطعًا بند ہوجائیگا یہی ایک خطرہ ہے جس نے جدید گروہ کو مذہبی تعلیم کے لیے جدوجہد کرنے سے ہمیشہ باز رکھا، یہانتک کہ مذہبی تعلیم کی ترقی کے لیے جب کبھی کوئی کوشش کی گئی تو جدید گروہ کے سر برآوردہ افراد نے ہمیشہ ان کوششون کو خطرہ کی نظر سے دیکھا، اور اگرچہ مسلمان پبلک کے ڈر سے (جس سے بہر حال ان کو کام لینا ہے) انھون نے حتی الامکان زبان سے تو کچھ نہ کہا لیکن در پردہ برابر مذہبی تحریک سے نہ صرف چشم پوشی کی بلکہ یہ کوشش کی کہ مذہبی خیالات کے رُخ کو کسی دوسری صورت مین تبدیل کردیا جائے لیکن درحقیقت یہ ایک شدید غلط فہمی ہے

اور ندوۃ العلمار کے ذمہ دار ارکین اور ارباب کار اپنی تحریرون وتقریرون ین صاف طور پر اپنے مقاصد کو بیان کر چکے ہین - کہ ان کا ہرگز یہ مقصد نہین کہ وہ تمام مسلمانون کو عربی تعلیم کے لیے مجبور کرین، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اُنھون نے اس تعصب کو جو انگریزی تعلیم کے برخلاف طبقۂ علما رمین موجود تھا بہت کچھ دور کیا اور جدید تعلیم کے لیے راہ صاف کردی اور ہمیشہ نہ صرف قول سے بلکہ عمل سے بھی اس کا ثبوت دیا کہ ندوۃ العلما جدید تعلیم کے ہرگز مخالف نہین ہے۔

ارکان ندوۃ العلمار کا اصلی مقصد یہ ہے کہ مذہبی علوم کی حفاظت وصیانت اور ترقی وبقا کے لیے اس کی ضرورت ہے کہ ملک مین ایک مختصر سی جماعت ایسی موجود ہو جس کا نصب العین صرف مذہب ہو، یعنی ایک جماعت ایسے ارباب کمال اور علماے دین کی ہو جو نہایت صحیح طریقہ سے مسلمانون کی رہ نمائی کرین اور جملہ مذہبی خدمات انجام دیکین اس کے علاوہ دوسرے مسلمان اسلامی تربیت کے ساتھ انگریزی تعلیم حاصل کرین، لیکن بقدر ضرورت مذہبی مسائل و اسلامی عقائد سے واقف ہون مین خیال کرتا ہون کہ یہ ایک ایسا مقصد ہے جس سے کسی مسلمان کو اختلاف نہین،

یورپ مین باین ہمہ آزادی والحاد آج بھی ایک مستقل مذہبی جماعت موجود ہے جو تمام مذہبی خدمات انجام دیتی ہے، تو کیا مسلمانون کو جنکی ہستی تمامتر مذہب پر مبنی ہے ایک مذہبی جماعت کی ضرورت نہین، اگر ضرورت ہے تو اسی ضرورت کو پورا کرنے کا ندوۃ العلما نے ارادہ کیا ہے اور اعلیٰ پیمانہ پر ایک دار العلوم قائم کیا ہے، تاکہ یہان ایسی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا جا سے کہ وہ مذہبی جماعت تیار ہو کر یہان سے نکلے جس کی مسلمانِ ہند کو ضرورت ہے،

البتہ اس موقع پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اس قسم کی مذہبی جماعتیں تیار کرنے کے لیے ہندوستان مین بکثرت عربی مدارس موجود ہین تو ندوۃ العلماء کے دار العلوم کی کیا ضرورت ہے

یہ سوال کسی قدر تفصیل طلب ہے اس کے جواب کے لیے یہ ضروری ہے کہ ندوۃ العلما کی گزشتہ تاریخ کا مطالعہ کیا جائے اور بہ تفصیل بتایا جائے کہ ندوۃ العلما کے قیام کے اسباب علل کیا ہین،

اور وہ کیا حالات تھے جن کے سبب سے ندوۃ العلماء کو ایک دار العلوم کے قیام کی ضرورت محسوس ہوئی، اور اس دار العلوم کے وہ کون سے خصائص ہین جو اس کے لیے بلحاظ دوسرے عربی مدارس کے باعث امتیاز ہین۔

ندوۃ العلماء کی گزشتہ تاریخ اور اس کے قیام کے اسباب و علل

حضرات! اگرچہ ہم سب لوگون کو یہ عام طور پر معلوم ہے کہ جس طرح ہر گروہ اور ہر جماعت کے خاص خاص فرائض ہوتے ہین اسی طرح علماء کے بھی کچھ فرائض ہین جن کا ادا کرنا بہرحال ضروری ہے، اگر علما ان فرائض کے ادا کرنے سے قاصر رہین تو قوم کی بہت سی ضرورتین جو صرف علما کی ذات سے وابستہ ہین کبھی پوری نہین ہو سکتین،،

مذہبی و اخلاقی حیثیت سے مسلمانون کی رہ نمائی کرنا اور علمی خدمات انجام دینا ہمیشہ سے علماء کا فرض رہا ہے اور یہ سب چیزین آج بھی اُن کے فرائض مین داخل ہین، لیکن اے حضرات زمانہ کے انقلاب اور حالات کی تبدیلی نے علماء کی فرائض مین بھی اضافہ کر دیا ہے اور یہ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے کہ تغیر حالات کے ساتھ علماء کے فرائض مین بھی تبدیلیان ہوتی رہی ہین لہذا اسلام کی اصلی خدمت یہی ہے کہ جس زمانہ مین اسلام کو جس چیز کی ضرورت ہو اُسکو انجام

دیا جائے چنانچہ جب الحاد و زندقہ کا زور ہوا اور فلسفہ یونان کے مسائل نے عام مسلمانوں کے خیال میں تزلزل پیدا کیا تو آخر کار امام غزالی کو زاویۂ عزلت اور بادیہ پیمائی چھوڑ کر سربکف ہو کر اسلام کی خدمت کرنی پڑی، ایک امام غزالی رح پر کیا موقوف ہے علمائے سلف کی عام طور پر یہ حالت تھی کہ جب کبھی اسلام نے اُن کو کسی خدمت کے لیے پکارا انھوں نے صدائے لبیک سے اُس کا جواب دیا، اور فوراً خدمت کے لیے کمربستہ ہو گئے، ان کے جذبۂ خدا پرستی کا یہ عالم تھا کہ ان کی اَن تھک کوششوں نے اسلام کو دنیا کے گوشہ گوشہ مین پھیلا دیا، یہانتک کہ اندلس کی پہاڑیان، کفرستان ہمالیہ کی چوٹیان اور اصوفیہ کے در و دیوار ان کے نعرۂ توحید سے گونج اُٹھے، اور ان کے ہمہمۂ خدا پرستی نے چین کی تاریخی شہر پناہ کو بھی متزلزل کر دیا۔ یہی قوت ایمانی تھی جس نے دنیا کے گوشہ گوشہ کو نور اسلام سے منور کر دیا،

حضرات! آج اسلام کے لیے پھر ایک نازک زمانہ ہے، اور پھر ہمارے علماء کی قوت ایمانی کا امتحان ہے، فلسفۂ یونان اگر پارینہ ہو چکا تو اس کے بجائے فلسفۂ یورپ اور سائنس کے مشاہدات اور ملاحدہ یورپ کے اوہام و مزعومات موجود ہین، جو ہمارے نوجوانون کی قوت ایمانی کو متزلزل کر رہے ہین، لیکن اگر ان سب آفات سے ایمان سلامت بھی رہ جائے تو پھر مسیحی مشنریون کی جماعت ہمارے سامنے آتی ہے، جس نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ مقدس اور قرآن مجید کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے، اگر اس متعصب گروہ کے وساوس مذہبی سے بھی نجات حاصل کر لی جائے تو پھر نام نہاد مورخین یورپ کی جماعت نمودار ہوتی ہے جس نے منگھڑت قصص و خرافات کو حقائق و واقعات کا جامہ پہنا کر مسلمانون کو اور اُن کے آقا و پیغمبر کو (نعوذ باللہ) ایک

خونخوار وحشی کی صورت مین دنیا کے سامنے پیش کیا ہے، ان سے بھی قطع نظر کیجیے تو پھر آریون کا سامنا ہے، اور اُنھون نے جو طریق عمل مسلمانون کے ساتھ اختیار کیا ہے، اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی حاجت نہین۔ جو کچھ ہے وہ آپ کے پیش نظر ہے۔ غرض اسلام کے خلاف ایک عظیم الشان مذہبی محاربہ برپا ہے، اور خود مسلمانون کی یہ حالت ہے کہ شرک و بدعات مین مبتلا ہین، رسم و رواج کے غلام ہین، اور ان مین لاکھون ایسے ہین جن کے کان کلمۂ توحید سے بھی آشنا نہین عقائد و اعمال کا تو ذکر ہی فضول ہے گویا اندر و باہر ہر طرف اسلام کے برخلاف شیطانی طاقتین اپنا کام کر رہی ہین،

یہ ہے اسلام کی حالت جس کو نہایت مختصر الفاظ مین آپ کے سامنے بیان کیا گیا ہے۔ اب آپ انصاف کیجیے کہ ایسی حالت مین علماء کے فرائض مین کس قدر اضافہ ہو گیا ہے اور اُن کو اسلام کے لیے کیسی مہتم بالشان خدمت انجام دینا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ قدیم نصاب اور قدیم طریقۂ تعلیم سے جس پر عام مدارس مین عملدرآمد ہے ایسے علما پیدا ہو سکتے ہین۔ یا ہوتے ہین جو ان مہتم بالشان خدمات کو بحسن اسلوب انجام دے سکین، یا یہ کہ نصاب اور طریقۂ تعلیم مین اصلاح کی ضرورت ہے؟ بس یہی نقطۂ بحث ہے جہان سے ندوۃ العلما کی تاریخ کا پہلا باب شروع ہوتا ہے

حضرات! حقیقت یہ ہے کہ ملک کو اب ایسے علماء کی ضرورت ہے جو باخبر زمانہ شناس، اور روشن خیال ہون مقتضیات عصریہ سے واقف اور صاحب فہم ہون وسیع النظر اور عالی حوصلہ ہون، ان مین مداہنت و ظاہری مروت نہ ہو، بلکہ اخلاقی جرأت و دلیری ہو، اور سب سے بڑھکر یہ کہ اپنے پہلو مین ایک دردمند دل رکھتے ہون جس کے اندر اسلام کی خدمت کے لیے ایک خاص جذبہ و ولولہ ہو، اور یہ ظاہر ہے کہ یہ اوصاف

بغیر ایک خاص طریقہ تعلیم اختیار کیے علمار ین نہیں پیدا ہو سکتے۔ اور اس کے لیے خاص جد و جہد کی ضرورت ہے۔ جب عوام کی اصلاح کا کام طرح طرح کی مشکلات و موانع سے لبریز ہے تو ہر شخص بجائے خود غور کر سکتا ہے کہ علما یعنی رہنمایان مذہب کی اصلاح کا کام کس قدر دشوار و پیچیدہ ہوگا بس یہی نصب العین ہے جس نے ندوۃ العلما کے کام کو نہایت دشوار و اہم بنا دیا ہے۔

حضرات! اب چند الفاظ ندوۃ العلما کی گزشتہ تاریخ کے متعلق عرض کیے جاتے ہین جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ مذکورہ بالا بیان کو ندوۃ العلما کے سلسلہ تاریخ سے کیا تعلق ہے؟

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ مین جس طرح کانپور اپنی تجارتی حیثیت سے ممتاز ہے اسیطرح عربی مدارس اور عربی خوان طلبہ کی کثرت کے لحاظ سے بھی اس صوبہ مین نمایان امتیاز حاصل کر چکا ہے کیونکہ یہان کے خوش عقیدہ مسلمان تاجرون نے ہمیشہ علمار و طلبا کی خدمت اور مذہبی تعلیم کی اشاعت کو اپنا اسلامی فرض تصور کیا ہے، چنانچہ منجملہ کانپور کے مشہور مدارس کے ایک مدرسہ فیض عام بھی تھا جس نے چودھوین صدی کے اوائل مین خاص شہرت حاصل کی تھی اور اس کے سالانہ جلسہ مین جو رسم دستار بندی ادا کرنے کی غرض سے منعقد ہوتا تھا۔ بکثرت علمار و ارباب وجاہت ہندوستان کے مختلف اطراف وجوانب سے آکر شریک ہوتے تھے۔ چنانچہ ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ء مین اس جلسہ کے موقع پر بعض ارباب حل و عقد کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ جس طرح مختلف اغراض قومی ضروریات کے لیے ہندوستان مین متعدد انجمنین اور مجلسین موجود ہین۔ جن کے سالانہ اجلاس منعقد ہوتے ہین۔ اسی طرح علمار کی بھی ایک مجلس قائم کی جائے اس خیال نے

حسن قبول کیا، اور اکثر مشاہیر علما نے جو اس جلسہ مین شریک تھے، اس تجویز کی تائید کی اور آخرکار شوال ۱۳۱۱ھ مطابق یکم اپریل ۱۸۹۴ء مین علما کی یہ مجلس باقاعدہ طور پر ندوۃ العلما کے نام سے قائم ہو گئی، لیکن اس کے قیام سے پہلے نواح ہند سے لیکر علمائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ تک کی تائیدی رائین اس کے متعلق حاصل کر لی گئین،،

تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوے اسوقت بشورہ علما منجملہ اور مقاصد کے اس انجمن کے دو اہم مقصد قرار دیئے گئے،

(۱) رفع نزاع باہمی،

(۲) اصلاح نصاب عربی،

چونکہ اسوقت ندوہ کی مفصل تاریخ لکھنی مقصود نہین ہے۔ اس لیے مین وضاحت کے بحث کر کے یہ نہین بتا سکتا کہ ان مقاصد کے متعلق ندوہ نے کس قدر خدمتین انجام دین، ندوۃ العلما کی پرانی رودادون اور ذمہ دار اشخاص کی تحریرون مین جس کا ایک بڑا ذخیرہ اسوقت بھی موجود ہے۔ ان جملہ مسائل پر مبسوط و مفصل بحث کی گئی ہے، اور سب سے آخر مین گزشتہ سے پیوستہ اجلاس کے صدر جناب مولانا حبیب الرحمان خان صاحب شروانی صدر الصدور امور مذہبی حیدرآباد نے اپنے فاضلانہ خطبۂ صدارت مین ان مقاصد پر تفصیلا اپنے خیالات ظاہر کیے ہین، اور واقعات سے بتایا ہے کہ ندوہ نے ان مقاصد کے متعلق کس حد تک کام انجام دیا۔

"رفع نزاع باہمی،، خود ایک اہم کام تھا اور ہے، جن لوگون نے اب سے پچیس تیس برس پہلے کے واقعات کا مشاہدہ کیا ہے وہ بتا سکتے ہین کہ علما مین کسقدر شدید اختلاف برپا تھا اور وہ کس طرح چھوٹی چھوٹی باتون کے لیے آمادۂ جنگ و جدال رہتے تھے یہانتک کہ بعض اوقات اس باہمی مخالفت کی آگ طبقۂ علما سے گزر کر فریقین کے معتقدین میں پھیل جاتی تھی اسوقت ایک

فساد عظیم برپا ہوجاتا تھا بلکہ کبھی کبھی فوجداری کے مقدمات عدالت تک پہونچتے تھے۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک واقعات ہین کہ آمین بالجہر و رفع یدین کا جھگڑا بھی عدالت سے طے ہوتا تھا اور غیر مذہب والے حکام اس کا فیصلہ کرتے تھے، یہ حالات تھے جب ندوہ نے اپنے مقاصد کا اعلان کیا۔ اور اب بفضلہ تعالی ثلث صدی کی پیہم سعی و کوشش کے بعد حالات مین اس قدر تبدیلی پیدا ہوگئی ہے کہ اس قسم کے واقعات شاذونادر نظر آتے ہین اور وہ بھی ان مقامات پر جہان ندوہ کی آواز ابھی پورے طور پر نہین پہونچی،

ندوہ نے اس مقصد کی جس مضبوط و مستحکم طریقہ سے پیروی کی اس کا اندازہ اس سے بھی ہوسکتا ہے کہ جب خود ندوہ کے خلاف مخالفت کا خطرناک طوفان اُٹھا تو ندوہ نہایت سکون و وقار کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہا، اور عامیانہ یا سوقیانہ طریقہ سے اپنے مخالفین کے خلاف سب و شتم کا سلسلہ نہین شروع کیا، البتہ جب ندوہ کے خلاف غلط بیانیان کی گئین تو تہذیب و شائستگی سے نفس واقعہ کا اظہار کیا اور کبھی کبھی مہذب طریقہ سے جواب دیا۔

عام مسلمانون کی اصلاح کے لیے سب سے پہلے علما کا باہم متحد ہونا جسقدر ضروری ہے وہ محتاج بیان نہین اس لیے رفع نزاع کے متعلق ندوہ کی سعی و کوشش قابل ستایش و لائق تقلید ہے اور مسلمانانِ ہند کی ایک بہت بڑی خدمت ہے،

دوسرے مقصد یعنی اصلاح نصاب کے متعلق اس قدر ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لیے ندوہ کی سعی و کوشش کا سلسلہ آج تک جاری ہے اور واقعہ یہ ہے کہ خود دار العلوم کا قائم کرنا اس مقصد کی پیروی کا ایک عملی ثبوت ہے۔ ابتداءً ندوہ کو کسی دار العلوم کے قائم کرنے کا خیال نہ تھا بلکہ یہ امر پیش نظر تھا کہ باہمی بحث و مشورہ سے علماے ہند کو اصلاح نصاب پر آمادہ کیا جائے اور اس کے بعد ایک جدید نصاب تیار ہو جو زمانہ حال کی ضرورت کے مطابق ہو۔ اور علما اسکو

اپنے اپنے مدارس مین رواج دین تاکہ اس نصاب کے مطابق تعلیم حاصل کرنیکے بعد ایسے علما پیدا ہون جن کی ملک کو ضرورت ہے، لیکن نہایت افسوس کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے کہ جب عمل کا وقت آیا تو ندوہ نے اکثر علمائ کو اس کے لیے آمادہ نہ پایا اُسوقت یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر علماء اس کے لیے تیار نہین ہین تو ندوہ کو خود جدید طریقہ پر ایک دار العلوم قائم کرکے اس مین اپنا مجوزہ نصاب جاری کرنا چاہیئے۔ چنانچہ محرم ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۵ء کے جلسۂ انتظامیہ مین دار العلوم کے متعلق ایک یادداشت پیش کی گئی۔ اسکے بعد شوال ۱۳۱۳ھ مین ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس واقعہ بانس بریلی مین دار العلوم کے قیام کی تجویز پیش ہوکر منظور ہوئی اور جناب مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب مرحوم نے بحیثیت صدر اس تجویز کی منظوری کا اعلان کیا۔ بعد ازان ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۸ء مین ندوۃ العلماء کے پانچوین سالانہ جلسہ واقع کانپور مین یہ طے پایا کہ بالفعل دار العلوم کا ادنی درجہ لکھنؤ مین کھول دیا جائے،

اس قرار داد کے مطابق دار العلوم کے لیئے شہر کے اندر نو ہزار دو سو روپیہ کو ایک مکان خرید کیا گیا اور ۹۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۶۔ ستمبر ۱۸۹۸ء کو دار العلوم کا ادنیٰ درجہ لکھنؤ مین کھولدیا گیا اور ۱۷۔ جمادی الآخری ۱۳۱۶ھ کو اس کے اعلان کے لیے جلسۂ عام کیا گیا اسکے بعد ۱۳۱۹ھ مین درجۂ متوسط کھولا گیا۔ ۱۳۲۲ھ مین انگریزی بطور زبان ثانی لازمی کیگئی ۱۸۹۸ء مین ندوۃ العلما کی باضابطہ رجسٹری کرائی گئی ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء مین دار العلوم کے درجۂ تکمیل کا افتتاح کیا گیا۔ اسی ۱۹۰۹ء مین ہز ہائنس سرکار عالیہ فرمانروائے بھوپال نے پچاس روپیہ ماہوار کی اعانت پر دو سو روپیہ ماہوار کا اضافہ فرمایا۔

اس زمانہ مین دار العلوم اس پیمانہ تک پہونچ گیا تھا کہ اب موجودہ عمارت اس کی ضروریات کے لیے ناکافی تھی۔ اس لیے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ شہر کے باہر ایک وسیع خوش منظر قطعہ زمین حاصل کیا جائے، چنانچہ مسلسل سعی و کوشش کے بعد جس کے تذکرہ کی یہان گنجایش نہین

لوکل گورنمنٹ نے ۳۲ بیگہ قطعہ زمین عمارت دارالعلوم کے لیے نہایت پُرفضا موقع پر لب دریا عنایت فرمایا۔ اور اس کے بعد نومبر سنہ ۱۹۰۹ء مین پانسو روپیہ ماہوار کی گران قدر رقم سے ندوہ کی اعانت فرمائی۔

زمین حاصل ہوجانے کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ تعمیر کے لیے روپیہ کیونکر فراہم کیا جائے؟ مجکو یہ بیان کرنے سے خاص خوشی ہوتی ہے۔ کہ جب بیدۂ وقت علیا حضرت جدۂ ماجدہ حضور نواب صاحب بھاولپور کو اس کی اطلاع ہوئی تو جیب خاص سے تعمیر دارالعلوم کے لیے پچاس ہزار روپیہ عطا فرما کر ارکان ندوۃ العلماء بلکہ تمام مسلمانون کو شکر گزار فرمایا"

اس عطیہ کے حاصل ہوجانے کے بعد ۲۸۔ نومبر سنہ ۱۹۰۸ء کو ہز آنر سر جان ہیوٹ بالقابہ لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ نے دارالعلوم کا سنگ بنیاد نصب فرمایا اس کے بعد دارالعلوم کی تعمیر کا کام نہایت وسیع پیمانہ پر شروع ہوگیا، لیکن بعض وجوہ سے جن کی تفصیل کی یہان گنجایش نہین کام کا پیمانہ وسیع ہوگیا۔ اس لیے اگرچہ زیر تعمیر عمارت پر ابتک کم وبیش ۸۰ ہزار روپیہ صرف ہوچکا ہے لیکن عمارت ہنوز ناکمل ہے اور تکمیل کے لیے ابھی ۳۰۔ ۳۵ ہزار روپیہ کی اور ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ اب تک دارالاقامہ (بورڈنگ) نہین ہے اور اگرچہ مسلمانان مدراس کی فیاضی سے ۱۹۔ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو دارالاقامہ کا سنگ بنیاد رکھکر کام شروع کردیا گیا لیکن ابھی تک اسکی تکمیل کے لیئے کافی روپیہ کی ضرورت ہے۔

دارالعلوم کے وسیع احاطہ اور قرب وجوار مین کوئی مسجد نہین اس کے لیے علیحدہ روپیہ درکار ہے اس کے علاوہ ندوہ کے پاس ایک وسیع وشاندار کتب خانہ ہے۔ لیکن کتابون کے رکھنے کے لیے گنجایش نہین اس لیے کتب خانہ ابتک شہر کے اندر ایک کرایہ کے

مکان مین ہے۔ اور یہ سب عمارتین ایسی ہین جن کی تکمیل نہایت ضروری ہے اس کے بغیر دار العلوم کی تعلیم و تربیت کا نظام مکمل نہین ہو سکتا اور بغیر کافی سرمایہ کے موجودہ زمانہ مین تعلیم کے بہترین وسائل مہیا نہین ہو سکتے۔ نہ لائق و قابل اشخاص کی خدمات حاصل ہو سکتے عربی تعلیم جس ناگفتہ بہ حالت مین ہے اس کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ تمام ہندوستان مین کم ازکم ایک دار العلوم تو ایسا ہو جو بہمہ وجوہ مکمل ہو اور تعلیم و تربیت کا بہترین سامان ہان مہیا ہو۔ اگر مسلمان اتنا بھی نہ کر سکین تو سمجھ لینا چاہیے کہ ان کا مذہبی احساس بالکل فنا ہو چکا ہے

حضرات! یہ ہے ندوۃ العلماء کی صحیح تاریخ اور اسکے کارنامے۔ اسکی موجودہ ضروریات کو دیکھکر صدمہ ہوتا ہے کہ درسگاہ کی عمارت کا نظارہ اپنی بے سروسامانی کی شہادت دے رہا ہے مسجد جسکا سنگ بنیاد مدت مدید ہوئی رکھا گیا تھا صرف اسی سنگ بنیاد کی وجہ سے اُس کا نام مسجد ہے ورنہ اسمین اُسوقت سے ابتک کوئی اضافہ نہین ہوا۔ دار الاقامہ جس کا دار العلوم ندوہ جیسی درسگاہ کے لیے ہونا لازمی ہے اُسکا نام و نشان نہین، وہ اثر اور تربیت جو کسی دار الاقامہ کا نتیجہ ہونا چاہیئے مفقود ہے۔ کتب خانہ موجود ہے لیکن طلباء کو اسکے استعمال کے لیے ایک لمبا سفر کرنا پڑتا ہے۔ غرضیکہ ہر پہلو سے اس عالیشان درسگاہ کی وہ حالت ہے جس سے مسلمانون کی بداقبالی کے نشان ابتک ہویدا ہین۔ سال گزشتہ مین حضرت نواب صدر یار جنگ بہادر کی تحریک پر اطراف و اکناف ملک مین وفود بھیجے جانے کی تحریک منظور ہوئی تھی۔ مجھ کو درست طور پر معلوم نہین ہے کہ ان کا کیا حشر ہوا لیکن بہ نظر ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مین پوری جد و جہد نہین ہوئی اور وہ سرمایہ جس کی ضرورت ہے ابھی جمع نہین ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون کی نکبت دور ہونے مین ابھی بڑا عرصہ باقی ہے۔ مین آپ حضرات کی خدمت مین اپیل کرتا ہون کہ اسلام کی عزت اپنی قوم کی عزت

اپنی ذات کی عزت قائم رکھنے کے لیئے ساری قوم ہمہ تن مصروف ہو جائے اور حتی الوسع ان ضروریات کو جلد سے جلد پورا کرے ۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اب اس مناجات پر میں اپنے بیان کو ختم کرتا ہوں اور آپ حضرات سے استدعا کرتا ہوں کہ نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ اس دعا میں شامل ہوں ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وسدد اعمالنا واصلح بالنا واخلص نیتنا وارزقنا الاستقامۃ علی الدین بجاہ رسولک نبی الرحمۃ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم و آخر دعونا الحمد للہ رب العالمین

مندرجہ بالا خطبہ صدارت پڑھنے کے بعد **اعلیحضرت محی الملۃ والدین ہز اگزالٹڈ ہائنس حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ** کی منجھلی صاحبزادی کی وفات حسرت آیات پر دلی صدمہ اور قلق کا اظہار کرتے ہوئے تعزیت اور ہمدردی کی حسب ذیل تجویز صدارت کی طرف سے پیش ہوئی ۔

تجویز نمبر ۱

(الف) یہ جلسہ اعلیحضرت حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی منجھلی صاحبزادی صاحبہ کی وفات حسرت آیات پر دلی صدمہ اور قلق کا اظہار کرتا ہے اور ادب کے ساتھ اس موقع پر اپنی تعزیت و ہمدردی بارگاہ خسروی میں پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور فردوس بریں انکو عطا فرمائے ۔ اور اعلیحضرت معظم کو اس صدمۂ جانکاہ میں صبر و اجر بخشے ،،

جو بالاتفاق منظور کی گئی اور پھر تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر خضوع و خشوع کے ساتھ دعاء مغفرت مانگی۔

جب دعاء مغفرت سے فراغت ہوئی تو جناب مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب مسٹر سشن جج ریاست پٹیالہ کھڑے ہوئے اور اس ارتحال پُر ملال کی برجستہ تاریخ پڑھکر سنائی جو حسب ذیل ہے،

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات

منجھلی صاحبزادی صاحبہ اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

اے صدر جہاں نظام اشرف ۱۳۴۴ھ | تا چند ملال رفتگان را
آن دختر بقا و روح ایمان ۱۹۲۵ء | بگزید حیات جاودان را
آن نیک نہاد دختر پاک ۱۳۴۴ھ | ایثار پدر نمود جان را
قربان نظام گشت و بگزاشت ۱۳۴۴ھ | اندازِ نکو جہانیان را
۱۳۴۴ھ

اس قطعہ کو جلسہ نے نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور مولانا ممدوح کو بہت کچھ خراج تحسین ملا،

اس کارروائی کے بعد جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ صدر مجلس استقبالیہ کھڑے ہوئے اور اُن متعدد حضرات کے خطوط اور تار پڑھ کر سنائے جنھوں نے ندوۃ العلماء کے ساتھ دلی ہمدردی اور دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے عدم شرکت جلسہ پر اظہار افسوس فرمایا تھا اُن میں سے چند ضروری خطوط اور مراسلوں کی نقل اور اقتباس حسب ذیل ہے۔

اقتباس خط جناب مولوی محمد حبیب الرحمان صاحب
نائب مہتمم دار العلوم دیوبند

از دفتر دار العلوم دیوبند — مورخہ ۱۹ - جمادی الاول ۱۳۴۴ھ

نمبر ۷۶۶

بگرامی خدمت مکرمی جناب میر غلام بھیک صاحب نیرنگ دام مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے گرامی نامہ پہونچا ندوۃ العلماء کے اجلاس مین خیال تھا کہ شرکت ہوگی لیکن جناب کے تشریف لیجانے کے بعد سے حضرت مہتمم صاحب کے چھوٹے صاحبزادے کی تکلیف مین اور اضافہ ہوگیا چنانچہ آج صبح بغرض علاج دہلی گئے ہین اسوقت جا رہا ہون اور غالبًا اتوار تک واپسی ہو ادھر حضرت مہتمم کو کئی روز سے دورے آرہے ہین مولوی شبیر احمد صاحب بوجہ ضعف سفر کے قابل نہین، مولوی مرتضیٰ حسن صاحب پرسون پٹنہ جا رہے ہین - ان عوارضات کی بناء پر غالبًا یہان سے اب کسی کی شرکت نہ ہوسکے - عدم شرکت پر مجھے بھی افسوس ہے امید کہ جناب بھی معذوری ہی خیال فرمائیں گے - والسلام

احقر حبیب الرحمٰن نائب مہتمم دار العلوم

اقتباس خط جناب مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی

حضرت میر معظم دام بالعز والمجد والکرم — السلام علیکم

کل بدایون آگیا انبالہ کے لیے پا بر کاب ہوں

اہلخانہ درد قولنج مین مبتلا - واحد میان ورم جگر و نوبتِ تپ میں صاحبِ فراش ہین

ہزارون آفتین ہین ایک ہم ہین کچھ عجب ہم ہین

آپ صرف دعا سے کشش کرین - ابھی بظاہر حالت قدم اٹھنا مشکل مگر قصد مستقل ہے -

حاضر ہوا تو ۲۹ کی صبح یا ۲۸ کی شام کو پہونچوں گا - نہ پہونچ سکون تو یہ سمجھ لیجیے کہ وقت تفکر و مبتلاے مصائب ہون

عبدالماجد

اقتباس خط جناب مولوی معین الدین صاحب اجمیر

ذوالمجد والکرم، وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - مکتوب گرامی نے ممتاز فرمایا مجکو بیحد ندامت لاحق ہو رہی ہے کہ آپ مجکو جلسہ کی شرکت کی دعوت دے رہے ہیں اور مین اپنی مجبوریون کی وجہ سے شرکت کا وعدہ نہین کر سکتا - والسلام

فقیر معین الدین کان اللہ لہٗ

نقل خط جناب مولوی حکیم ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب بی - ایس - سی - ایم بی - بی - ایس - (خلف مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب مرحوم سابق ناظم ندوۃ العلما

مکرم و محترم نیاز مندان عالیجناب نواب صاحب دامجدہٗ

سلام مسنون کے بعد گزارش ہے کہ گرامی نامہ موصول ہوا میری تمنا تھی کہ ندوۃ العلما کے

اس اجلاس میں جو عرصہ دراز کے بعد لکھنؤ سے باہر ہو رہا ہے ضرور شریک ہوں مگر یہاں آکر ایسی پریشانیوں مین مبتلا رہا کہ شرکت مشکل معلوم ہوتی ہے میرے بھانجون اور لڑکی کو یکے بعد دیگرے نمونیا ہوتا رہا اور مین بھی کچھ علیل ہو گیا کئی مسہل لینے کے بعد طبیعت درست ہوئی - اب خدا کے فضل سے سب اچھے ہین - ان پریشانیون کی وجہ سے اتنی یکسوئی نہ حاصل ہو سکی کہ جناب کی فرمایش بجالانے کیلئے کچھ لکھ سکتا اس لیے اور بھی اپنی شرکت اتنی ضروری نہین سمجھتا دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگون کو کامیاب فرمائے اور ندوۃ العلماء کے اغراض و مقاصد پورے کر کے مسلمانوں کو فلاح دارین سے بہرہ اندوز کرے -

نیازمند

عبدالعلی

۲۱ - نومبر ۱۹۲۵ء از دائرہ شاہ علم اللہ رح رائے بریلی

اقتباس خط جناب نواب محمد عمر دراز علیخان صاحب رئیس کرنال

کرنال ۲۷ - نومبر ۱۹۲۵ء

میر صاحب مجمع اخلاق زاد لطفہٗ - السلام علیکم

مہربانی نامہ دستی پہونچا ایک ماہ سے زائد ہوا کہ میری طبیعت خراب ہے ورنہ مین ضرور شریک جلسہ ندوۃ العلماء ہوتا مجھے خود اسکا افسوس ہے کہ اتنے قریب مسلمانون کا مجمع ہو اور مین شریک نہ ہوں - دعا ہے کہ یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام کو پہونچے - عمر دراز علی

نقل خط جناب نواب محمد سجاد علیخان صاحب رئیس کرنال

کرنال ۲۶ - نومبر سنہ ۱۹۲۵ء

مکرم بندہ جناب میر صاحب - السلام علیکم -

آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۲۰ - نومبر وصول ہوا مجھے نہایت افسوس ہے کہ بوجہ ناسازی طبع مین ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسہ مین ۲۸ - ۲۹ - نومبر کو شرکت سے معذور ہون دعا ہے کہ خداوند کریم جلسہ کو کامیاب کرے اور جملہ ان اصحاب کو جو ایسے متبرک جلسے کے کامیاب بنانے مین کوشش کرین اجر عظیم عطا فرمائے - آمین

سجاد علی خان

نقل مراسلہ جناب نواب اختر یار جنگ بہادر مولوی لطیف احمد صاحب اختر مینائی معتمد و ناظم امور مذہبی سرکار عالی حیدر آباد دکن

منجانب معتمد و ناظم امور مذہبی سرکار عالی
خدمت جناب ناظم صاحب ندوۃ العلماء لکھنؤ
نسبت شرکت جلسہ ندوۃ العلماء

بمقدمہ صدر نگارش ہے کہ افسوس ہے کہ اس زمانہ مین حصول رخصت کا موقع بلحاظ کار سرکاری نہین ہے ورنہ ضرور شرکت سے مسرت حاصل کی جاتی - فقط

محمد نجم الدین
مددگار ناظم و معتمد

نقل خط جناب مولوی عبیدالرحمان خان صاحب شروانی۔ ایم ایل سی۔ آنریری مجسٹریٹ و رئیس حبیب گنج ضلع علیگڈھ

جناب مکرمی و معظمی نواب صفی الدولہ حسام الملک صاحب مد الطافہٗ ۔ سلام سنت اسلام بعد واپسی دہلی نامۂ سامی مورخۂ ۱۷۔ نومبر ۱۹۲۵ء مجھے ۲۵ ماہ مذکور کو یہان ملا یاد آوری کا شکریہ ادا کرتا ہون ضابطہ کا دعوت نامہ پیشتر موصول ہوا تھا میرا ارادہ امسال سالانہ اجلاس ندوۃ العلما مین شرکت کرنے کا مصمم تھا لیکن جناب ہمشیرہ صاحبہ کی علالت کی وجہ سے پورے ایک ہفتہ مجھے دلّی مین قیام کرنا پڑا اور وہان سے واپسی پر ہجوم کار اسقدر رہا کہ باوجود سعی کامل مین روانہ نہین ہو سکا نیز بعض خانگی وجوہ بھی ایسے درپیش ہوئین کہ ارادہ پورا نہین ہو سکا اور اجلاس مین شریک نہ ہونے کی حسرت ہی باقی رہی۔

آیندہ سال کے اجلاس کے متعلق مناسب فیصلہ کیا گیا ہوگا براہ کرم بواپسی ڈاک فیصلہ مذکور سے آگاہ فرمائیے۔ شکر گزار ہون گا۔

امید کہ اس عریضہ کے پہونچنے تک آپ بخیریت مکان واپس آ گئے ہون گے اور ندوۃ العلما کا سالانہ اجلاس ہر نوع کامیاب رہا ہوگا۔

خاکسار

محمد عبید الرحمن حبیب گنج

۲۸ نومبر ۱۹۲۵ء

نقل خط جناب مولوی محمد دین صاحب بی-اے سابق ممبر کونسل ریاست بھاول پور

بھاولپور ۲۷- نومبر ۱۹۲۵ء

حضرت مخدومی زاد مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مین شمولیت جلسہ کے لیئے بالکل تیار تھا اور آج پہونچ بھی گیا ہوتا مگر آج چوتھا دن ہے کہ میری بھتیجی بعارضہ درد گردہ بیمار ہے آج اسوقت تک اُسکی طبیعت ایسی درست نہیں ہوئی کہ مین سفر پر نکلون مجھے عدم شرکت کی محرومی کا سخت ہی افسوس ہے عرفت ربی بفسخ العزائم- سابقہ چندہ کا روپیہ بھی ساتھ لاتا- مگر اب انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے لکھنؤ واپس پہونچنے پر بذریعہ منی آرڈر بھیجونگا بخدمت مخدومی حضرت مولانا سر رحیم بخش صاحب بہادر میری معذوری کا ذکر فرما دیجیے - والسلام مع الکرام

بندہ محمد دین

اقتباس خط جناب خان بہادر مولوی عبد الغنی صاحب وکیل کرنال

کرنال - ۲۷- نومبر ۱۹۲۵ء

بھائی صاحب - السلام علیکم، مین نے موٹر درستی کے واسطے کھلوایا تھا اسوقت تک درست نہین ہوا، علاوہ اسکے ایک پھوڑا اکل آیا ہے جسکی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہون، بشرطیکہ پھوڑا پھوٹ گیا، یکشنبہ کو شرکت کی کوشش کرون گا- والسلام

نیازمند
عبد الغنی

افسوس ہے کہ جناب مسیح الملک مولوی حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس دہلی،
مولانا عبد القادر صاحب قصوری، حاجی محمد موسیٰ خانصاحب رئیس دتاولی اور سید جالب صاحب
دہلوی اڈیٹر روزنامہ ہمدم کے خطوط دستیاب نہین ہوسکے اسواسطے مین انکے اقتباسات
دینے سے مجبور ہوگیا۔

انکے علاوہ اور بھی بہت سے چند محترم دوستون نے معذرت ظاہر فرمائی تھی مین
انکی شکرگزاری پر اس سلسلۂ بیان کو ختم کرتا ہون،

اسکے بعد پھر تعزیت کی مندرجۂ ذیل تجویزین صدارت کی جانب سے پیش ہوئین۔

تجویز نمبر ۱

(ب) یہ جلسہ اپنے دلی رنج کا اظہار مولوی عبید اللہ صاحب انصاری ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی
کی رحلت پر کرتا ہے، مرحوم ابتدا سے ندوۃ العلماء کے ارکان اور ہمدردان مین شامل تھے
اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے،

تجویز نمبر ۱

(ج) یہ جلسہ دلی تاسف مولوی مفتی محمد یوسف صاحب ندوی کے انتقال پر ظاہر کرتا ہے مرحوم دار العلوم
ندوۃ العلماء کے طالب علم تھے اور فارغ التحصیل ہوکر دار العلوم مین اُنھون نے نہایت قابلیت
کے ساتھ ادب عربی کا درس دیا اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو نعمت آخرت سے مالامال
فرمائے،

یہ دونون تجویزین بھی بالاتفاق منظور ہوئین اور تمام حاضرین نے بالاتفاق دعاے مغفرت مانگی،

جن الفاظ مین ان دونون قابلِ قدر ہستیون کی رحلت پر اظہار افسوس کیا گیا ہے درحقیقت وہ اسکے مستحق تھے، خصوصًا مولوی مفتی محمد یوسف صاحب ندوی کا عنفوان شباب مین ہم سب کو داغ مفارقت دینا سخت دل آشوب منظر تھا اور آپ لوگون کی وفات سے جو نقصان ندوہ کو پہونچا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی تلافی فرمائے اور مرحومین کو اپنے جوار رحمت مین جگہ دے،

جب اس ماتم سے فرصت ہوئی اور دلون مین کچھ سکون پیدا ہوا تو حسب ارشاد صدر انجمن، خاکسار نے بحیثیت ناظم ندوۃ العلماء دار العلوم کی سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی جو حسب ذیل ہے۔

رپورٹ سالانہ ندوۃ العلماء ودار العلوم

(نوشتہ جناب صفی الدولہ حسام الملک شمس العلما نواب مولوی سید محمد علی حسن خانصاحب ناظم ندوۃ العلما)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد واٰلہ وصحبہ وسلم

جناب صدر انجمن! علمائے کرام! ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء ومعزز حاضرین!

ابھی گزشتہ مارچ مین ندوۃ العلماء کا جلسہ سالانہ جس اسلامی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا تھا اور ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما کے ایک صدا پر آپ حضرات بزرگان ومحترمان قوم و ملت نے جس بے نظیر ہمدردی اور خلوص اور جوش کے ساتھ لبیک کہی اور جس شاندار مخلصانہ طریقہ سے حمیتِ اسلامی، غیرت قومی اور معارف نوازی کا ثبوت دیا وہ نہ صرف ہمارے دلون پر بلکہ تاریخ ندوۃ العلما کے صفحات پر ہمیشہ منقوش رہے گا اور آیندہ نسلین اس کو دلی محبت اور شکر گزاری و فخر ومباہات کے ساتھ ادب واحترام کی نگاہ سے دیکھا کرینگی

آپ حضرات چونکہ ندوۃ العلما کے اغراض و مقاصد سے بخوبی واقف ہین اس لیئے اُنکی تصریح کی یہان ضرورت نہین، صرف اسقدر عرض کردینا کافی ہے کہ اس نصف صدی مین رہنمایان قوم و ملت نے اپنی ان تھک کوشش و جانفشانی سے اسوقت تک جس قدر اسباب ترقی قوم و ملت کے دریافت کیئے اور اُن کا پتہ لگایا ہے اُن سب کا مجموعہ بلحاظ نتائج ندوۃ العلما کے مختصر مگر جامع اغراض و مقاصد مین مضمر اور موجود ہے اور یہی وہ چیز ہے جس نے مشاہیر علما، روشن ضمیر مشائخ، زمانہ شناس تعلیم یافتہ جماعت، رہنمایان قوم اور معارف نواز رؤسا ملت کی توجہ کو جذب کرلیا ہے اور جس کا جانفزا نظارہ آپ سب حضرات گزشتہ جلسہ سالانہ مین اپنی آنکھون سے ملاحظہ فرما چکے ہین،

بااین ہمہ ظاہر ہے کہ جو کام جسقدر اہم اور گران قدر ہوتا ہے اُس کی تکمیل کے لیئے بھی اسیقدر زیادہ کامل توجہ، سرگرمی، مستعدی اور فیاضانہ امداد کی ضرورت ہوتی ہے،

مین دیکھتا ہون کہ ندوۃ العلما کے دارالعلوم کی نامکمل عمارت اور اُس کی روزافزون ضرورتین ملک کے سامنے ہین لیکن افسوس ہے کہ وہ کسی طرح پوری نہین ہوتین، اسکی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہوسکتی ہے کہ ہمارے فیاض اور سیر چشم محترمان قوم کے دلون مین اُس کی اہمیت و عظمت کا پورا احساس جیسا کہ چاہیئے ہنوز جاگزین نہین ہوا ہے اور اسمین شبہ نہین کہ کسی قدر ہماری بھی کوتاہی ہے کہ ہم کو ندوۃ العلما کے اغراض و مقاصد جلیلہ کی جس پرزور طریقہ کے ساتھ اشاعت کرنی چاہیئے تھی وہ نہ کرسکے۔ بہرحال ہمارے لیے اور بزرگان قوم کیلیئے تلافی مافات کا اب بھی کافی موقع حاصل ہے،

حضرات! آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب مین ندوۃ العلما کا یہ اجلاس دوسری مرتبہ بائیس برس کے بعد ہو رہا ہے، اس سے پہلے پنجاب کے مشہور شہر امرتسر مین ندوۃ العلما کا اجلاس نہم و

اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء مین ہوا تھا، اُسوقت پنجاب کے زندہ دل، دردمند، زمانہ سے باخبر اور مقتدر حضرات نے جسقدر گرمجوشی اور خلوص کے ساتھ ندوۃ العلما کا خیر مقدم کیا تھا اُس کی شاندار یاد اب تک دلون مین تازہ اور موجزن ہے،

حضرات! یہ ندوۃ العلما کی خوش قسمتی ہے کہ پنجاب کے دردمند اور مقتدر حضرات نے اسکو دوسری مرتبہ دعوت دی ہے اور اُس کا یہ اجلاس ایسے صوبہ کی سرزمین پر دوبارہ منعقد ہو رہا ہے جس کی آب وہوا مین قومیت اور زمانہ شناسی کی ایک زبردست ہمہ گیر طاقت ہے اور کیا عجب ہے کہ یہ قدرتی طاقت قوم کے دلون سے برسون کی مردہ دلی کو فنا کرکے ندوۃ العلما کی آیندہ زندگی کو حیات جاوید کامرانی اور خوشگوار بنا دے،

سالے کہ نکو است از بہارش پیداست

اللہ اکبر! ابھی حال مین ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ کئی سال تک یکے بعد دیگرے ندوۃ العلما کا اجلاس ملتوی ہوتا رہا اور بفضلہ تعالیٰ ایک زمانہ اب ایسا آیا ہے کہ ابھی سال بھی پورا نہین ہوا ہے کہ اُس کا اجلاس بستم یہان منعقد ہو رہا ہے -

میرے محترم دوست اور ندوۃ العلما کے رکن انتظامی جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ بی - اے - ایل - ایل - بی - وکیل ہائیکورٹ (صدر مجلس استقبالیہ اجلاس بستم ندوۃ العلما اپنے دل مین ایک ایسا درد رکھتے ہین جس کے اثرات ظاہر ہین اور حقیقت یہ ہے کہ یہ جلاس انھیں کی توجہ فرمائی کا رہین منت ہے،

برین رواق زبرجد نوشتہ اند بہ زر   کہ جز نکوئی اہلِ کرم نخواہد ماند

یاد رفتگان

گزشتہ اجلاس نوزدہم ندوۃ العلماء مین بہت سی قابل قدر ہستیون کا قومی ماتم کیا جا چکا ہے، جن کے رنج و غم سے ہنوز دل لبریز ہے،

آہ! ابھی سال بھی پورا نہین ہوا تھا اور اُن لوگون کی جدائی کے داغ مٹنے بھی نہ پائے تھے کہ مولوی عبد اللہ صاحب انصاری ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علیگڈھ، رکن انتظامی ندوۃ العلماء نے اپنے انتقال پُر ملال کا ایک تازہ داغ اور دیا اور اپنی دائمی مفارقت سے ہم سب لوگون کے دلون کو مجروح کر گئے — انا للہ وانا الیہ راجعون ؂

مولانا مرحوم کا علم و فضل، زہد و تقویٰ، اور دیگر بزرگی کے صفات اُن مین ایسے تھے جن کو مدتون نگاہین ڈھونڈھین گی، افسوس کہ رفتہ رفتہ کیسے کیسے منتخب روزگار علماء ہم مین سے مفقود ہوتے جاتے ہین اور اُن کا کوئی صحیح جانشین نہین پیدا ہوتا۔

حضرات! اسی قسم کا دوسرا اندوہناک حادثہ دار العلوم ندوۃ العلماء کے سرمایۂ ناز فرزند مولوی مفتی محمد یوسف صاحب انصاری ادیب دار العلوم کی رحلت جانگسل کا ہے جو ۴۔ اگست ۱۹۲۵ء کی شام کو چند روز کی مسلسل علالت کے بعد ہم سب لوگون کو داغ جدائی دے گئے،

مرحوم نہایت پاک طینت، فرشتہ خصلت، نیک نفس اور عربی فن ادب کے ایک ہونہار فاضل تھے، — یہ دار العلوم کی بدقسمتی ہے کہ اُن کے علم و فضل سے طلباء دار العلوم ہمیشہ کے واسطے محروم ہو گئے ہین، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان برگزیدہ صفات لوگون کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلما

گزشتہ اجلاس سالانہ کے بعد دو مرتبہ مجلس انتظامی کا جلسہ طلب کیا گیا،
پہلا جلسہ ۱۷-۱۸-اکتوبر ۱۹۲۵ء کو منعقد ہوا جس مین اجلاس ستم ندوۃ العلما کا دعوت نامہ۔ بجٹ ۲۶-۱۹۲۵ء تعمیر دار الاقامہ کا اسٹمٹ اور نقشہ، مسودہ دستور العمل کتب خانہ کی منظوریان حاصل کی گئین،

علاوہ اس کے ارکان انتظامیہ اور معتمد مال کے انتخابات کی کاروائی عمل مین آئی اور مجھے مسرت ہے کہ اکثر بہترین ارکان منتخب ہوے ہین اور معتمد مال کا انتخاب ہمارے محترم کرم فرما جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کے حق مین ہوا ہے،
مجھے امید ہے کہ آپ کا انتخاب ندوۃ العلما کے لیے مفید ثابت ہو گا اور جناب ممدوح اس کی مالی حالت کو بہتر سے بہتر بنانے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔

علاوہ ان سب باتون کے اندرونی نظم و نسق سے متعلق متفرق امور طے ہوے ہین،

دوسرا جلسہ ۲۷-نومبر ۱۹۲۵ء کو منعقد ہوا، جس مین اندرونی انتظامی امور اور ترتیب عمل سے متعلق باتین طے ہوئین،

مجلس نظامت

مجلس نظامت کا ایک غیر معمولی جلسہ یکم مبر ۱۹۲۵ء کو طلب کیا گیا، جس مین طلباے دار العلوم کی بعض شکایتون اور اُن کے قیام وغیرہ کے انتظام کے متعلق

امور پیش ہوے اور غور و بحث کے بعد ان سب باتون کا انتظام او رقابل اطمینان طریقہ پر انسداد کر دیا گیا،

کتب خانہ

کتب خانہ کا انتظام بدستور سابق ہے اور اس قلیل مدت مین کوئی جدید معقول اضافہ کتابون کا نہین ہوا، مرمت و جلد بندی کا کام پابندی کے ساتھ ہو رہا ہے، مزید الماریون کی شدید ضرورت ہے جسکی تیاری اور فراہمی کی فکر غالب ہے،

تعمیرات

یہ محکمہ بھی بند پڑا ہے سب سے زیادہ ضرورت تعمیر دارالاقامہ کی ہے، اس مد کا جو کچھ روپیہ ندوۃ العلماء کے خزانہ مین موجود ہے اُس سے کام شروع کر دینے کا خیال تھا اور اسی وجہ سے نقشہ اور جدید تخمینہ بنوایا گیا تھا جو جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۷ - اکتوبر ۱۹۲۵ء مین پیش ہو کر منظور ہوا مگر افسوس ہے کہ اس جلسہ نے اس تخمینہ اور نقشہ کو منظور کرتے ہوئے یہ بھی طے کر دیا کہ جب تک پچاس ہزار روپیہ اس مد کا ندوہ کے خزانہ مین جمع نہ ہو جائے تعمیر کا کام شروع نہ کیا جائے اس وجہ سے مجبوراً کام شروع نہین کرایا گیا،

دوسرے جلسۂ انتظامیہ مین اس تجویز پر نظر ثانی ہوئی اور بالاتفاق یہ قرار پایا کہ جسقدر روپیہ اس مد کا موجود ہے اُس سے جتنے کمرے بن سکین اُن کے بنوانے کا انتظام کیا جائے

اور جون جون رقم وصول ہوتی جاتے اُس کی تعمیر کو وسیع کیا جائے اس تجویز کی تعمیل مین بظاہر کوئی امر اب مانع نہین ہے اس لیے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد کام شروع کرادیا جائیگا اور اب یہ تجویز قرار پائی ہے کہ کمرون کی تعمیر دو قسم پر مبنی ہوگی، ایک قسم کے وہ کمرے ہون گے جنکی لاگت حسب اعلان سابق پندرہ سو روپیہ ہوگی اور دوسری قسم کے وہ کمرے ہین جنکی لاگت تقریبًا ساڑھے تین ہزار روپیہ ہوگی،

اجلاس نوزدہم ندوۃ العلما مارچ ۱۹۲۵ء

کی

تجویزین

اجلاس نوزدہم ندوۃ العلما مین جو تجویزین منظور ہوئی تھین اُن مین سے تجویز نمبر ۶ و ۷ عملی تھیں اور اس لیے اس قابل ہین کہ اُنپر تفصیل کے ساتھ تبصرہ کیا جائے اس لیے سب سے پہلے مین تجویز نمبر ۶ کو لیتا ہون جو حسب ذیل الفاظ مین منظور ہوئی تھین۔

تجویز نمبر ۶

ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے دارالاقامہ کی تعمیر کے لیے ہر صوبہ سے کم از کم دس ایسے کمروں کے بنوانے کی درخواست کرتا ہے جن مین سے ہر کمرہ مین تین طالب رہ سکین، ہر کمرہ کی لاگت ڈیڑھ ہزار ہوگی اور مجموعی دس کمرون کی پوری لاگت پندرہ ہزار ہوگی، امید ہے کہ ہر صوبہ کے مسلمان اپنے اپنے صوبہ کی طرف سے دارالاقامہ کی تعمیر کے لیے پندرہ ہزار کی رقم

مہیا کرین گے ، اس رقم کی فراہمی کے لیے ہر صوبہ مین وفد بھیجا جائے ، جس مین ہر صوبہ کے اندر کام کرنے کے لیے اُس صوبہ کے چند مقامی اشخاص کو بھی شریک کرلیا جائے ،،

اس تجویز کو عملی شکل مین لانے کے لیے مختلف صوبون کے دورے شروع کیے گئے اور ابتک جاری ہین ، اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری نے جنکی معیت مین مولانا غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء بھی تھے گرمی اور لون کے زمانہ مین اضلاع اودھ کا دورہ فرمایا اور چند دنون کے دورہ مین اٹھارہ سو (۱۸۰۰) سے کچھ زائد نقد وصول فرمایا اور دو ہزار روپیہ کے وعدے لیے لیکن افسوس ہے کہ ناموافق حالات کو دیکھکر بمقتضاے وقت دورہ کو ملتوی فرما دیا ،

جناب ممدوح کو ہر وقت اسکی فکر غالب ہے کہ جونہی حالت موافق ہوگی اس سلسلہ کو پھر شروع فرمائین گے اور گرد و پیش کے تمام حالات پر نظر کرتے ہوئے مجکو اس کی توقع ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دس ہزار روپیہ آپ بآسانی فراہم کرلین گے ،

اسی طرح صوبۂ بہار کا دورہ جناب محترم مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے فرمایا اور برسات کے دنون مین خرابی اور دقت سے دیہاتون کا دورہ کرکے جو کچھ بھی وصول کیا وہ غنیمت ہی غنیمت معلوم ہوتا ہے ، آپ نے بھی موسم کے ناموافق ہونے کی وجہ سے مجبوراً اپنے دورہ کو ملتوی فرما دیا ،

آپ کے ذریعہ سے ابتک جو رقم وصول ہو چکی ہے اُس کی میزان (۲۶۶۰ ؏ ۶) دو ہزار چھ سو ساٹھ روپیہ چھ آنے ہے ،

صوبہ بمبئی، گجرات اور اُس کے مضافات کا دورہ جناب محترم مولانا شوکت علی صاحب سکریٹری مرکزی خلافت کمیٹی اور جناب مولانا مسعود علی صاحب نے فرمایا اور مبلغ (سمعہ ۶۰۶۹) چھ ہزار اُنھتر روپیہ سات آنے آپ کے ذریعہ سے وصول ہوئے۔

اسی کے ساتھ مجلو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جناب مولانا شوکت علی صاحب نے اس دورہ مین بڑی بڑی تکلیفین برداشت فرمائی ہین بمبئی اور گجرات کے مضافات کے دورہ مین میلون آپ کو پیدل بھی چلنا پڑا،

یہ آپ کا سچا اسلامی جذبہ تھا جس کی دُھن مین آپ نے ایسی تکلیف گوارا فرمائی، اللہ تعالیٰ جزاے خیر عطا فرمائے۔

بہرحال ان بڑی بڑی رقمون کے علاوہ متفرق طور سے بھی کچھ رقمین وصول ہوئی ہین جنکو ملاکر (عہ ۱۰۶۱۳) دس ہزار چھ سو تیرہ آنے اب تک وصول ہو چکے ہین، اور مبلغ دس ہزار روپیہ جناب نواب صدر یار جنگ بہادر کے ذریعہ سے موعود ہین جن کے جلد وصول ہو جانے کی امید ہے،

بمبئی سے اور بھی بڑی بڑی رقمین وصول ہو جاتین مگر افسوس ہے کہ وہان بھی حالات کے ناموافق ہونے کے باعث مجبوراً کام کو بند کر دینا پڑا،

یہ عجب سوء اتفاق ہے کہ ہر جگہ ایک سی حالت پیش آئی اور جہان جہان دورہ کا کام شروع کیا گیا وہان اُسکو ملتوی کر دینا پڑا۔

افسوس ہے کہ اور صوبون مین تنگی وقت کے سبب سے ہنوز کوئی کوشش عمل مین نہین آئی اگر ندوۃ العلماء کا یہ اجلاس پورے ایک سال کے بعد ہوتا تو وقت یقیناً اور صوبون کے متعلق بھی معقول تعداد چندہ کی دکھائی جا سکتی،

چونکہ اس تجویز کی تکمیل نہین ہوئی ہے اسواسطے آیندہ بھی اس کی کارروائی جاری رہیگی

تجویز نمبر ۷ مندرجہ ذیل منظور ہوئی تھی،

تجویز نمبر ۷

دار العلوم کے شعبہاے تعلیم مین ایک تبلیغی درجہ قائم کیا جائے جو لائق مبلغین پیدا کرے اور تبلیغ کے لیے ضروری رسائل وکتب مہیا کرتا رہے بشرطیکہ تبلیغی انجمنین اور ہمدرد افراد قوم ضروری سامان مہیا کرنے کا ذمہ لیں،،

اس مین شک نہین کہ یہ تجویز نہایت ضروری، نہایت کار آمد اور نہایت مفید تھی اور ہے لیکن اصل سوال سرمایہ اور روپیہ کا ہے، ندوة العلما کی مالی حالت موجودہ انتظام کے بار کی بھی متحمل نہین ہے اور اس کا برقرار رکھنا ہی دشوار سے دشوار تر نظر آرہا ہے، ایسی حالت مین اس تجویز کو عملی شکل مین لانے کے لیے کسی طرح جرأت اور ہمت نہین ہوتی،

لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا

وظائف

گزشتہ رپورٹ مین وظائف کی جانب توجہ دلائی گئی تھی، خدا کا شکر ہے کہ فی الجملہ اس کی طرف سے اطمینان پیدا ہوگیا ہے اور دردمند مسلمانون کو اس کا احساس ہونے لگا ہے کہ درحقیقت عربی خوان طالب علمون کو وظائف دینا اور ان کو علم دین سے بہرہ اندوز

کرادینا فارغ البال اور ذی مقدرت مسلمانون کی زندگی کا جزو لاینفک ہے، خدا کرے کہ اُن کا یہ احساس دائمی ہو، مین کسی قدر مسرت کے ساتھ اس کا اعلان کردینا چاہتا ہون کہ بجائے پچیس وظائف کے اس مرتبہ تیس وظیفے عام کر دیئے ہین اور اسکے علاوہ آٹھ خاص وظیفے دیئے جا رہے ہین،

یعنی بمقابلہ سالگزشتہ کے تیرہ وظیفون کا اس مرتبہ اضافہ کیا گیا ہے اور حاجتمند طلبہ اس سے مستفید ہو رہے ہین. لیکن باوجود اس اضافہ کے بھی بہت سے حاجتمند طلبہ کی درخواستین بڑی حسرت کے ساتھ مسترد کردینا پڑین، ضرورت اس کی ہے کہ جہان تک بھی ممکن ہو اس صیغہ کا دائرہ وسیع کیا جائے اور ملک سے اُس کے واسطے کافی امداد حاصل ہو۔

دارالعلوم کا نصاب تعلیم

ترمیم اور اصلاح نصاب کا مسئلہ ایسا مہتم بالشان ہے کہ اسی پر قومون کی ترقی اور زوال کا دارومدار ہے اور اسی وجہ سے قدیم نصاب تعلیم کو زمانۂ حال کے مطابق بنانے کا خیال سب سے پہلے بانیان ندوۃ العلما کو محسوس ہوا اور ابتداے قیام ندوۃ العلماء سے لیکر اسوقت تک جو کم و بیش تیس سال کا زمانہ ہوتا ہے وقتاً فوقتاً برابر اُس مین ترمیمین ہوتی رہی ہین اور اُس کے مطابق تعلیم کا انتظام اور بندوبست ہوتا رہا ہے، گزشتہ اجلاس سالانہ کے موقع پر اس بات کا پُرزور مطالبہ کیا گیا تھا کہ دارالعلوم کا نصاب تعلیم اصلاح و ترمیم کا محتاج ہے،

اُسوقت سے نصاب کمیٹی برابر اسپر غور کر رہی ہے اور جناب مولانا سید سلیمان صاحب معتمد

دار العلوم نے نصاب جدید محترم ارکان کی خدمت مین روانہ کردیا ہے چونکہ ابھی تک متفقہ فیصلہ نہین ہوا ہے اس لیے بالفعل صرف تین ابتدائی درجون کے نصاب مین ہنگامی طور پر ترمیم کردی گئی ہے اور اس بات کی توقع ہے کہ اس مرتبہ جو نصاب تعلیم مرتب ہوگا وہ انشاء اللہ تعالی ہر پہلو سے مکمل اور مفید ہوگا اور غالبًا ایک عرصہ تک اسمین تغیر و تبدل کی ضرورت نہ پڑے گی اور امید ہے کہ آغاز جون ۱۹۲۶ء سے اسکے مطابق تعلیم شروع ہوجائیگی؛

تعلیمی حالت

اور

دار الاقامہ کی ضرورت

تعلیمی حالت جیسے پہلے تھی ویسی ہی اب بھی ہے اور تعلیم کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش جس طرح پہلے تھی اسی طرح اب بھی جاری ہے۔

ہر فن کے ماہر اساتذہ موجود ہین، طلبہ کا اضافہ بھی برابر ہو رہا ہے، جس کا اندازہ حسب ذیل نقشہ سے ظاہر ہوگا، لیکن تعلیم و تربیت کے خاطر خواہ انتظام میں جو چیز حائل ہے وہ دار الاقامہ (بورڈنگ ہوس) کی کمی ہے،

اگر خدا کا فضل شامل حال ہوا اور طلبہ کے رہنے کے واسطے کمرے تیار ہوجائین (جیسی کہ تجویز ہے) تو بہت سی مشکلات اور شکایات خود بخود دفع ہوجائینگی،

نقشہ تعداد طلبہ

بورڈر	غیر بورڈ	مستطیع	غیر مستطیع	میزان
۱۴۱	۲۴	۱۳۵	۳۰	۱۶۵

نتائج امتحان سالانہ مارچ ۱۹۲۵ء

مارچ ۱۹۲۵ء میں جو سالانہ امتحان ہوا تھا اُس میں حسب مندرجہُ ذیل تیرہ طلبہ فارغ التحصیل ہو کر نکلے ہیں،

(۱)	مولوی محمد عقیل صاحب ولد مولانا ابو الخیر صاحب	جون پور
(۲)	مولوی عبدالرحمان صاحب کاشغری ولد عید صاحب	کاشغر
(۳)	مولوی شاہ محمد جعفر صاحب ولد مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری	پھلواری شریف ضلع پٹنہ
(۴)	مولوی علی اعلیٰ صاحب ولد مولانا ابو الخیر صاحب	جون پور
(۵)	مولوی محمد صابر صاحب ولد عبد المجید خانصاحب	موضع سکتی ضلع اعظم گڈھ
(۶)	مولوی حافظ محمد اسلم صاحب ولد حافظ ابو القاسم صاحب	بہرائچ
(۷)	مولوی حافظ محمد منیر صاحب ولد سید حسن شاہ صاحب	یحییٰ گنج لکھنؤ
(۸)	مولوی سید محمد صاحب ولد مولوی سید حکیم الدین صاحب مرحوم	استھانوان ضلع پٹنہ
(۹)	مولوی احمد مصطفےٰ صاحب ولد مولوی محمد صاحب	ڈیانوان ضلع پٹنہ
(۱۰)	مولوی عبد المجید صاحب پونوی ولد مولوی عبدالرحمان صاحب	پونہ
(۱۱)	مولوی سید نذیر احمد صاحب ولد سید نواب علی صاحب	اہرولی سادات ضلع بارہ بنکی
(۱۲)	مولوی سید عبد السلام صاحب ولد رسول بخش صاحب	سترکھ ضلع بارہ بنکی
(۱۳)	مولوی ابو محمد عبداللہ صاحب ولد حکیم محمد ادریس صاحب	ڈیانوان ضلع پٹنہ

(صفی الدولہ حسام الملک) محمد علی حسن (خان)

ناظم ندوۃ العلما۔ ۲۰ نومبر ۱۹۲۵ء

جب مین اپنی رپورٹ ختم کر چکا تو پھر صاحب صدر انجمن نے جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس و معتمد مال ندوۃ العلما کا حاضرین سے تعارف کرایا اس کے بعد جناب منشی صاحب ممدوح نے صیغۂ مال ندوۃ العلما کی سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی اور گوشوارہ آمد و صرف ندوۃ العلما بابتہ سنہ ۱۹۲۵و۲۶ع کی ایک ایک مد کو پڑھکر سنایا۔ اور جلسہ سے اس کی منظوری طلب کی جسکو تمام حاضرین نے منظور کیا۔ رپورٹ اور گوشوارہ حسب ذیل ہے،

رپوٹ صیغہ مال ندوۃ العلما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوشتہ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس و معتمد مال ندوۃ العلما

ندوۃ العلما اور دار العلوم

کی

مالی حالت اور اُسپر تبصرہ

اجلاس نوزدہم ندوۃ العلما مین آمد و صرف کے پانچ گوشوارے بابتہ سنہ ۱۹۲۰و۲۱ع و سنہ ۱۹۲۱و۲۲ع

سنہ ۲۲و۱۹۲۳ع، سنہ ۲۳و۱۹۲۴ع جو بعرض منظوری پیش کیے گئے تھے اُنپر تبصرہ کرتے ہوئے سب سے آخری گوشوارہ سنہ ۲۳و۲۴ع کی بابت جن خیالات کا اظہار کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۴ع کو اگرچہ ندوۃ العلما کے خزانہ مین مبلغ ([illegible] ۱۴۴-۱۸۱- ۳۳) جمع تھی، لیکن اس کا بیشتر حصہ تعمیر دار الاقامہ، تعمیر مسجد اور سرمایہ محفوظہ کا ہے جس کو ندوۃ العلما اور دار العلوم کی روز مرّہ ضرورتون پر کسی طرح صرف نہین کیا جا سکتا اور یہ کہ اخراجات کے مقابلہ مین آمدنی کی مقدار بہت کم ہے،

چونکہ اجلاس نوزدہم کے زمانہ مین حسابی سال، تمام نہین ہوا تھا اسواسطے سنہ ۲۵و۱۹۲۶ع کا گوشوارہ اسوقت منظوری کے لیے پیش نہین کیا جا سکا اور نہ سال زیر بیان کے آمد و صرف کی نسبت تفصیل کے ساتھ بحث کی جا سکی،

اب یہ گوشوارہ جو جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۷-۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ع کا منظور شدہ ہے، ضابطہ کی منظوری کے واسطے پیش کرتے ہوئے یہ عرض کر دینا چاہتا ہون کہ اُس وقت جن خیالات کا اظہار کیا گیا تھا وہ درحقیقت صحیح تھا،

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ منجملہ مبلغ ([illegible]) کے ([illegible]) طلبا دار الاقامہ کی فیس کے تھے جن کا حساب علیحدہ کر کے مستقل کھاتہ بھی امپیریل بنک مین کھول دیا گیا ہے اور مبلغ ([illegible]) تعمیر دار الاقامہ کا مبلغ ([illegible]) سرمایۂ محفوظہ کا مبلغ ([illegible]) انجمن المعین کی امانت کا اس مین مخلوط ہے،

ان سب حسابون کو علیحدہ کرنے کے بعد ندوۃ العلما اور دار العلوم کی روز مرّہ ضرورتون کے لیے دراصل صرف مبلغ ([illegible]) کی توفیر تھی اور سال مختتمہ سنہ ۲۴و۱۹۲۵ع مین واقعی آمدنی مبلغ ([illegible]) ہوئی اور بمقابلہ اس کے مبلغ ([illegible]) کا واقعی صرفہ ہے۔

۲۲۹۰۵-۲-۶
پچھلی توفیر اور سال مختتمہ کی آمدنی کو شامل کرنے کے بعد کل میزان مبلغ (۲۲۹۰۵-۲-۶)

ہوتی ہے باوجود اس کے بھی مبلغ (۹۱۸-۱۳-۱۲) کا صرفہ زیادہ ہے۔

علاوہ اس کے سنہ رواں ۱۹۲۶-۲۵ء کے بجٹ مین کم و بیش مبلغ پندرہ ہزار روپیہ

کی کمی بمقابلہ آمدنی کے معلوم ہوتی ہے، یہ کمی روزمرہ کی معمولی ضرورتون کے مقابلہ مین ہے۔

اس بجٹ کی آمدنی کی میزان مبلغ (۱۴) اور خرچ کی مبلغ (۱۲-۲-۴۱۲۹)

ہے جس سے مندرجہ بالا بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ عمارت دارالعلوم کی تکمیل کے لیے ساٹھ ہزار روپیہ (۶۰۰۰۰) اور تعمیر دارالاقامہ

کے واسطے تہتر ہزار (۷۳۰۰۰) کی ضرورت اور حاجت ہے،

تعمیر مسجد کے لیے اس سے بالکل علیحدہ اک کثیر رقم درکار ہے،

کسی قدر اس سے اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ گزشتہ اجلاس کے بعد سے اسوقت تک

دس ہزار روپیہ سے زیادہ کی رقم باوجود حالات ناموافق ہونے کے تعمیر دارالاقامہ کے واسطے

جمع ہو گئی ہے،

وظائف کے بڑھانے کی حاجت تھی، ایک حد تک اس مین کامیابی ہوئی۔ اور

بجائے ۲۵ وظیفون کے ۳۰ وظیفے کر دیے گئے ہین اور وظائف خاص جو دیے جا رہے

ہین وہ اس سے علیحدہ ہین،

اگرچہ دشواری کا خدشہ تھا لیکن خدا کے فضل سے بعد منظوری بجٹ کے مزید اکیس (۲۱) روپیہ ماہوار کے وظائف کی اطلاع آ گئی،

سیٹھ جمال محی الدین صاحب مدراسی نے پچاس (۵۰) روپیہ ماہوار وظیفہ کے واسطے عنایت

فرمایا ہے جو بڑی شکرگزاری کا باعث ہے،

علاوہ اس کے فاطمہ بی بی ٹرسٹ بمبئی سے بیس بیس روپے ماہوار کے دو وظیفے منظور ہوسے ہین جو عنقریب جاری ہوجائین گے،

اور درگاہ کمیٹی بہرائچ سے دس روپیہ ماہوار کا مزید ایک وظیفہ منظور ہوا ہے۔

اسی طرح مسٹر وحید الدین صاحب بیرسٹر بہرائچ نے دس روپیہ ماہوار کا وظیفہ عنایت فرمایا ہے

یہ سب رقوم وہ ہین جو بجٹ سنہ روان کی منظوری کے بعد حاصل ہوئی ہین،

اور عام اغراض ہین مبلغ تیس روپیہ ماہوار مستقل چودھری محمد دین صاحب رئیس امرتسر نے مولانا غلام محمد صاحب شملوی کی کوشش سے جاری فرمایا ہے،

ندوۃ العلما (چندہ بلا تفصیل)	۱	۹۰۱-۱۰-۹۰	[illegible]
عام اغراض ندوۃ العلماء	۲	۱۹۰۰-۹-۳	[illegible]
چندہ رکنیت ندوۃ العلما	۳	۱۲۳۳	[illegible]
چندہ معاونت ندوۃ العلما	۴	۱۵۹-۸	[illegible]
کتب خانہ ندوۃ العلما	۵	۱۱-۳	[illegible]
وظائف عام وخاص (مع آمدنی زکوٰۃ)	۶	۳۳۴ ۱۴	[illegible]
دار العلوم	۷	۱۰۵ ۲۱	[illegible]
حاصلات اراضی دار العلوم	۸	۲۴۶	[illegible]
فیس داخلہ	۹	۹۶	[illegible]
تعمیر درسگاہ دار العلوم	۱۰	۶۹۳	[illegible]
میزان کل واقعی آمدنی	۱۱	۱۹۰۹۸-۶	[illegible]
لہ بقایا سابق لغایۃ ۳۱ مارچ ۱۹۲۴ء	۱۲	۳۳۷۱۴-۳-۴	[illegible]
۲ بقایا ۳۱ مارچ ۱۹۲۵ء	۱۳	۲۵۹۳۸-۹-۱۱	[illegible]

(۱) منجملہ تحویل کے دو ہزار نو سو چہتر روپیہ ۲ پائی ( ) دار الاقامہ کے شامل ہیں جسکا حساب علاوہ بریں امپیریل بینک مین کھولا گیا اور اس تحویل سے منہا ہوا

(۲) تعمیر دار الاقامہ کی مد کا روپیہ بارہ ہزار پانچ سو ستتر روپیہ آٹھ آنے گیارہ پائی ( ) اسی تحویل مین شامل تھی اور اب بھی ہے۔

(۳) منجملہ سرمایۂ محفوظہ جس کی تعداد دس ہزار سات سو چھپن روپیہ چودہ آنے ( ) تھی بمنظوری تعمیر درسگاہ کی مدین بطور قرض مبلغ چھ ہزار روپیہ ( ) لینا منظور ہوے تھے اب سرمایہ محفوظہ کے مبلغ چار ہزار سات سو چھپن روپیہ چودہ آنے ( ) شامل تحویل ہین۔

(۴) اور تعمیر مسجد کے دو ہزار چھ سو اناسی روپیہ چار آنے دس پائی ( ) بھی شامل ہیں۔

(۵) طلبہ کی ایک انجمن المعین کے نام سے قائم ہے جس کی امانت (نو سو چھیالیس روپیہ دس آنے تین پائی ( ) شامل تھی اور اس سال بھی شامل ہے۔

ان سب حسابون کو علیحدہ کرنے کے بعد دار العلوم اور ندوۃ العلماء کی تعداد بہت تھوڑی رہ جاتی ہے یعنی صرف تین ہزار آٹھ سو چھ روپیہ تیرہ آنے دو پائی ( ) عرصہ سے جلسہ سالانہ نہونے کی وجہ سے آمدنی کم ہو گئی۔ اور امید ہے کہ اب یہ حالت نہ رہے گی اس لیے کہ سلسلۂ کوشش تبلیغ جاری ہے اور جلسۂ سالانہ کے انعقاد کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے مگر باوجود ان سب باتون کے غیر معمولی توجہ کی ضرورت ہے۔

نقشہ واقعی مصارف ندوۃ العلماء و دار العلوم از ابتدائے اپریل ۱۹۲۴ء لغایت آخر مارچ ۱۹۲۵ء

تنخواہ ملازمین ندوۃ العلماء	۱	۱۳۹۰
ڈاک ندوۃ العلماء	۲	۱۷۹-۱۴-۶
متفرقات ندوۃ العلماء	۳	۹۵-۶-۳
طبع ندوۃ العلماء	۴	۳۸۴-۶
منجملہ مصارف جلسۂ سالانہ	۵	۱۸۱-۵-۹
تنخواہ وکلاء	۶	۱۸۲۰
سفر خرچ وکلاء	۷	۴۵۹-۳
سفر خرچ عہدہ داران	۸	۱۴-۱۵-۹
کتب خانہ	۹	۱۱۴۵-۱۰-۳
وظائف عام و خاص (معہ رقم زکوۃ)	۱۰	۲۷۸۵-۴-۶
لباس طلبائے غیر مستطیع	۱۱	۷۵-۲
تنخواہ ملازمین دار العلوم	۱۲	۱۰۲۱۴-۴-۹
طبع دار العلوم	۱۳	۲۱۵-۸
ڈاک دار العلوم	۱۴	۳۲-۱۴-۶
متفرقات و سائر خرچ دار العلوم	۱۵	۵۹۶-۲-۳
فرنیچر دار العلوم	۱۶	۲۵۰
لگان اراضی دار العلوم	۱۷	۱۸۷-۴-۴
مرمت و صفائی دار العلوم باورچیخانہ	۱۸	۱۹۵-۱-۹
کرایہ میلا گاڑی	۱۹	۹۶
دار المعلومات	۲۰	۳۶
بقیہ تعمیر درس گاہ دار العلوم	۲۱	۳۳۷۸-۱۵-۶
بابتہ نقشہ خام تعمیر دار الاقامہ خواجہ عزیز الدین صاحب	۲۲	۱۰۰
میزان کل واقعی مصارف	۲۳	۲۳۰۲۳-۱۳-۶

سید [illegible] ندوی
مددگار ناظم ندوۃ العلماء

محمد احتشام علی
اکاؤنٹنٹ ندوۃ العلماء ۱۹۲۵ء

سال بھر کی عملی کارروائیون کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد مولوی عبد الرحمان صاحب ندوی نگرامی نے "مقاصد ندوۃ العلما پر" ایک مؤثر اور دلگداز تقریر کی جس کو تمام حاضرین نے بڑی دلچسپی کے ساتھ سنا اور نہایت ہی محظوظ ہوئے،

اس تقریر مین مقرر نے روحانیت و مادیت کی جو کشمکش موجودہ زمانہ مین ہے اسپر تفصیل سے بحث کی اور بتایا کہ موجودہ زمانہ کی فضا اور تعلیم نے خیالات مین ہیجان اور بے اطمینانی پیدا کردی ہے، خصوصًا اسکول وکالج کے طلبہ زیادہ غیر مطمئن ہین، الحاد و دہریت کے خیالات اور شکوک اُن کے دلون مین ہین لیکن وہ سوسائٹی کے خوف سے اپنے خیالات ظاہر نہین کرتے، بڑی عمر کے لوگون مین بھی یہ خیالات پھیل رہے ہین جو دو تمدنون کے ٹکرانے کا قدرتی نتیجہ ہے، اسی سلسلہ مین آپ نے بتایا کہ ہندوستان تمام مذاہب کا جنکشن ہے، اور یہان مختلف مذاہب اور مختلف فلسفون کا اثر پڑا ہے،

آپ نے بتایا کہ ہر قسم کے خیالات ملک مین شائع ہو رہے ہین ہم طلبہ کو اس لٹریچر کے مطالعہ سے روک نہین سکتے نہ کتابون کا شائع کرنا مسدود کیا جا سکتا ہے، لوگون کو رہبر و ہادی کی تلاش ہے اور وہ اطمینان قلب کے متمنی ہین لیکن وہ انکو میسر نہین، آپ نے بتایا کہ ہمکو اپنے بزرگون کی اُن کوششون کو جو اُنھون نے مذہب کی حمایت مین کین حقیر نہین سمجھنا چاہیئے، اس زمانہ کے فلسفہ کے مقابلہ مین اُنھون نے جو چیزین پیش کین وہ کافی تھین لیکن اب حالات بدل گئے ہین، آخر مین آپ نے اسلام کی حقیقی تعلیم پر بحث کر کے بتایا کہ آج بھی صرف اسلام ہی کی صحیح تعلیم لوگون کے اطمینان قلب کا سامان بہم پہونچا سکتی ہے اسکے علاوہ تمام تحریکین مثلاً امپیریلزم اور بالشویک تحریک فیل ہو چکی ہے، چونکہ وقت تنگ ہو گیا تھا اسواسطے آپ کو اپنی تقریر ختم کردینا پڑی اور یہ اجلاس اول ۱۲ بجے کے بعد برخاست ہوا،

اجلاس دوم

منعقدہ ۱۱۔جمادی الاخری ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۸۔نومبر ۱۹۲۵ء روز شنبہ

وقت

۲بجے بعد دوپہر سے ۴بجے سہ پہر تک

حسب معمول پھر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اور سب سے پہلے جناب مولانا شاہ نظام الدین صاحب جہری واعظ ممالک محروسہ اعلیحضرت حضور نظام نے تبرکاً چند آیتیں کلام مجید کی نہایت درد انگیز لہجہ مین تلاوت فرمائین،

اسکے بعد "حیات قرانی" پر جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمان خانصاحب شروانی صدر الصدور امور مذہبی ممالک محروسہ اعلیحضرت حضور نظام نے ایک جامع مانع اور پر مغز تقریر فرمائی جس سے حاضرین کے قلوب نہایت متأثر ہوئے

اس تقریر کی خوبی خود اس کا عنوان بتلا رہی ہے نواب صدر یار جنگ بہادر جس حسن اسلوب سے ایک ایک بات کو واضح کر کے دلنشین کر رہے تھے اُس کی تعریف سے میری زبان قاصر ہے،،

آپ کی یہ تقریر کامل دو گھنٹے جاری رہ کر ۴ بجے سہ پہر کو ختم ہوئی اس کے بعد اجلاس برخاست ہوا اور حسب معمول آٹھ بجے شب سے وعظ کے جلسہ عام کا اعلان کیا گیا،

اجلاس سوم

منعقدہ ۲۵ جمادی الاخری ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۲۵ء یکشنبہ

وقت

۹ بجے قبل دوپہر سے ۱۲ بجے دوپہر تک

جلسہ کی کارروائی ٹھیک ۹ بجے شروع ہوئی اور سب سے پہلے مولانا قاری عبدالسلام صاحب عباسی نے قرآن کریم کی چند آیتین تبرکاً ایک پُردرد لہجہ مین تلاوت فرمائین پھر ایک نابینا حافظ صاحب کھڑے ہوئے اور نہایت خوش الحانی کے ساتھ ایک نعتیہ نظم پڑھی جس سے حاضرین جلسہ بہت ہی محظوظ ہو رہے تھے اسکے بعد مولوی عبدالحمید صاحب متعلم دارالعلوم ندوۃ العلماء نے "اتحاد و اخوت اسلامی کی ضرورت پر" تقریر کی اور بتایا کہ اسلام نے مسلمانون کو واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کی تعلیم دی ہے اور یہ اسلام ہی کا اثر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صحابۂ کرام مین باہم اخوت و محبت تھی اور تمام مسلمان جسم واحد کا حکم رکھتے تھے، یہ ایسی بڑی نعمت تھی کہ خود اللہ عزوجل نے رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے ذریعہ سے مسلمانون کو یاد دلائی اور فرمایا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم الآیۃ لیکن آج یہ حالت ہے کہ ہم مسلمانون مین صدہا جماعتین مختلف نامون سے موسوم مین مثلاً سُنی، شیعہ، حنفی، شافعی، قادیانی وغیرہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اسلام کی صحیح تعلیم

اور اصلی راستہ سے ہٹ گئے ہین کیونکہ اسلام کی تعلیم تو یہ تھی کہ المومن للمومن کالبنیان الخ
اس افتراق و اختلاف کا نتیجہ ہے کہ ہماری قوتین پراگندہ ہوگئین اور جو قومین کبھی ہمارے
قدمون پر گرتی اور لوہا مانتی تھین آج وہ ہم پر حملہ آور ہین اس سے مسلمانون کو عبرت حاصل
کرنا چاہیئے۔

اسکے بعد آپ نے عام مسلمانون اور علما سے درخواست کی کہ وہ مسلمانون کے باہمی
اختلاف اور افتراق سے بچانے کی کوشش کرین تاکہ اُن مین از سر نو زندگی اور طاقت پیدا ہو،

اسکے بعد مولانا سید مناظر احسن صاحب (گیلانی بہاری) پروفیسر جامع عثمانیہ
حیدرآباد دکن نے "روح اسلام" پر ایک نہایت ہی موثر اور دلگداز تقریر کی، آپ کا طرز بیان
اتنا عمدہ تھا کہ ہر شخص پر آپ کی اس تقریر سے ایک وجدانی کیفیت طاری تھی اور بلا مبالغہ بے اختیار
ہر طرف سے صدائے مرحبا کی آواز بلند ہو رہی تھی، آپ نے آیت شریفہ کنتم خیر امۃ اخرجت
للناس الخ تلاوت فرما کر حقیقت انسانی اور اُسکی فضیلت و شرافت پر بحث کی، اس سلسلہ مین
آپنے مختلف مذاہب و مسالک پر اور اُس کائنات کی حقیقت پر بحث کرکے بتایا کہ انسان خلاصہ
کائنات ہے، یعنی ساری کائنات انسان کے لیے پیدا کی گئی لیکن پھر خود انسان کس لیے اور کس
مقصد کے لیئے پیدا کیا گیا ہے،

اس سوال کے جواب مین آپ نے نہایت مفصل و معرکۃ الآرا بحث کی اور بتایا کہ بظاہر
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کائنات کی کوئی چیز انسان کی محتاج نہین، اگر انسان نہ ہو جب
بھی قدرت کا یہ کارخانہ اسی طرح چلتا رہے گا، ہوا، پانی، آفتاب، سب اپنا اپنا کام کرتے
رہین گے تو کیا انسان کا وجود بیکار محض ہے،

اس سوال کے جواب مین آپ نے شرف انسانی پر بحث کرتے ہوئے اسلامی تصوف کے حقائق ومعارف بیان کیئے اور بتایا کہ انسانی ہستی اس کائنات کے آب و رنگ کا باعث اور اللہ تعالیٰ کی قدرت وجلال کا اعلان کرنے والا ہے، پھر اسی سلسلہ مین آپ نے بتایا کہ انسان ترقی کرکے کس منصب و درجہ تک پہونچ سکتا ہے جو اسکے وجود کا مقصد حقیقی ہے،

آپ کی یہ تقریر نہایت ہی دلکش و بصیرت افزا تھی اور آخر مین بہترین طریقہ سے اسکو ثابت کیا گیا تھا کہ دین کے تمام روحانی فلسفون سے اسلام ہی ایک بہترین فلسفہ حیات ہے،

اسکے بعد خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب ایم۔ ایل۔ سی بیرسٹرایٹ لا سابق وزیر تعلیم صوبہ پنجاب نے تقریر فرمائی، سب سے پہلے آپ نے مولانا سید مناظر احسن صاحب کی تقریر پر نہایت عمدہ الفاظ مین مفصل تبصرہ کیا اور بتایا کہ مولانا کی تقریر وجادلھم باللتی ھی احسن کی مصداق ہے، آپ نے فرمایا کہ یہان بہت سے خوش بیان علما موجود ہین اس لیے مین یہ عرض کرونگا کہ ہمارے لیے اگر کوئی طریقہ کار تبلیغ وغیرہ کے میدان مین یا بین المسلمین مفید و کارآمد ہوسکتا ہے تو وہ یہی ہے کہ ہم ایسا طریقہ بیان اختیار کرین جس سے دوسرون کو صدمہ نہ ہو اور اُن کے دل کو چوٹ نہ لگے، ہمکو صرف اخلاقاً یا بہ تقاضاے انسانیت ہی ایسا کرنے کی ضرورت نہین ہے بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ یہ طریقہ عمدہ اثر کرتا ہے، ہمکو اپنے تمام مناظرون مین بھی یہی اصول ملحوظ رکھنا چاہیئے

اسکے بعد آپ نے بیان کیا کہ آج جبکہ اس مجلس مین بیٹھا ہون مجکو یہ خیال آرہا ہے کہ مین نے اس کے بانی مولانا سید محمد علی صاحب سابق ناظم کو دیکھا ہے، مولانا سید عبدالحی صاحب مرحوم کو دیکھا ہے اور علامہ شبلی کا ایثار وانہماک بھی دیکھا ہے، انھون نے جوانی کے زمانہ مین علی گڈھ کی خدمت کی اور لائق شاگرد پیدا کیئے، آخر مین اپنے کو بالکل ندوہ کے لیے وقف کردیا اور مدت تک وہان رہے، اس زمانہ مین متعدد طلبہ اُنکی صحبت سے فیضیاب ہوئے

اسی سلسلہ مین آپ نے مولانا شبلی کی مشہور نظم

اے کہ پرسی چہ کسا ئیم وچہ سامان داریم

کے ابتدائی اشعار پڑھکر یہ بتایا کہ مولانا شبلی مرحوم نے کس طریقہ سے ندوہ کو پبلک سے روشناس کرایا، آپ نے فرمایا کہ علما اگرچہ دنیا کے ظاہری ساز و سامان سے معرا ہین لیکن وہ ایسی چیز یعنی مذہب کے حامل ہین جس کی قیمت کا کوئی اندازہ ہی نہین کر سکتا، اگر مذہب کی دولت نہو تو دنیا کا انتظام قائم نہین رہ سکتا،

مذہب ہی نے سب کو قابو مین کر رکھا ہے ورنہ لوگ باہم درندون کی طرح لڑنے لگین اس لحاظ سے علما کی یہ فضیلت کیا کم ہے کہ وہ مذہب جیسی دولت کے حامل ہین،

اس موقع پر ایک اور بات مجکو یاد آئی گزشتہ چند سال کی مدت مین ہندوستان مین ایک خاص جوش وخروش موجود تھا جو اب نہین ہے اس زمانہ مین لوگون نے ایثار بھی کیا- جس مین مسلمانون کا بھی نمایان حصہ تھا، مہاتما گاندھی کے ایثار کا نمونہ دیکھکر بہت سے لوگون نے لباس وغیرہ سب چیزون مین اُنکی تقلید کی، بعض لوگون نے وکالت یا ملازمت چھوڑکر قومی خدمت کی مین ان سب لوگون کی قدر کرتا اور اُن کی قومی خدمات کا اعتراف کرتا ہون لیکن اس موقع پر یہ امر بھی بیان کرنے کے قابل ہے کہ ہمارے ہزارون علما مذہب کی خاطر تیرہ سو برس سے اس قسم کا ایثار کر رہے ہین اُن مین بہت سے ایسے ہین جنھون نے بڑے بڑے عہدون کو چھوڑکر اپنی ہستی کو اسلام کے لیئے وقف کر دیا اور اپنے آپ کو بالکل مٹا دیا بہت سے ایسے ہین جنھون نے تمام عمر علم کی خدمت کے لیے صرف کردی لیکن اب کچھ مدت سے اس قسم کی مثالین نادرالوجود ہین، ندوہ چاہتا ہے کہ ایسے بزرگون کا وجود باقی رہے اور آیندہ بھی ایسے علما پیدا ہون جو اپنے اسلاف کے صحیح قائم مقام ہون، ہمارے اسلاف مین ایثار کی

جو مثالین تھین وہ صحیح اسلامی تربیت کا نتیجہ تھین کسی کانفرنس یا انجمن کی تعلیم کا نتیجہ نہ تھا،

شاید اس موقع پر بعض اصحاب کو یہ شبہ پیدا ہو کہ اب ہمارے زمانہ مین علما کے لیے جدید نظام کی کیا ضرورت ہے اس شبہ کے جواب مین آپ نے تفصیل سے بتایا کہ اب زمانہ بدل گیا ہی اور ہر زمانہ کا ایک خاص رواج ہو جاتا ہے اور اُس کے مطابق کام کرنا ضروری ، اس زمانہ مین اخبارون ، اشتہارون اور جلسون کے ذریعہ سے اپنے مقاصد و اغراض کی اشاعت کی جاتی ہے اس لیے علما کو بھی یہ طریقہ اختیار کرنا پڑا ہے بلکہ جیسا کہ کل آپ نے خطبۂ صدارت مین پڑھا یا سنا ہوگا ،

موجودہ ضرورت کے لحاظ سے جو نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم مین بھی اصلاح کی ضرورت ہے اور ایک مقصد یہ بھی پیش نظر ہے ، ایک وقت تھا کہ معمولی طور پر دو چار کتابین پڑھ لینا کافی سمجھا جاتا تھا لیکن اب حالت اور ہے اور موجودہ زمانہ مین علما کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر طبقہ و گروہ مین اسلام کی تبلیغ کرین لیکن یہ اُسوقت تک ممکن نہین جب تک وہ انگریزی اور سائنس سے واقفیت حاصل نہ کرین ورنہ وہ کیونکر سب پر اپنا قابو رکھ سکین گے ، یورپ مین بھی اشاعت اسلام کے لیے میدان ہے ، لیکن اگر علما یورپ کی زبانین نہین جانتے تو کیونکر وہان کام کر سکین گے بہر حال اگر یہ کام اور یہ مقصد صحیح ہے تو اسکا پورا ہونا بغیر اسکے ممکن نہین کہ قدیم و جدید تعلیم مین ایک مناسب امتزاج پیدا کیا جائے چنانچہ یہ بھی ندوۃ العلما کا ایک خاص مقصد ہے ، جناب صدر نے اپنے خطبہ مین بیان کیا ہے کہ پہلے جدید و قدیم تعلیم یافتہ لوگون مین جو مغائرت تھی وہ اب ذرا کم ہوتی جاتی ہے ، مین عرض کرتا ہون کہ اب کوئی مغائرت نہین ہے ، بے شبہ ابتدا مین سخت مغائرت تھی ، ندوہ کے پٹنہ کے اجلاس مین یہ دیکھا کہ جدید تعلیم یافتہ مثلاً سر سید علی امام و سید حسن امام کوٹ پتلون

مین ملبوس تھے علما کا اور لباس تھا دونون ایک دوسرے کو مغائرت کی نظر سے دیکھتے تھے لیکن ایک عالم نے یہ رنگ پیدا کر دیا کہ ایک بیرسٹر پر یہ اثر ہوا کہ زار زار رونے لگا پھر ٹوپی اُتار کر پھینک دی، شاہ سلیمان صاحب نے عمامہ پھینک دیا دونون طرف وجد ہونے لگا۔

للہ الحمد میان من و او صلح فتاد
حوریان رقص کنان ساغر مستانہ زدند

خلافت کی تحریک نے بھی ایک خاص رنگ پیدا کر دیا، بہت سے بیرسٹرون نے داڑھیان رکھ لین (مین پہلے ہی سے داڑھی رکھتا ہون)

اس کے بعد آپ نے بتایا کہ اب مسلمانون کے ہر طبقہ مین مذہب کی طرف سے ایک گونہ میلان پایا جاتا ہے اگرچہ عملی حیثیت سے وہ ابھی دوسری قومون سے بہت پیچھے ہین آپ نے مثال کے طور پر جمعیت تبلیغ کا واقعہ بیان کیا کہ میر نیرنگ صاحب نے ایک گشتی خط ممبرون کے نام روانہ کیا اور پانچ پانچ روپے طلب کیے، اگرچہ لوگون کو فتنۂ ارتداد کا احساس تھا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ احساس تو ہے مگر عمل ندارد، آپ آنسو بہانے کو تو موجود ہین مگر مدد نہین کرتے کاش آپ ان دو چار آنسوؤن کو دو چار روپیون سے بدل دین تو کام بن جائے، مقابلہ تو ہے اُن کا جو کام کر رہے ہین، ہم لوگ دم خم تو بہت دکھاتے ہین لیکن ہاتھ مین کچھ نہین، مین کہتا ہون کہ دم خم دکھاؤ لیکن زر و پیہ سے مدد کرو، اس کے بعد آپ نے گروکل اور اشدھی وغیرہ کے متعلق شردھانند کی کوششون کا ذکر کر کے مسلمانون کو ترغیب دی کہ وہ بھی اسلام کی حمایت کے لیے ایک جماعت تیار کرین،

اسی سلسلہ مین آپ نے پرزور طریقہ سے سلمانون کو ندوۃ العلماء کی اعانت پرآمادہ کیا اور وہان کی تعلیمی کیفیت بیان کرکے فرمایا کہ علاوہ مالی اعانت کے ہمارے امراء کو یہ یہ مناسب ہے کہ منجملہ اپنی اولاد کے کسی ایک لڑکے کو عربی و مذہبی تعلیم کے لیئے ندوۃ العلماء مین بھیجین،

آپ نے فرمایا کہ سیکڑون لوگون کو انگریزون کی تقلید کا شوق ہے مین اس کا مدعی ہون کہ جو کچھ انگریز کر سکتے ہین وہ ہم بھی کر سکتے ہین لیکن کرتے نہین، آپ نے بتایا کہ شاہ انگلستان کے بیٹے نے فوج مین، اور جہاز مین ایک معمولی شخص کی حیثیت سے کام کیا ہے، بڑے بڑے امراء اور لارڈ کے بیٹے پادری کا کام کرتے ہین بلکہ وہ ان سب علوم کو حاصل کرتے ہین جن کو عام لوگ سیکھتے ہین،

آخر مین مکرر آپ نے مسلمانون کو ترغیب دی کہ وہ اس درسگاہ کی مدد کرین جس مین قرآن مجید وحدیث کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ وہان سے ایسے لوگ تعلیم پاکر نکلین جو مسلمانونکو مسلمان رکھ سکین اور غیر مسلمون مین اسلام کی تبلیغ کر سکین، اسی سلسلہ مین آپ نے یہ رائے بھی دی کہ مسلمانون کے اسکول مین جو اساتذہ ایسے ہون جن کو دینیات سے رغبت ہو اُنکو دو تین برس کے لیئے تعلیم حاصل کرنے کے لیئے ندوہ کے دار العلوم مین بھیجا جائے تاکہ ندوہ اُنکو کندن بنا دے۔

اس کے بعد مولانا سید سلیمان صاحب ندوی معتمد دار العلوم نے تجویز ”نمبر ۲“ حسب ذیل الفاظ مین پیش کی،،

تجویز نمبر (۲)

ندوۃ العلما تیس برس سے جماعت علما ء کرام اور عامہ مسلمین کی خدمت مین دعوت پیش کر رہا ہے کہ اسلام کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ ہم لوگ اپنے فرقہ وارانہ نزاع اور مذہبی بحث و مباحثہ کے غلط طریقون کو جن سے ملت کی پراگندگی اور انتشار کو ترقی ہوتی ہے بند کرین اس لیے یہ اجلاس جماعت علما اور عام مسلمانون مین جو بعض مذہبی منازعات غلط طریقہ سے پھیل رہے ہین ان پر سخت افسوس کا اظہار کرتی ہے اور استدعا کرتی ہے کہ مسلمانون مین اس قسم کی تفرقہ پردازی سے پرہیز کیا جائے ،

اس رزولیوشن کو پیش کرتے ہوئے فاضل محرک نے ایک مبسوط و مفصل تقریر کی اور نہایت حسن و خوبی کے ساتھ ثابت کیا کہ صحابۂ کرام اور سلف صالحین کے زمانہ مین باوجود اختلاف عقائد و خیالات مسلمانون مین باہم کیسا اتحاد تھا آپ نے متعدد تاریخی واقعات سے اپنے بیان کی توضیح کی آخر مین آپ نے بتایا کہ ندوہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہان ہر خیال کے لوگ جمع ہو سکتے ہین یہان ڈاکٹر کچلو اور شیخ عبد القادر صاحب جیسے جدید تعلیم یافتہ اصحاب کے ساتھ مولوی ثناء اللہ اور مولانا شروانی بھی موجود ہین ۔

مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب سشن جج ریاست پٹیالہ ۔ مولانا خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری مولانا محمد ثناء اللہ صاحب امرتسری ۔ مولانا قاری عبد السلام صاحب عباسی پانی پتی اور مولانا عبید الرحیم صاحب پوارٹی نے یکے بعد دیگرے اس تجویز کی پرزور تائید فرمائی اور بالاتفاق منظور ہوئی ۔

اسکے بعد مولوی عزیز الدین صاحب متعلم دار العلوم ندوۃ العلما نے عربی مین نہایت سلیس اور نفیس تقریر کی ۔

اس کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا ۔

اجلاس چہارم

منعقدۂ ۱۲ جمادی الاُخریٰ ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۲۵ء روز یکشنبہ

وقت

۲ بجے بعد دوپہر سے ۴ بجے سہ پہر تک

حسب دستور جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اور سب سے پہلے قرآن مجید کی چند آیتین مولوی محمد حسن خانصاحب جہجہری نے تبرکاً تلاوت فرمائین اس کے بعد جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ بی اے - وکیل ہائیکورٹ صدر مجلس استقبالیہ نے تجویز نمبر ۳ پیش کی جو حسب ذیل ہے

تجویز (نمبر ۳)

دارالعلوم ندوۃ العلماء کے دارالاقامہ کی تعمیر کے لئے جو تجویز گزشتہ سالانہ جلسے مین منظور ہوئی تھی اُس کے مطابق صوبۂ بہار، صوبۂ اودھ اور احاطہ بمبئی مین فراہمی چندہ کا کام شروع ہوا مگر بعض صوبون مین اس کے متعلق کوئی کام نہ ہوسکا، ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ اس تجویز کا پھر اعادہ کرتا ہے اور منجملہ بعض دوسرے صوبون کے پنجاب کے مسلمانون سے خصوصاً یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے حصہ کا پندرہ ہزار روپیہ جلد از جلد تعمیر دارالاقامہ کی مدمین فراہم کردین اور اس لئے مسلمانان رہنمایان پنجاب سے مُصِرّ انہ التماس کرتا ہے کہ وہ اس کار خیر کی طرف توجہ فرمائین،

تجویز مندرجہ بالا کو پیش کرتے ہوئے سید غلام بھیک صاحب نے صوبۂ پنجاب کو خصوصیت

کے ساتھ توجہ دلائی اور آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں اس کا اعلان فرمایا کہ اس اجلاس ندوۃ العلماء کی یادگار کے طور پر انبالہ اپنی جانب سے دارالاقامہ کا ایک کمرہ تعمیر کرانے کا وعدہ کرتا ہے،

اس کے بعد ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو نے اس تحریک کی نہایت پُر زور تائید کی اور اپنی فصیح و بلیغ تقریر میں ندوۃ العلماء کے اغراض و مقاصد کے ساتھ اظہار ہمدردی فرماتے ہوئے اسقدر رقم کے فراہم کردینے کا وعدہ فرمایا،

اس کے بعد جناب مولانا الحاج سر رحیم بخش صاحب صدر اجلاس بالقابہ نے بھی حاضرین مجلس کی اطلاع کے لیے چند الفاظ فرمائے، آپ نے بتایا کہ ندوۃ العلماء کے پاس دارالاقامہ اور کتب خانہ کی عمارت نہیں ہے، کتب خانہ دارالعلوم کی عمارت سے دو میل کے فاصلہ پر ایک کرایہ کی عمارت میں ہے، جس سے طلبہ اور اساتذہ کو سخت زحمت ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ کئی سال ہوئے دارالعلوم کے متعلق طلبہ کے لیے مسجد کی بنیاد رکھی گئی تھی لیکن ابھی تک اُس کی تعمیر نہیں ہوئی اس مد میں صرف دو ہزار کے قریب روپیہ ہے جس سے صرف کام شروع کیا جا سکتا ہے لہذا اب شمس العلماء مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب کی نگرانی میں تعمیر مسجد کی خدمت رکھی گئی خدا کرے یہ تجویز بابرکت ثابت ہو۔ میری رائے ہے کہ کام ضرور شروع کرا دینا چاہیئے اللہ تعالےٰ انجام تک پہونچا دے گا، جب لوگوں کو معلوم ہوگا کہ مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے تو وہ چندہ دینگے آخر میں جناب ممدوح نے اپنی طرف سے پانسو روپیہ عطا فرما کر اس کا اعلان کیا،

مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی کی تائید مزید کے بعد یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی، اور اس تجویز کی تکمیل کے لیے مندرجۂ ذیل حضرات کی ایک سب کمیٹی اس غرض سے بنائی گئی کہ وہ آیندہ سالانہ جلسہ سے پیشتر صوبۂ پنجاب سے۔ رقوم مطلوبہ جمع کر کے ندوۃ العلماء کے خزانہ میں داخل کریں، نیز اس کمیٹی کو یہ بھی اختیار دیا گیا کہ اپنے ارکان میں حسب حاجت ضروری اور مناسب اضافہ کرلے

اسمائے ارکان سب کمیٹی

مولانا عبدالقادر صاحب قصوری (صدر) سید غلام بھیک صاحب نیرنگ بی-اے وکیل ہائیکورٹ (سکریٹری) ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو، مولانا محمد ثناءاللہ صاحب امرتسری، مولا حبیب الرحمان صاحب لدھیانوی مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی، مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب پنشنر سسشن جج ریاست پٹیالہ، حاجی شمس الدین صاحب، خواجہ عبدالرحمان صاحب غازی،

اس کے بعد مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب نے تجویز نمبر ۴ مندرجہ ذیل پیش کی۔

(تجویز نمبر ۴)

چونکہ صوبۂ پنجاب اور ہندوستان کے بعض دیگر حصوں مین معاملات وراثت اور بعض دیگر تنازعات کا فیصلہ عدالتہاے حکومت وقت مین شریعت حقۂ اسلامیہ کی بجائے رواج ہائے مخالف شریعت کی روسے صادر کیا جاتا ہے، ندوۃ العلماء کا یہ اجلاس تمام مسلمانون کو نہایت زور کے ساتھ متوجہ کرتا ہے کہ اس طریق فصل خصومت کو بدلوانے اور شریعت اسلامیہ کو ان معاملات مین نافذالعمل کرانے کے لیئے مناسب تدابیر عمل مین لائین۔

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے قاضی صاحب ممدوح نے نہایت شرح وبسط کے ساتھ تقریر فرمائی اور اس کی ضرورت اور اہمیت کو لوگون کے ذہن نشین فرمایا، جس کی تائید مین جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمان خان صاحب شروانی نے کامل ایک گھنٹہ تک بڑی مدلل اور پرزور تقریر فرمائی۔

حاضرین نے نواب صاحب ممدوح کی اس تقریر کو دلی توجہ اور شغف کے ساتھ سنا اور ان

رسوم قبیحہ کے استیصال کے واسطے جو تجویز مندرجۂ بالا پیش ہوئی تھی اُس کی ضرورتُ اہمیت کا بدل اعتراف کیا،

پھر تائید مزید کے واسطے مولانا سید شاہ محمد فاخر صاحب الہ آبادی کھڑے ہوئے اور یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی،

اس کے بعد صدارت کی جانب سے تجویز نمبر ۵ پیش ہوکر منظور ہوئی جو حسب ذیل ہے۔

تجویز (نمبر ۵)

ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ اعلیحضرت شہر یار دکن خلد اللہ ملکہ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ حضور ممدوح دام اقبالہ نے جناب نواب صدر یار جنگ بہادر صدر الصدور امور مذہبی ممالک محروسہ سرکارعالی اور جامع عثمانیہ کے دو عالمون کو ندوۃ العلماء کے اس اجلاس مین شرکت کی اجازت مرحمت فرمائی

مندرجۂ بالا تجویز نمبر ۵ کے منظور ہونے کے بعد نماز عصر کا وقت آچکا تھا اسواسطے جناب صدر انجمن نے اجلاس کے برخاست ہونے کا اعلان فرماتے ہوئے اس کی ضرورت جتائی کہ چونکہ ابھی تھوڑا بہت کام اور باقی رہ گیا ہے اسواسطے نماز عصر کے بعد غیر معمولی طور پر پھر جلسہ کی کارروائی شروع کیجاے گی چنانچہ نماز عصر کے بعد ہی پھر اجتماع ہوا اور مغرب سے کم وبیش پون گھنٹہ قبل اجلاس کے برخاست ہونے کا دوسرا اعلان کیا گیا اور اسی کے ساتھ تمام حاضرین سے دوبارہ استدعا کی گئی کہ وہ نماز مغرب کے بعد پھر تشریف لائین تاکہ اختتامی کارروائی کے بعد اجلاس کے ختم ہونے کا باضابطہ اعلان کیا جائے،

مغرب سے قبل کے اس وقفہ مین مسلم ہائی اسکول کے بواے سکاؤٹس نے معزز مہمانون کو اسکول کے میدان مین اپنے کھیل دکھائے جو مختلف اقسام کے کرتبون اور ورزشون پر

شامل تھے ۔ ناظرین نے غایت پسندیدگی کے ساتھ انکو ملاحظہ کیا اور اُن کی مستعدی اور سرگرمی عمل کی داد دی ۔

اجلاس غیر معمولی

حسب اعلان ۸ بجے شب کو پھر سب مجتمع ہوئے اور ندوۃ العلما کا باضابطہ الوداعی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی ۔ اور اختتام جلسہ سے پہلے مولانا الحاج سر رحیم بخش صاحب کی بحیثیت صدر اجلاس کے آخری تقریر ہونے والی تھی مگر جناب ممدوح ایک شدید ضرورت کی وجہ سے اجلاس کے آخر وقت تک نہین ٹھہر سکے اس لیئے جناب نواب صدر یار جنگ بہادر کو اپنا قائم مقام بناکر لاہور تشریف لے گئے ،

آپ نے قائم مقام صدر کی حیثیت سے اجلاس کی تمام کارروائیون پر تبصرہ فرماتے ہوئے آخری تقریر فرمائی جو نہایت ہی مؤثر اور پاکیزہ تھی ، اور پنجاب مین اہل اسلام کی وراثت کے مقدمات جو رواج کے مطابق عدالت سے فیصل ہوتے ہین انکو اسلامی نقطۂ نظر سے مذموم قرار دیتے ہوئے اصل تجویز کی ضرورت اور اہمیت کو ظاہر فرمایا (پوری تجویز کا ذکر اوپر آچکا ہے) اور اسکو ثابت کردیا کہ پنجاب کے اہل اسلام لڑکیون کو حصہ نہین دیتے ہین اور اس سے یہ سمجھتے ہین کہ جائداد تلف ہونے سے بچتی ہے یہ صریح غلط ہے ،،

اس کے بعد آپ نے مجلس استقبالیہ کی خدمات کا اعتراف فرمایا ، اس کے جواب مین جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ نے مجلس استقبالیہ کیجانب سے محترم مہمانون کا شکریہ ادا کیا اور اسی دوران مین کچھ چندے کی رقم بھی وصول ہوئی جو فہرست چندہ سے ظاہر ہوگی

اور قبل اس کے کہ جلسہ کے اختتام کا اعلان ہو، جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ بی۔ اے۔ وکیل ہائیکورٹ صدر مجلس استقبالیہ نے نہایت مسرّت کے ساتھ حاضرین جلسہ کو یہ خوشخبری سنائی کہ ندوۃ العلماء کا آئندہ اجلاس شہر کانپور میں ہوگا اور جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ کانپور کے ایما سے ان کے صاحبزادے جناب میاں محمد بشیر صاحب نے کانپور میں آئندہ اجلاس ندوۃ العلماء کے منعقد ہونے کی دعوت دی ہے،

تمام حاضرین جلسہ نے اس خوشخبری کو دلی مسرّت اور امتنان کے ساتھ سنا اور حافظ صاحب ممدوح کے واسطے دعاے خیر یہ جلسہ برخواست ہوا اور حسب دستور شب کے جلسہ عام کا اعلان کیا گیا، ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

(صفی الدولہ حسام الملک شمس العلما
نواب سید محمد علی حسن (خان)
ناظم ندوۃ العلماء

۱۲- ربیع الاول ۱۳۴۵ھ ہجری

شذرات

ابتک ندوۃ العلماء کے جسقدر جلسے جہان کہین بھی ہوئے وہ تین روز تک برابر ہوئے اور جب کبھی جلسۂ سالانہ کا اعلان ہوا تو تین ہی دن کا اعلان ہوا لیکن انبالہ کے اجلاس ہتم مین روایات قدیمہ کے خلاف بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر صرف دو ہی روز اجلاس کے واسطے رکھے گئے اور دو ہی روز تک جلسہ کے جاری رہنے کا اعلان کیا گیا،

ایک دن اجلاس کے کم کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے دن کا اجلاس عصر کے بعد منعقد کیا گیا، اور جب کسی طرح کارروائی ختم نہو سکی تو پھر مغرب کے بعد اجلاس کا وقت رکھا گیا جس کی مفصل کیفیت اوپر درج ہو چکی ہے،

انھین وجوہ سے جو مضمون "ہمارے فرائض پر" کے عنوان سے جناب مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب پنشنر سشن جج ریاست پٹیالہ نے تیار کیا تھا وہ باوجود پروگرام مین درج ہونیکے اجلاس خاص مین پیش نہو سکا لیکن انبالہ کے جلسۂ عام مین جن لوگون کو اس مضمون سے مستفید ہونے کا موقع ملا وہ اُس کی قدر و منزلت سے بخوبی آگاہ ہین،

چونکہ مجھے امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے دوسرے مسلمانونکو بھی بیش بہا فوائد حاصل ہون گے، اس لئے وہ مضمون بجنسہٖ درج ذیل کیا جاتا ہے،

مضمون جناب مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب پنشنر سشن جج ریاست پٹیالہ

(مؤلف "رحمۃ للعالمین")

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لا تعد نعماؤہ ولا تحصی آلاؤہ الذی کرم بنی آدم وفضل علیہم جمیعھم مولانا محمد ن النبی الامی السید العرب والعجم فصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ الذی صدع بامرہ وادی حق رسالتہ الی خلقہ وعلی اصحابہ واتباعھم اجمعین

امابعد ۔ یہ ایک مختصر مضمون ہے جو ندوۃ العلماء ہند کی مجلس گرامی مین ۔ بمقام انبالہ پیش کیا جاتا ہے ۔

"پیش کرنے والے کی جرأت موجب حیرت ہے"

ایہا السادۃ الکرام ۔ اس دیار پر ظلام مین ندوۃ العلماء کا قیام فی الواقع آیۃ من آیات رب العلیٰ ہے ۔

حاضرین مین سے اکثر حضرات کو مولانا سید سلیمان ندوی متعنا اللہ بطول بقائہ کی وہ دلپذیر تقریر یاد ہوگی، جو اُنھون نے "اغراض و مقاصد قیام ندوہ" کے عنوان کے تحت مین سال گزشتہ کے سالانہ اجلاس مین بمقام لکھنؤ فرمائی تھی، تقریر مین یہ ثابت کیا گیا تھا۔ کہ ندوہ نے فی الواقع اُن اغراض و مقاصد پر عمل بھی کیا اور اپنے غیر متزلزل عمل سے

ملک مین بہترین تحریکات کا وجود اور بہترین نتائج کی توقعات بھی پیدا کین۔
ندوہ کا نشر علوم مین نہماک۔ بہترین نصاب تعلیم سے طلبا کے دل و دماغ کو زیادہ روشن زیادہ بلند کرتے رہنا ہی ایک ایسی شے ہے جو اُسے بین الاماثل ممتاز ٹھہرانے کی واحد ذمہ دار ہے۔

باایں ہمہ یہ امر اور بھی اس کے تارک فخر پر تاج شرف پہناتا ہے کہ اُسکا دامن خارزار افتراق کی دسترس سے بلند رہا ہے۔ اور سخت سے سخت مواقع صبر آزما مین بھی اُس نے "مرنجان مرنج" کا اصول ہاتھ سے نہین چھوڑا۔

ملک نے بھی اُسکے احترام واجب کو جان لیا ہے، اور اس کا ثبوت اُن عطیات سے ملتا ہے جو اسی سال کے اندر اندر تعمیر دارالاقامہ کے لیئے ندوہ کو حاصل ہوئی ہین، یہ سچ ہے کہ مقدار عطیہ شان معطیین سے کم ہے۔ اور ندوہ کی ضروریات ناگزیر اس مقدار سے بہت زیادہ ہین۔ لیکن جمود کے بعد حرکت۔ اور جمود کے بعد اقدام بہت زیادہ حوصلہ افزا ہے۔

مین سمجھتا ہون کہ اب ندوہ کو اپنے اغراض و مقاصد مین ذرا آگے قدم اُٹھانا چاہیئے۔ ندوہ کو حقیقۃً یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ ؎

آسمان بار امانت نتوانست کشید　　　قرعۂ فال بنام من فرزانہ زدند

عُلَماء۔ عالم کی جمع ہے۔ اور اہل علم کے لیئے یہی فخر کافی ہے کہ اسماء حسنیٰ مین بھی اسم علیم کو اللہ تعالیٰ کا عَلَم بتایا گیا ہے،

(رواہ حاکم فی المستدرک وجعفر الصادق فی التفسیر)

علم۔ طیب و خبیث مین امتیاز پیدا کرتا ہے،

علم۔ عالم کو ادائے شہادت حقہ مین ملائکہ کے دوش بدوش کھڑا کر دیتا ہے،

علم ۔ آیات النفس وبراہین آفاق کو عالم کے سامنے مبرہن کردیتا ہے ،

لہذا عالم کا سب سے پہلا کام رب العالمین کے ساتھ رابطہ قلبی کا استوار کرنا ہے

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ زبان شرع مین ہر ایک ایسے شخص کو عالم نہین کہا جاتا جس کا حافظہ و دماغ بہت سی کتابون کا بوجھ اُٹھائے ہوئے ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو اختصاص جو شرف جو عزت علماء کو عطا فرمائی ہے وہ آیت ذیل مین موجود ہے ،

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ۔ کیا خشیت سے مراد وہ ڈر ہے جو بزدلون کو مقامات تیرہ و تاریک یا اوقات پُرظلام مین محسوس ہوا کرتا ہے ،

یا وہ ڈر ہے جو مطالب عالیہ کے حصول سے مانع ہوتا ہے ؟ یقیناً دونون نہین ۔ یہ تو دونون کے دونون دائرۂ مادّیات مین محصور ہین ۔ خشیت الٰہی تو شناخت نفس اور معرفت ذات کا ثمرہ ہے ۔ اسی خشیت کا ثبوت زمین لرز کر ۔ پہاڑ ٹوٹ کر ۔ اور جگر کو شق ہو کر دیا کرتا ہے ، اور اسی خشیت کا ثبوت ترقی ایمان ۔ تردید ہیمان ۔ وفور شوق اور اکمال فوق سے ملتا ہے ۔

علماء ربانی کے کام مین جو خیر و برکت اور یُمن و فلاح ہوتی ہے وہ صرف کتابی عالم کے نہ فعل مین پائی جاتی ہے ۔ نہ قول مین ۔ اس کے ثبوت مین اُن نظائر کو یاد کیجیے جو کل ہی کے بصیرت افروز وعظ مین جناب نواب صدر یار جنگ بہادر نے بیان فرمائی تھین ۔

۔ ہم لوگ متقدمین کے اصول مین پڑھتے ہین کہ ایک ایک عالم نے بڑے سے بڑے ملک کی کایا پلٹ دی ۔ ایک ہی آواز مین سوتی بستی جگا دی ۔ چند روزہ قیام مین دائمی خیر و برکت قلوب مین قائم کردی ۔ اس کا راز یہی ہے کہ وہ خود خشیت من اللہ کا پیکر تھے ۔ خشیت من اللہ اُن کا جوہر تھا خشیت من اللہ اُن کا قائد تھا ، ایسے بطل کی قیادت ان لوگون کو ایک حصن حصین کا

فاتح و منصور بنا دیتی تھی۔

اس اہتمام سے ذرا آسودہ ہو کر علمائے ندوہ کو تبلیغ کی جانب متوجہ ہونا چاہیئے۔

تبلیغ کا آغاز تلامذہ سے کیا جائے۔ اُستاد کا پہلا فرض شاگرد کو علم کی غایت و مقصود سے آگاہ کر دینا ہے، یہ مسلمہ ہے کہ ندوۃ العلماء کا مقصد طلبہ کو صرف ملازمت ہی کے لیئے تیار کرنا نہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ ندوۃ العلماء علی گڈھ کالج نہیں (اگرچہ علیگڈھ کالج بھی بجائے خود قوم کی صدہا امراض کا درمان ہے)

آرزو ہے کہ سید العلماء معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ارشاد پاک کے حروف ندوہ کی در و دیوار سے اور ہر ایک ندوی کے گفتار و کردار سے درخشاں ہوں۔

تعلّموا العلم۔ فإنّ تعلّمه لله خشية۔ وطلبه عبادة ومذاكرته تسبيح والبحث عنه جهاد۔ وتعليمه لمن لا يعلمه صدقة۔ وبذله لأهله قربة لانه معالم الحلال والحرام۔ وهو الانيس فى الوحشة۔ والصاحب فى الغربة۔ والمحدث فى الخلوة۔ والدليل على السرّاء والضرّاء۔ والسلاح على الاعداء والزّين عند الاخلّاء۔ يرفع الله به اقواماً فيجعلهم فى الخير قادة وائمة۔ تقتص آثارهم ويقتدى بافعالهم۔ وينتهى الى رائهم۔ ترغب الملائكة فى خلتهم۔ وباجنتها تمسحهم يستغفر لهم كل رطب ويابس وحيتان البحر وهوامه۔ وسباع البر وانعامه۔ لان العلم حياة القلوب من الجهل ومصابيح الابصار من الظلم۔ يبلغ العبد بالعلم منازل الاخيار والدرجات العلى فى الدنيا والاخرة۔

التفكر فيه تعدل الصيام - ومدارسته تعدل القيام
به توصل الارحام ۔ وبه يعرف الحلال من الحرام
وهو امام العمل والعمل تابع له ۔ يلهمه السعداء ويحرمه الاشقياء
(رواه الطبراني وابن عبد البر وغيرهما)

علم سیکھو ۔ علم کا للہیت کی نیت سے سیکھنا خشیت ہے ۔
طلب علم عبادت ہے ۔ اور مذاکرہ علمیہ تسبیح ہے ۔ بحث علمی جہاد ہے ۔ اور
تعلیم طلبہ صدقہ ہے ۔ اہل استحقاق کو سکھانا قربت ہے ۔
علم ہی تو حلال و حرام کو جدا جدا کر کے دکھلانے والا ہے ۔
یہی تو انیس وحشت ہے ۔ اور یہی تو رفیق سفر ہے ۔
یہی تو خلوت مین دل بہلانے والا ہے ۔ اور یہی تو افلاس و مرض کی گھاٹیون سے نکال لیجانیوالا ہے
یہی تو اعدا کے مقابلہ مین تمھارا ہتھیار ہے ۔ اور یہی محفل احباب مین تمھارا سنگار
یہی وہ وسیلہ ہے ۔ جس سے اللہ تعالی اقوام کو بلند فرماتا ہے ۔ اور پھر
اُن کو پیچھے آنے والی نسلون کا رہنما و امام ٹھہراتا ہے ۔
اہل علم ہی کے نقش قدم ہین ۔ جن پر لوگ چلا کرتے ہین
اور اہل علم ہی کے وہ افعال ہین ۔ جن کا اقتدار کیا جاتا ہے ۔
اہل علم ہی کی رائے وہ رائے ہوتی ہے جسپر سب کو جھکنا ہوتا ہے
۔ وہ علما ہی ہین ۔ کہ ملائکہ کو بھی اُن کی محبت کی چاہ ہوتی ہے ۔
وہ علما ہی ہین ۔ جن سے ملائکہ بھی مس اجنحہ کیتے ہین ۔ دنیا کی ہر تر و خشک چیز
اہل علم کی دعا گو ہے ۔

سمندر - اور اُس کے مگر مچھ اور کچھوے بھی۔

وادی - اور اُس کے چرند و درند بھی۔

ہان علم ہی ہے - جو نیستی جہل سے نکال کر قلوب کو حیات عطا کرتا ہے۔

علم ہی ہے - جو تاریکی سے اُٹھاکر بصیرت کے سامنے شمع اور روشن کر دیتا ہے

تفکر علمی - صیام نفلی کے برابر ہے۔

اور تدریس کا درجہ - قیام شب کے مساوی ہے۔

علم ہی ہے - جو قرابت قریبہ کے رشتہ کو مضبوط بناتا ہے۔

علم ہی ہے - جو حلال وحرام کا امتیاز سکھلاتا ہے۔

اعمال کا امام علم ہے - اعمال اُس کے پیچھے پیچھے لگے ہوتے ہین۔

سعید ازلی ہین وہ - جنھین تحصیل علم کا اور علم کا الہام ہوا۔

اور شقی اصل ہین وہ - جو اس فضیلت سے نامراد وناکام رہے۔

ندوۃ العلما کے اساتذہ - اور قوم کے جملہ اعیان یقین کر سکتے ہین کہ جب تعلیم علوم اور تربیت اخلاق کی بنیاد ان اصول پر رکھی جائیگی - جو سید العلما رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمائے ہین - توشک نہین کہ ندوہ سے نکلنے والے طلبہ ضرور - غزالی - و رازی ہوکر نکلین گے اور - سمعیل شہید اور ابن الہمام ہوکر چمکین گے۔

تبلیغ کی دوسری منزل - کام وقت مین تبلیغ کرنا ہے۔

ہم اسوقت تاج برطانیہ کے زیر سایہ ہین - حکمران قوم یقیناً ہماری جذبات دینی سے پوری پوری آگاہ نہین۔

ہندوستان کی عدالتون مین جو قوانین ہمارے حقوق دیوانی کی تصفیہ کرنیوالے ہین

وہ ابتداءً ایسی کونسل کی منظور کردہ ہین۔ جن مین کوئی ہندوستانی اور اسلامی شخص شامل نہ تھا۔ کونسل نے قانون سازی کے وقت قوانین روما۔ فرامین انگلستان۔ اور یورپ کی دیگر سلطنتون کے آئین پر نظر ڈالی۔ ہندوستانیون کے رسم و رواج کو دیکھا۔ اور پھر دھرم شاستر و شرع محمدی کے نام سے تصنیف شدہ مختصر رسالون پر اعتماد کرتے ہوئے۔ جو کچھ کر دیا وہ ہمارے سامنے ہے۔

علماے کرام غور سے معلوم کر سکتے ہین کہ ان قوانین کے بعض حصے ہمارے سلمات شرعیہ سے دور ہین۔ اور بعض مقدمات وراثت وغیرہ مین صراحۃً رسم و رواج کو شرع محمدی پر فوقیت اولین دی گئی ہے، لہذا علماے کرام کا یہ فرض ہو کہ وہ ایسے نقائص سے بار بار اپنے حکام کو آگاہ کرتے رہین۔ اور ملک کی متفقہ آواز حاصل کرنے کے بعد اس اصول کو قانوناً تسلیم کرالین کہ رسم و رواج پر ہمیشہ شرعِ محمدی کو تقدیم دی جائے اور تصفیہ حقوق مین شریعت محمدیہ کو ترجیح دی جائے۔

اگر علماے کرام اس تبلیغ مین کامیاب ہو گئے تو دیوانی عدالتون کو یہ فائدہ ہوگا کہ وہ قریہ۔ قریہ۔ قبیلہ۔ قبیلہ اور گوت۔ گوت کے رسم و رواج کی دریافت و تحقیقات کی دردسری سے بچ جائین گے۔ اور مسلمانون کو دینی و دنیاوی فوائد کثیرہ حاصل ہون گے۔ اور ہر ایک ذی حق اپنے حق کو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حقوق کے موافق پہونچ سکے گا اور آج جو لوگ جاگیرات و اراضی و امتعہ کے لالچ مین عدالتون مین اپنے مقدمات کا بروے رواج انفصال کی خواہش ظاہر کرتے ہین اور دیدہ و دانستہ شریعت غرا سے انحراف کرتے ہین۔ ان کے لیے یہ متاع فانی سلب ایمانی کا سبب نہ رہے گی۔

میری دلی آرزو ہے کہ اس تجویز پر بہت ہی غور کیا جائے اور جلد عمل کیا جائے۔

علمائے کرام کے لیئے اس سے بھی زیادہ ایک اور نازک مسئلہ انکی فوری توجہ کا محتاج ہوگیا ہے اور وہ یہ ہے کہ آج کل جاہل عورتون مین ارتداد کی مسموم ہوا پھیل رہی ہے۔

اس بدترین حالت کے ذمہ دار حقیقۃً مندرجہ ذیل لوگ ہین۔

وہ ظلم پیشہ لوگ۔ جو حقوق زوجات کو دانستہ تلف کرتے ہین۔

وہ لایعقل لوگ۔ جو حقوق زوجات کی پرواہ نہین کرتے ہین۔

وہ غفلت شعار لوگ جو حقوق زوجات کے ادا کرنے سے غافل رہتے ہین۔

وہ بدچلن لوگ۔ جو اللہ تعالیٰ کے اُس کلام پاک کی عظمت و ضمانت کو یاد نہین رکھتے۔ جس کے وسیلہ سے انھون نے ایک بیگانہ عورت کو شریک زندگی بنایا تھا۔ اور پھر اپنی محبت کو کسی بازاری آتش کدہ مین ڈالدیتے ہین۔

آج مظلوم لڑکیان پنجۂ ظالم سے رہائی پانے یا جاہل۔ کوتاہ اندیش لڑکیان حصن جائز سے نکل کر کُھل کھیلنے کے لیے آزادی حاصل کرنیکے واسطے بصورت ظاہری ارتداد کو اچھی تدبیر سمجھنے لگی ہین۔ ہرچند کہ باطناً وہ ملحد نہین ہوتین۔

ہندوستان کا فوجداری قانون بظاہر ایک شوہر کی حمایت مین ہے۔ کسی شوہردار عورت کا کسی دوسرے شخص سے ازدواج ان دونون کو زیر دفعہ ۴۹۴ مستوجب سزا قرار دیتا ہے۔ اور یہ جُرم اُن سنگین جرائم مین سے ہے جسکے مجرم سشن سپرد کیئے جاتے ہین۔

مگر جب کسی مسلمہ شوہردار عورت کے مرتد ہوجانے اور کسی بہکانے والے کے ساتھ بیاہ کرلینے کے خلاف اُس کا جائز۔ شوہر اول کا استغاثہ ہوتا ہے۔ تو قانونی شکل نہایت پیچیدہ ہوجاتی ہے۔ اور ملزم مرد و عورت کی طرف سے ہمیشہ یہ عذر اُٹھایا جاتا ہے کہ ملزمہ حالت

ازدواج کے وقت شوہر اول کی زوجہ ہی نہ رہی تھی۔

علمار کرام کو اس مصیبت عظمیٰ کی مدافعت پر جلد متوجہ ہونا چاہیئے، ائمہ اربعہ کی کتب فقہیہ کا مطالعہ فرمائین اور اُس قول کی تلاش کرین۔جوارتداد زوجہ کو ناقابل فسخ نکاح قرار دیتا ہے پھر اپنے مساعی جمیلہ اور اتفاق ملک کے بعد اس فقہی شق کو قانون کا منصب دلائین۔ تاکہ ماتحت عدالتون مین کسی ایسے مقدمہ کا انفصال کسی جج کی ذاتی رجحان یا میلان پر موقوف نہ رہے۔

مین یقین دلاتا ہون کہ ہمارے لئے ہندو اور عیسائی عورتون کے مقدمات کا قانونی اصول نظائر کے لیے باعث تقویت ہوگا۔جس مین تسلیم کیا گیا ہے۔کہ کسی عورت کا تبدیل مذہب کرنا بھی اُسے ۴۹۴ کی زد سے محفوظ نہین کر سکتا۔

بزرگان قوم۔مین اس مضمون کے علاوہ اسی مجلس مین اراکین انتظامیہ کی منظوری کے تحت مین وہ رزولیوشن بھی پیش کرنے والا ہون جس مین تجویز کی گئی ہے کہ اُس رواج عالم کو جو پنجاب مین خصوصًا اور بمبئی وغیرہ مین عمومًا رائج ہے۔کہ اولاد دختری کو وراثت شرعی سے محروم رکھا جاتا ہے۔تو وہ اُس کے خلاف اپنی آواز بلند کرے۔اور پنجاب وغیرہ حصص ملک کے علمار کو توجہ دلائے۔کہ وہ قوم کو اس ظالمانہ رواج کے ترک کر دینے پر آمادہ کرین اور اس سنت مردہ کو زندہ کرنے سے سو شہیدون کے برابر ثواب حاصل کرنے مین تنافس دکھلائین۔

تبلیغ کی تیسری منزل غیر مذاہب تک اسلام کا پہونچانا ہے۔

"تبلیغ وبلاغ"

اسلام ہی کی خصوصیت وحیدہ ہے۔اور تعامل کی برترین دلیل نے علمی استدلالات کے

ساتھ مل کر ثابت کر دیا ہے کہ یہ امتیاز صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔

لوگون کی نگاہ جب بودھ مت اور عیسائیت پر پڑتی ہے تو اُن کو دھوکا لگتا ہے کہ ان مذاہب مین بھی تبلیغ کا اصول موجود ہے۔

زمانۂ حال مین بہت سے پنڈت صاحبان نے یہ ثابت کیا ہے کہ مہاتما بودھ بھی ویدکا ایک پرچارک اور ہندومت کا ایک مُنی تھا۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو بودھا زم کی حالت اس مسئلہ مین ہندومت کے ماتحت ہوگی۔

ہندومت کے کسی شاستر مین سے۔ یا وید کی کسی سُرتی سے آجتک یہ ثابت نہین کیا گیا کہ غیر قومون مین تبلیغ جائز ہے۔

ہندومت کا وہ مقنن اعظم جسے آریہ و سناتنی متفقہ طور پر مہارشی تسلیم کرتے ہین اور جو سب سے پہلا اور سب سے بڑا مقنن ہے۔ وہ منوجی مہراج ہین انھین نے برنون کی تقسیم کی۔ اُن ہی نے ہر برن کے فرائض الگ الگ قرار دیئے۔ فرائض کا دائرہ ایسا محدود و مضبوط ہے کہ ایک برن والا دوسرے برن کے حدود دین قدم نہین رکھ سکتا۔ یہ وہ صورت ہے جو ہندو مت مین تبلیغ و عدم تبلیغ کے مسئلہ پر زبردست بُرہان ہے۔

فرض کیجیے کہ بودھا زم بجائے خود ایک مستقل مذہب ہے چنانچہ ہر ایک بدھست آپ کو ایسا ہی یقین دلائے گا۔ تب بھی تاریخ آپ کو بتلا دیگی کہ اس مت نے اپنے اصولون کو کبھی کسی غیر ہندو قوم کے سامنے پیش نہین کیا۔ اور کسی دوسرے غیر ہندو قوم نے اسے قبول بھی نہین کیا۔ برھما۔ سیام۔ چین مین برھ مت کے جو لوگ پائے جاتے ہین۔ اُن کے آبا و اجداد وہی تھے جنھون نے برہمنون سے علمی میدان مین اور چھتریون سے رزم گاہ مین شکست پائی۔ اور ہمالیہ پار جا کر اُنھون نے اپنی جانون کو بچایا تھا۔

اب عیسائیت کو لیجیے۔ مسیح کا فرمان تو شاگردون کو یہ تھا۔ کہ غیر قومون کی بستیون مین داخل نہ ہون۔ جناب ممدوح نے خود کسی غیر قوم کی بستی مین وعظ نہین فرمایا۔

اُن کے بارہ شاگردون مین سے بھی کوئی شخص غیر اسرائیلی نہ تھا۔ کتاب اعمال مین مسیح پر ایمان لانے والون کی بڑی سے بڑی تعداد ۱۲۴ بیان کی گئی ہے۔ ان مین بھی کوئی غیر اسرائیلی نہ تھا مسیح کے اُس تمثیلی بیان کو پڑھو۔ جو روٹی۔ اور بچون اور کتون کی مثال مین بتلائی گئی ہے جس سے واضح ہوگا کہ مسیح کی روٹی یعنی تعلیم صرف اسرائیلیون کی ہے۔

سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وہ پاک ذات ہے جسے رب العالمین نے رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ اور اس رحمت کا حصہ ہر ایک ملک و ہر ایک قوم کو حضور ہی کے عہد مبارک مین پہنچ گیا تھا

سنن ابو داؤد کی حدیث مین ہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کاشانہ ہمایونی سے باہر تشریف لائے۔ مسجد مین مختلف ممالک کے مختلف الالوان لوگ قرآن مجید کی تلاوت مین مصروف تھے۔ حضور نے یہ نظارہ دیکھا۔ تو فرمایا۔ "الحمد للہ۔ کتاب اللہ واحد فیکم احمر ابیض واسود"۔ اللہ کا شکر ہے کہ واحد اللہ کی واحد کتاب کو آج سرخ رنگ۔ سفید رنگ اور سیاہ رنگ کے انسان بالاتفاق پڑھ رہے ہین۔

صحابہ کی فہرست پر نگاہ ڈالنے سے ہمکو مختلف ممالک کے بزرگوارون کے نام بآسانی ملجاتے ہین۔ یہ وہ بزرگ ہین جو اپنے اپنے ملک اور اپنی اپنی قوم مین سے اسلام کے ثمر اولین تھے۔

سوڈان سے	عبید بن الخضر۔ وقابل
ابی سینا سے	اصحمہ نجاشی
خراسان سے	فیروز دیلمی

[stamp]

فارس سے	سلمان پارسی
مصر سے	جبیر بن عبداللہ قبطی
ایشیا کوچک سے	عداس بن عُبید نینوائی
افریقہ سے	باقوم
روم سے	صہیب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

یہ فہرست بہت لمبی ہے اور ممالک مذکورہ بالا کے دیگر بزرگوار وں کے اسمار نامی کا اضافہ بھی بآسانی کیا جاسکتا ہے، حجاز۔ اور اُس کے ملحقہ ممالک یمن حضرموت۔ عدن۔ نجد شام مین سے انتخاب چھوڑ دیا گیا ہے۔ بااین ہمہ اختصار۔ اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ اسلام ہی تبلیغی مذہب ہے اور اسلام نے اپنی اس خصوصیات کا اظہار بدو کار ہی مین کردیا تھا۔ اُس کی دلربایانہ کشش نے ہر ایک ملک کے بہترین دل و دماغ کو کھینچ لیا تھا۔ اسلام کی کشش اتصالی زمین کی اُس کشش انجذابی سے کم نہین جو زمین مین اشیاء ارضی کی نسبت پائی جاتی ہے،

اس مختصر بیان سے مقصود تو تبلیغ کا ثبوت و وجود تھا۔ اب نفس تبلیغ کی بابت التماس ہے۔ کہ کسی قوم مین تبلیغ اُسوقت تک نہین ہوسکتی۔ جب تک کہ اُس کے عقائد اور معاملات و اخلاق کا گہرا مطالعہ نہ کرلیا جا ے۔

علمار کرام کو اسلام کل دُنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اور ہندوستان کے علمار کو اس ملک مین تبلیغ کے علاوہ عیسائیت و ہندویت کے حملون کی مدافعت بھی کرنا ہے اور ذاتی حفاظت کو بھی خدشہ سے بچانا ہے۔

اصول جنگ کے مطابق مدافعت مین وہ عسکر کامیاب ہوسکتا ہے جو حملہ آور تبلیغ ـــ

حربی طاقت مین دوچند ہو۔

عیسائیت کا مطالعہ کرنے کے لیئے کافی ذخیرہ موجود ہے۔ اُردو۔ فارسی۔ عربی مین بائبل کے ترجمے ملتے ہین۔ تواریخ کلیسا وغیرہ بھی اُردو مین موجود ہین۔ الہیات پر پروفیسران مشن کالج کے لکھوائے ہوئے نوٹ بھی مل جاتے ہین۔ مگر ہمارے علماء کو اس طرف توجہ ہی کم ہے

فارسی زبان مین لفظ کم بمعنی نفی بھی آتا ہے۔ لہذا یہان بھی کم کے یہی معنی سمجھ لیجیے۔

جہان تک ہم نے سُنا ہے اُس حدیث کو مانع مطالعہ سمجھا جاتا ہے جس مین مذکور ہے کہ ایک صحابی کے ہاتھ مین اوراق زبور تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بشرہ سے پایا گیا کہ حضور اسے ناپسند فرماتے ہین۔

یہ روایت درست ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے کہ مناسبت موقعہ سے حضور کو ایسا ہی اظہار فرمانا ضروری تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ جبتک ایمان کے سامنے ولقد جئتکم بھا بیضاء نقیۃ ولو کان موسیٰ حیًّا لما وسعہ الا اتباعی کا نور الیقان جلوہ گر نہو۔ اُسوقت تک ایسا مطالعہ مخدوش ہے۔ مگر یہ عاجز تو ندوۃ العلماء سے گزارش کر رہا ہے۔ لہذا کوئی خدشہ موجود نہین۔

علماء کرام کو یجدونہ مکتوبا فی التوراۃ والانجیل کا وجدان صحیح ہونا چاہیئے۔ مثلھم فی التوراۃ، اور مثلھم فی الانجیل کا ارشاد اُسیوقت بصیرت افزا ہوگا جب اصل حوالجات کا مطالعہ بھی فرما لیا جاوے۔

علماء کو اباحت بربنائے ضرورت کا اصول خود معلوم ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پاک سے اُس کی تائید ہوتی ہے۔ سیدنا زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ کو حضور نے عبرانی کی تعلیم حاصل کرنے پر خود مامور فرمایا تھا۔

متقدمین مین امام ابن حزم ظاہری اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہما اللہ ایسے فاضل

گزرے ہین جن کو اہل کتاب کی جملہ کتب پر عبورتام حاصل تھا - ہردو بزرگ وہ ہین جن کو
اتباع حدیث مین شغف کلی تھا حتیٰ کہ اُنکا شمار متشددین مین ہوتا ہے -

باایں ہمہ ان نامور محدثین کا عیسائیت و یہودیت کے مطالعہ مین حظ وافر حاصل کرنا
ثابت کریگا کہ حدیث منع کو یہ لوگ مخصوص بوقت سمجھتے تھے -

کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے جس کثرت سے ایام و اخبار اسرائیلیات کو بیان کیا - اور
وہب بن مُنبّہ و کعب قرطبی وغیرہ نے جس طرح اس شجر کے شاخ و برگ کو دور دور تک
پھیلایا ہے - وہ بھی علماء سے مخفی نہین - لہذا اب ندوہ کو بھی اسطرف انعطاف توجہ ضروری ہے
عیسائیت کے بعد خود اس ملک کے مذاہب کا مطالعہ ضروری ہے - ایک وقت تھا -
جب کہ شریمد بھاگوت - اور رامائن اور مہا بھارت کا مطالعہ کفایت کرتا تھا -
"سوط اللہ الجبار" جیسی ضخیم کتابین انہی کتب کی سندات پر محتوی ہین مگر آج خود اس
قوم نے اسے خار زار سمجھ کر اپنے دامن کو بلند کرلیا ہے - لہذا ہمارا مطالعہ بھی چھ شاسترون
چار ویدون - اور منوسمرتی وغیرہ تک وسیع ہونا چاہیئے -

گیتا - انوگیتا - جوگ بشسٹ بھی قابل مطالعہ ہین - نیائے شاستر کا دیکھنا ضروری ہے
اور جو بُون بائن اس شاستر کو دیگر شاسترون سے ہے - اُس پر غور بھی لابدی ہے - یہ سچ ہے
کہ ان کتابون کے ایسے معتبر ترجمے اُردو مین نہین ہتلاتے کہ خود قوم نے متفقہ طور پر اُسے صحیح
قرار دیا ہو - لیکن مسلمانون نے توکبھی کسی دوسری زبان کے پڑھنے پڑھانے مین تامل نہین کیا
ویدون شاسترون کے متعلق جو تحقیقات ابومعشر بلخی اور ابوریحان بیرونی نے کی ہے عربی دانون
کے لیئے وہ بھی بہت کچھ فائدہ بخش ہوسکتی ہین - علماء کے سامنے خانخانان - اور فیضی
کے نظائر موجود ہین - زمانۂ حال مین سید حسین و سید علی بلگرامی کے نمونے بھی جرأت آموز ہین -

میرا خیال ہے۔ کہ صرف و نحو و ادب عربیہ کے جاننے والے عالم کو سنسکرت کا پڑھنا جس قدر آسان ہے۔ اُتنا اور کسی کو نہین۔ کیونکہ سنسکرت کی صرف صغیر و کبیر کے قواعد عربی سے مشابہت قریبہ رکھتے ہین۔

مین سمجھتا ہون۔ کہ علمار کے لیئے سنسکرت دان ہونا بسا اوقات برادران وطن کے لیئے بھی خیر و برکت کا باعث ہوگا۔ آریہ اور سناتن کے درمیان جو علمی مباحث ہمیشہ ہوا کرتے ہین اور جن مین ترجمہ کی صحت و غیر صحت کی اکثر بحث ہوا کرتی ہے۔ اُن مین ہمارے علمار کی ایک آزاد اور غیر متاثر شہادت بڑی وقعت پذیر ہوگی۔

بیرونی تبلیغ کے بعد تبلیغ کی ایک منزل خود اپنے گھر کے اندر تبلیغ کی ہے۔ باغ مین بڑے بڑے درخت بھی ہوتے ہین اور چھوٹے پودے بھی۔ بیل بھی۔ گھاس بھی۔ کوئی ظل ظلیل سے کوئی اثمار شیرین سے۔ کوئی ریاحین طیبہ سے۔ کوئی گلہائے دیدہ زیب سے کوئی اپنی نضرت و خضرت سے باغ آرا سمجھا جاتا ہے۔ مگر ان سب کو پانی کی یکسان ضرورت ہے۔

آجتک تبلیغ کا کام زیادہ تر شہرون اور قصبون مین ہوتا رہا ہے۔ لیکن جو بستیان ریل یا سڑک پختہ سے دور ہین اسطرف اہل وعظ و پند نے اپنا جانا بند کر رکھا ہے علمار کرام کا فرض ہے کہ اپنے اپنے زیر اثر واعظین کو اس طرف توجہ دلائین۔

ہان یہ عرض بھی ضروری ہے۔ کہ عام واعظین کے مواعظ نے بھی اسلام کو ہدف ملامت بنایا ہے۔ وہ بے سر و پا قصے۔ وہ لاطائل داستانین۔ وہ غیر مستند روایتین بیان کی جاتی ہین۔ جو علمار کے نزدیک بالکل واہی ہین۔ ممکن ہے کہ کسی قصہ کی بنیاد اسرائیلی روایت ہو اور کسی دانشور نے لَا تُصَدِّقُوْهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ کے تحت مین اُنکو فرحیات سمجھ کر بیان کر دیا ہو۔ لیکن محدود نگاہون نے اُنھی پر ڈورے ڈال رکھے ہین اور دیدہ و دل کو

ان ہی کی نذر کر رکھا ہے میں سمجھتا ہون کہ ایسے رسالون کی اشاعت منجانب علما کرام ناگزیر ہے جو ایسے قصہ جات کا بطلان کرین ۔ تاکہ واعظین و سامعین اور کتب اسلامیہ کے ناظرین کم ٹھوکر کھایا کرین ۔

اے علما عظام ایک اور بڑا فرض ہے ۔ اور وہ "تصوف کی حفاظت" ہے ۔ آہ ۔ تصوف مین کتنا میٹھا رس ہے ۔ کتنی شیرینی ہے ۔ اس کا سرسہ کتنا بصر افروز ہے ۔ اسکی معجون کتنی مقوی قلب ہے ۔ اس کا بیان خود اُنھین کی زبان سے شنیدنی ہے جو نرے اہل قال ہی نہین ۔ بلکہ صاحب حال بھی ہین ۔

سامعین مین سے کسی بزرگ کو یہ اندیشہ نہین ہونا چاہیئے کہ مین اُس تصوف کی نسبت عرض کر رہا ہون جو یونانی زبان کے لفظ تھیا سوفی سے معرب ہو کر تصوف کہلاتا ہے ۔ اور عربی لباس پہنکر اُمت خلیل کے لیئے وجہ التباس بن گیا ہے ۔

مین اس تصوف کی نسبت بھی عرض نہین کر رہا جو لوگ سنیاس یا ابھیاس وغیرہ نامون سے گنگا جمنا کے سبزہ زارون پر قابض رہے ہین اور اب جبہ و عمامہ زیب کر کے شیوخ کے پہلو مین آبیٹھے ہین ۔

مین اُس تصوف کی نسبت بھی عرض نہین کر رہا جو "ہمزاد" اور "زردان" کے نام سے ایران کے دل و دماغ پر حکمران رہا جس نے کبھی نور و ظلمت کو قدیم بتا کر اُنھین یزدان و اہرمن بنایا ۔ اور کبھی نور کو قدیم بتا کر ظلمت کو اسکی فکر باطل کا زائیدہ بنایا ۔ اور پھر امتزاج نور و ظلمت کو خالق عالم ٹھہرایا ۔

مین اُس تصوف کی بابت بھی عرض نہین کرتا جسے "اومیرس" نے یونان کے سامنے پیش کیا اور مہر آم و ناہید کو علت توحد و علت تفرق بتا کر اسی کو راز عالم قرار دیا ۔

مین جو کچھ عرض کر رہا ہون ۔ میری مراد اُس حدیث پاک سے ہے ۔ جسے امام مسلم نے امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ۔ اور شیخین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عالم روحانیت کا سردار ۔ وحی کا علم بردار ۔ خاکی لباس مین سرور کائنات ۔ فخر موجودات سیدالمرسلین ۔ رحمۃ للعالمین کے حضور مین حاضر ہوتا ہے اور چند سوالات کے بعد اُس کا سوال یہ ہے کہ ما الاحسان ۔ لہذا اسلامی تصوف وہی ہے جسے سوال جبریلی اور جواب محمدی مین بلفظ احسان روشناس فرمایا گیا ہے ۔ یہی اسلامی تصوف ہے اسی کی حفاظت اور اسی کی اشاعت علماء کرام پر ضروری ہے ۔

مین سمجھتا ہون کہ ندوہ کے بانیان قدیم مین جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب مونگیری اور جناب شاہ سلیمان صاحب پھلواری جیسے مالک سجادہ و صاحب وسادہ ہون وہ مجلس کیون تصوف کا تحفظ نہ کرے ۔

قرآن پاک ۔ احادیث مصطفوی ہی اصل اصول اس سلسلہ کا ہوگا ۔

سیدنا امام زین العابدین و امام حسن بصری ۔ رحمۃ اللہ علیہم کی تشریحات ۔ خواجہ جنید و خواجہ بایزید بسطامی کے کلمات و شیخ الاولیا و سیدالاصفیا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ کی تصنیفات ۔ امام کبیر حضرت شہاب الدین سہروردی کی تالیفات خواجہ بہاءالدین و خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے رسائل ابوطالب مکی ۔ اور امام محمد غزالی کی کتابین ۔ خواجہ بزرگ سلطان الہند سید حسن معین الدین چشتی سنجری اور سلطان الاولیا حضرت نظام الدین اولیاء کے ملفوظات ۔ خواجہ عبدالقدوس گنگوہی ۔ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی الفاروقی کے مکتوبات ۔ شیخ الاسلام عبداللہ بن محمد الہروی الانصاری اور سید شیخ عبدالوہاب شعرانی ۔ اور حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے

وشحات ایسا ذخیرہ ہے ۔ جن سے اس سلسلہ مین مدد لی جا سکتی ہے ۔ مثنوی مولانا روم حدیقۂ سنائی اور خواجہ فرید الدین عطار کی مثنویات سے بھی ایک عمدہ انتخاب کیا جا سکتا ہے ۔ اور ایک لبن خالص اطفال روحانی کی تربیت کے لئے مہیا کیا جا سکتا ہے

ندوۃ العلما کے لیئے یہ امر بھی قابل غور ہے ۔ کہ زکوٰۃ کے متعلق کسقدر ابتری ہو رہی ہے وہ مدات مصارف زکوٰۃ جن کا تعین خود رب العالمین نے فرما دیا قریبًا خارج از عمل ہو گئی ہین ۔ بہت سے پڑھے لکھے لوگ بھی نہین سمجھتے کہ زکوٰۃ کو نظام قومی سے کتنا گہرا تعلق ہے ۔ لہذا ضروری ہے ۔ کہ حلقہ ہائے زیر اثر مین مقاصد و مفاد و مصرف زکوٰۃ کے متعلق اشاعت کی جائے ۔ تاکہ ہر ایک بستی والے اپنی اپنی زکوٰۃ کو اول مقام واحد پر جمع کرنا سیکھین ۔ اور پھر جمع شدہ رقوم کو قومی ضروریات پر صرف کرین ۔ اگر زکوٰۃ کی آمد و خرچ کا طریقہ منضبط ہو جائے ۔ تو بہت سی علمی و اخلاقی ضروریات اس قوم درماندہ کی پوری ہو سکتی ہین ۔

منجانب ندوہ ایسے رسالون کی اشاعت درکار ہے جو ملک کو اس رکن اسلامی کی بجا آوری کے طریقے بتلا سکے

ندوۃ العلما کا یہ احسان گران ہے کہ اُس نے بہترین نصاب کے مطابق جو جامع ازہر کے نصاب کے برابر برابر ہے ۔ اطفال کو تعلیم دینا شروع کر دیا ہے ۔ لیکن ندوہ کو تعلیم بنات کی جانب بھی اب توجہ کرنا لازم ہے ۔

یہ سچ ہے کہ ندوہ موجودہ سرمایہ پر نہ تو کوئی مدرسہ لڑکیون کے لئے کھول سکتا ہے اور نہ کوئی واحد مدرسہ اس وسیع بر اعظم جیسے ملک کے لیئے کفایت کر سکتا ہے ۔ مگر جو ابتدائی اور ضروری کام کیا جا سکتا ہے ۔ وہ نصاب تعلیمی کا معین

کردیتا ہے - ندوہ کو ایسے نصاب کے لئے اردو زبان مین متعدد کتابین ملینگی - جن پر اہل ملک کا اتفاق ہے کہ مفید بنات ہین - لیکن جو کمی ہے - اُسے جدید تصانیف سے پورا کر دینا چاہیئے - ایسا نصاب ہشت سالہ تعلیم کا ہو - اس سے زیادہ کسی لڑکی کا مصروف تعلیم رہنا بہت شاذ ہوگا -

اے بزرگان دین - اب مین اپنے مضمون کو ختم کرنے لگا ہون - اور مین سمجھتا ہون کہ اس مضمون کے اکثر حصے ایک بسیط بحث کے محتاج ہین - مین سمجھتا ہون - کہ علمار کرام کے رد و قبول کے بعد جو صورت ان تجاویز کی رہ جائے گی - وہی قابل العمل بھی ہوگی -

مین سمجھتا ہون کہ جلسۂ ہذا کا محدود وقت ایسے مباحث کے لیے مکتفی نہین لہذا امید ہے کہ جناب ناظم صاحب جو خود عالم و صاحب تصانیف مفیدہ ہین - اور اُس نامور فاضل اکمل کے فرزند ہین - جن کی تصانیف سے نہ صرف ہندوستان بلکہ وہ سب ممالک بھی جن پر فارسی و عربی زبان کا تسلط ہے برابر فیضیاب ہین - یعنی جناب نواب مولوی سید صدیق حسن خان صاحب اللّٰہم انزلہ فی اعلیٰ غرف الفردوس من الدرجات العلیٰ بھی ان تجاویز پر غور فرمائین گے اور ارکان انتظامیہ بھی توجہ فرماوینگے کہ ندوہ کو ان اُمور سے کہان تک تعلق ہے - اور اُن کو کس شکل مین زیر عمل لایا جاسکتا ہے

معشر مسلمین - بزرگان قوم - خاتمہ مضمون سے پیشتر مین ندوہ کے ضیف کرام سے بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہون - جو اجلاس باوقار مین تشریف لاکر علمار کے لئے سبب مسرت و امتنان ٹھہرے اور خود جالب فوز و فلاح و خیر و صلاح ہوئے -

آپ نے سُن لیا کہ ندوہ اسوقت قریبًا اُسی نصاب کے مطابق جو جامع ازہر مصر کا ہے

آپ کے بچون کو تعلیم دے کر عالم بنا رہا ہے ۔ اور ابھی تک اس نصاب کو زیادہ ارفع و اعلیٰ بنانے کی فکر عمیق مین ہے ۔

مگر انتظام کے لحاظ سے ندوہ اور ازہر مین ایک اور سو کی نسبت بھی نہین، ازہر اسوقت چودہ ہزار بچون کی رہائش کا انتظام کر رہا ہے ۔ جب کہ ندوہ مین ایک سو طالب علمون کے قیام کے لائق بھی مکان نہین ۔ یہ بھی کوئی انتظام ہے کہ متعدد مقامات پر مختلف مکانات کرایہ پر لئے جاتے ہین ۔ اور طالب علمون کو اُس آب و ہوا مین ٹھہرایا جاتا ہے ۔ جو علم ادب کی آب و ہوا نہین ۔ اگر آپ صاحبان نے میرے اس مضمون کے خیالات پریشان مین سے کسی ایک تجویز کو پسند فرمالیا ہے یا بسمع استحسان سُن لیا ہے ۔ اور آپ صاحبان نے بھی یہ سمجھ لیا ہے کہ ایسے ایسے مہتم بالشان امور کو ندوۃ العلماء جیسے ہی واجب الاحترام جماعت سر انجام دے سکتی ہے ۔ تو لازم ہے کہ جملہ حضرات ندوہ کو اپنی دلی التفات اور ذاتی عطوفت کا مرکز ٹھہرائین ۔

الف ۔ اُسکے طریقۂ تعلیم کو زیادہ سے زیادہ ترویج دین

ب ۔ فقدان سرمایہ سے جو پریشانیان ندوہ کو لاحق حال ہین ۔ اور جن کی وجہ سے ندوہ کے بڑے بڑے ارادے ابھی تک شفاف قلب ہی مین پوشیدہ ہین ۔ اُنھین دُور فرمائین ۔

ندوہ بآسانی اپنے ماتحت ایسی ایسی مجالس شوری کا تقرر کر سکتا ہے جو علمی خلاقی ۔ قانونی ۔ اور دینی شعبہ جات مین قوم کی اعانت و ہدایت بطریق احسن کر سکین ۔

حضرات اگر نظامیہ بغداد کئی کروڑ کی جاگیر کا پہلے ہی دن مالک تھا اور اگر جامع ازہر

اُسوقت لاکھون روپیہ کی آمدنی رکھتا ہے۔ تو ندوہ بھی اِسس امر کا فخر کرسکتا ہے کہ اُسے توکل طیران حاصل ہے، پرندے صبح کو گرسنہ و تشنہ اپنے اپنے گھونسلون سے نکلتے۔ اور شام کو شکم سیر ہوکر آشیانون مین آبسیرا لیتے ہین۔

امید ہے کہ ایک نہ ایک دن قوم اِن ضروریات کو پورا کردیگی۔ اور اُسوقت اُس کا یہ حق ہوگا کہ وہ ندوہ سے مطالبہ کرے کہ اس کے نتائج اظہر سے بھی اظہر اور بڑھ کر ہون۔

دادیم ترا ز گنج توفیق نشان
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

محمد سلیمان سلمان منصورپوری

ضمیمہ اقتباس روداد کارروائی مجلس استقبالی[1]

بوای سکاؤٹس مہمانون کے قیام اور دوران اجلاس مین بوای اسکاؤٹس نے پہرہ چوکی، انتظام جلسہ گاہ، روشنی اور مختلف دیگر خدمات نہایت محنت، جانفشانی اور خوش سلیقگی سے انجام دین۔

تمام بزرگان ملت و مہمانان جلسہ نے ان نونہالان قوم کے حسن خدمات کا بار بار اعتراف فرمایا، ان بچون کی قابلیت کا راز مسٹر غلام محی الدین۔ بی۔ اے۔ بی ٹی ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی اسکول کی اعلی تعلیم و تربیت مین مضمر ہے۔ سید محمد مشتاق صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی اور دیگر ماسٹران مسلم ہائی اسکول بھی ہیڈ ماسٹر صاحب کی امداد کرتے ہین وہ بھی مستحق تحسین ہین۔

خاص اعتراف جن حضرات نے مختلف سب کمیٹیون مین "یوم ندوہ" کے گشت مین اور بوای سکاؤٹس کے انتظامات مین قابل تحسین کام کیا اُنکا ذکر اوپر آچکا ہے، ان حضرات نے جلسے کے متعلق دیگر قابل قدر خدمات بھی سر انجام دین، مجلس استقبالی ان حضرات کی خدمات کا اعتراف کرتی ہے،

جن حضرات نے معقول عطیات، سامان اور مصارف دعوت سے امداد فرمائی اُن کی امداد خاص طور پر مستحق تشکر ہے اللہ تعالی اُن کو جزاے خیر عطا فرمائے،

ان حضرات کے علاوہ، اصحاب مندرجۂ ذیل خاص طور سے مستحق شکریہ ہین،

ڈاکٹر قدرت علی صاحب نے مشیر طبی کا کام کیا۔

شیخ محمد یاس صاحب سوداگر نے "ظروف" اور ماسٹر اسد اللہ خان صاحب نے

[1] نوٹ۔ مجلس استقبالی کی ابتدائی روداد صفحہ ، سے صفحہ ۲۰ تک ملاحظہ ہو۔

"بیش بہا قالین" مستعار دیئے، شیخ ظہیر الدین احمد صاحب ریلوے انجنیر پٹیالہ، ڈاکٹر محمد دین صاحب اسسٹنٹ سرجن انبالہ، چودھری گوربخش سنگھ صاحب وکیل - ایم - ایل سی انبالہ لالہ دونی چند صاحب وکیل ایم - ایل - سی - انبالہ (ان چارون حضرات) نے اپنی اپنی موٹر گاڑیان مستعار دین، لالہ گنگا رام صاحب رئیس اعظم - ایم - ایل - سی نے بھی اپنی موٹر اور دیگر سامان مستعار عنایت فرمایا،

شیخ عبد الرحیم صاحب سہروردی، میان عبد الستار صاحب وکیل، مرزا عبد السعید صاحب بی - اے - ماسٹر عنایت اللہ صاحب، حاجی محمد رمضان صاحب، شیخ عبد الحکیم صاحب گجراتی خواجہ محمد شریف صاحب بی اے. ان تمام حضرات نے بڑی محنت کے ساتھ مختلف خدمات انجام دین، میان عبد الحق صاحب نقیب انجمن اسلامیہ نے اول سے آخر تک بجد محنت کی، سید زوار حسین صاحب، منشی شیر افگن خان صاحب، سید سلطان حسین صاحب، منشی محمد حسین صاحب ملازمان میونسپل کمیٹی اور سید محمد علی صاحب داروغہ روشنی کی خدمات بھی شکرگزاری کے قابل ہین، مجلس استقبالی ان تمام حضرات کی دل سے ممنون ہے اور اُن کے لیے دعاء خیر کرتی ہے۔

گوشوارہ آمد و صرف مجلس استقبالی

مجلس استقبالی کی کل آمدنی کی میزان مبلغ تین ہزار چار سو دو اکسٹھ روپیہ دو آنہ چھ پائی ہوئی ہے اور بمقابلہ اس کے کل صرفہ کی میزان مبلغ دو ہزار سات سو ایک روپیہ تین پائی ہوئی ہے، یعنی بعد مصارف کے مبلغ سات سو پچاس روپیہ دو آنہ تین پائی بچ رہے جس کا گوشوارہ حسب مندرجہ ذیل ہے،

گوشوارہ آمد و صرف مجلس استقبالی متعلق اجلاس بستم ندوۃ العلماء

منعقدہ ۲۸-۲۹ نومبر ۱۹۲۵ء

بمقام شہر انبالہ

آمدنی		مد اخراجات		کیفیت
مد آمدنی	رقم	اخراجات	رقم	
چندہ رکنیت مجلس استقبالی	الصماصہ	تار و ڈاک	لعہ ۱/۶	
چندہ رکنیت ندوۃ العلماء	مالعہ	سفرخرچ	مالہ ۶	
چندہ معاونت ندوۃ العلماء	سالعہ	کرایہ تانگہ و باربرداری	ماصہ ۱۲/	
چندہ یوم ندوہ	عہ ۳/	طباعت	للعہ ۸/	
فروختگی اشیاء	معہ ۱۵/	تعمیرات	سامعہ ۸/	
عطیات	عمالعہ ۲	کرایہ کرسی و خیمہ وغیرہ	مالعہ	
		روشنی	عہ ۳/۳	
میزان کل آمدنی	للعمالعہ ۲/۶	آرائش	معہ ۱۰/۳	
		قیام	لعہ ۱۵/	
		طعام	لمالعہ ۹/۹	
		سامان کتابت	لعہ ۱۴/۶	
		متفرق	عہ ۱۲/۶	

چندہ رکنیت و معاونت اجلاس جو حوالہ مولانا غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء کیا گیا	سامـــ
میزان کل مصارف	اللماعہ ۳/
بقایا	للماصــ ۲/۳/
میزان	للمالمالصــ ۲/۶/
دستخط سید غلام بھیک نیرنگ صدر مجلس استقبالیہ	

نوٹ:- مبلغ سات سو پچاس روپیہ (للماصہ) جو باقی تحویل ہے وہ ندوۃ العلماء کے خزانہ میں ۲۹- اپریل سنہ ۱۹۲۶ء کو بمد تعمیر دار الاقامہ حسب تحریر جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ جمع ہو گیا ہے۔

(صفی الدولہ حسام الملک شمس العلما
محمد علی حسن خان)
ناظم ندوۃ العلما

فہرست اسمائے گرامی آن مشاہیر علماء مشائخ اور بزرگان قوم کی

جو اس اجلاس میں شرکت کے واسطے تشریف لائے تھے

(۱) جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمان خان صاحب شروانی صدر الصدور امور مذہبی ممالک محروسہ اعلیٰحضرت حضور نظام۔

(۲) جناب صفی الدولہ حسام الملک شمس العلما نواب مولوی سید محمد علی حسن خان صاحب ناظم ندوۃ العلماء

(۳) جناب مولوی الحاج سر رحیم بخش صاحب کے سی-آئی-ای-حامی ندوۃ العلماء

(۴) جناب مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب سہارن پور

(۵) جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی معتمد دار العلوم ندوۃ العلماء

(۶) جناب مولوی مسعود علی صاحب ندوی

(۷) جناب مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب پنشنر سشن جج ریاست پٹیالہ

(۸) جناب مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجری

(۹) جناب مولوی عبد الرحیم صاحب ریواڑی

(۱۰) جناب مولوی قاری عبد السلام صاحب عباسی پانی پت۔

(۱۱) جناب مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی امرتسر

(۱۲) جناب مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء دہلی۔

(۱۳) جناب مولوی شاہ محمد فاخر صاحب الہ آبادی

(۱۴) جناب شمس العلماء الحاج مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء

(۱۵) جناب ابوالوفا مولوی محمد ثناء اللہ صاحب امرتسر

(۱۶) جناب مولوی محمد حسن خان صاحب ندوی

(۱۷) جناب مولوی عبد الرحمان صاحب ندوی نگرامی

(۱۸) جناب مولوی محمد عقیل الرحمن صاحب ندوی سہارن پور

(۱۹) جناب مولوی مفتی محمد عبد اللطیف صاحب پروفیسر جامع عثمانیہ حیدر آباد دکن۔

(۲۰) جناب مولوی مناظر احسن صاحب بہاری پروفیسر جامع عثمانیہ حیدر آباد دکن

(۲۱) جناب مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب ندوی

(۲۲) جناب مولوی حکیم معین الدین صاحب جھجھر ضلع رہتک

(۲۳) جناب مولوی ضیاء اللہ صاحب ندوی

(۲۴) جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء

(۲۵) جناب مولوی حکیم احمد حسین صاحب دیوبندی

(۲۶) جناب مولوی محمد فضل قدیر صاحب ندوی

(۲۷) جناب مولوی عبد الماجد صاحب بی۔ اے مؤلف فلسفہ جذبات

(۲۸) جناب مولوی محمد ذکریا صاحب لدھیانہ

(۲۹) جناب مولوی حبیب الرحمن صاحب صدر خلافت کمیٹی لدھیانہ۔

(۳۰) جناب مولوی سید محمد صاحب جوناگڈھی دہلی

(۳۱) جناب مولوی عبد الماجد صاحب بدایونی

(۳۲) جناب مولوی سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امرتسر

(۳۳) جناب مولوی عبد التواب صاحب رہتک

(۳۴) جناب مولوی قریشی صاحب اڈیٹر تنظیم امرتسر

(۳۵) جناب مولوی سید عبد الغفور صاحب ندوی مددگار ناظم ندوۃ العلماء

(۳۶) جناب نواب زادہ محمد ارشاد علی خان صاحب رئیس کرنال

(۳۷) جناب منشی مرزا احمد خان صاحب منیجر اسٹیٹ نواب عمر دراز علی خان صاحب رئیس کرنال

(۳۸) جناب خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹرایٹ لاء وزیر تعلیم صوبہ پنجاب

(۳۹) جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس و معتمد مال ندوۃ العلماء

(۴۰) جناب ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو امرتسر

(۴۱) جناب مولوی مسعود الرحمن خان صاحب شروانی رئیس حبیب گنج ضلع علیگڈھ

(۴۲) جناب نواب سید امیر حسن خان صاحب بھوپال ہوس لکھنؤ

(۴۳) جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب مودودی۔ لکھنؤ

(۴۴) جناب مولوی عبد المعیٰ خان صاحب سب رجسٹرار حیدرآباد دکن

(۴۵) جناب منشی وحید الحسن صاحب رئیس آسیون ضلع اناؤ

فہرست ممبران دوامی ندوۃ العلماء از ۱۹۱۹ء لغایۃ ۱۹۲۵ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	پتہ		کیفیت
۱	جناب۔ ایم۔ اے۔ احمد بادشاہ صاحب	سکنڈ لائن بیچ	مدراس	
۲	جناب محمد احمد دادا بھائی صاحب	کٹھور	ضلع سورت	
۳	جناب سیٹھ دادا ہاشم صاحب	ایسٹ اسٹریٹ	پونہ	
۴	جناب سلیمان داؤد ابو صاحب	سید پورہ	سورت	
۵	جناب سلیمان احمد قاضی صاحب	کٹھور	ضلع سورت	
۶	جناب صالح محمد حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب	نمبر ۲۴۸ اسلینڈ	مدراس	
۷	جناب محمد موسیٰ سیٹھ صاحب	نمبر ۲۳ گوڈون اسٹریٹ	مدراس	
۸	جناب منشی عبد الحکیم صاحب تاجر چرم	بڑی مٹ	مدراس	
۹	جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ		کانپور	

۱۰	جناب قاضی نظام الدین صاحب تعلقہ دار	ستر کھ	ضلع بارہ بنکی	
۱۱	جناب خان بہادر چودھری رشید الدین شریف صاحب ایل ایم ۔ ایس تعلقہ دار	پپیار	ضلع بارہ بنکی	
۱۲	جناب خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب وزیر تعلیم صوبہ پنجاب		لاہور	
۱۳	جناب نواب زادہ محمد ارشاد علی خان صاحب رئیس		کرنال	
۱۴	جناب مولانا الحاج سر رحیم بخش صاحب کے ۔سی ۔آئی ۔ای ۔حامی ندوۃ العلماء رئیس		ضلع کرنال	

فہرست ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء

۱۹۲۶ء

(۱) جناب مولوی محمد خلیل الرحمان صاحب قاضی محلہ سہارن پور

(۲) جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولوی محمد حبیب الرحمان خان صاحب شیروانی رئیس و صدر الصدور امور مذہبی ممالک محروسہ اعلیٰ حضرت حضور نظام

(۳) جناب مولوی حمید الدین صاحب بی ۔اے ۔پھریا ضلع اعظم گڈھ

(۴) جناب صفی الدولہ حسام الملک شمس العلماء نواب مولوی سید محمد علی حسن خان صاحب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ

(۵) جناب مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب رئیس دتاؤلی

(۶) جناب مولوی ابوالقاسم صاحب سیف شہر بنارس ۔

(۷) جناب مولوی حاجی اعجاز علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ

(۸) جناب مولوی حبیب الزمان خان صاحب منتظم باب حکومت حیدرآباد دکن

(۹) جناب مولوی منظور النبی صاحب پیلی بھیت

(۱۰) جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی معتمد دارالعلوم شبلی منزل اعظم گڈھ

(۱۱) جناب مولوی مسعود علی صاحب ندوی شبلی منزل اعظم گڈھ

(۱۲) جناب مولوی احمد زمان خان صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ شاہجہان پور

(۱۳) جناب مولوی ابوبکر محمد شیث صاحب جون پور

(۱۴) جناب مولوی حکیم ڈاکٹر حاجی سید عبدالعلی صاحب۔ بی۔ ایس۔ سی۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ لکھنؤ

(۱۵) جناب مولوی سید ظہور احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل ہائیکورٹ و آنریری سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ لکھنؤ

(۱۶) جناب خان بہادر میر سید حسین صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر لکھنؤ

(۱۷) جناب منشی محمد اظہر علی صاحب۔ بی۔ اے۔ وکیل لکھنؤ

(۱۸) جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ کانپور

(۱۹) جناب شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹرایٹ لا۔ لکھنؤ

(۲۰) جناب مولوی حاجی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ لکھنؤ

(۲۱) جناب مولوی حاجی نور الحسن صاحب وکیل و آنریری اسسٹنٹ کلکٹر کاکوری ضلع لکھنؤ

(۲۲) جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس و معتمد مال ندوۃ العلماء لکھنؤ

(۲۳) جناب مولوی عبدالرحیم صاحب ریواڑی

(۲۴) جناب مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجری حیدرآباد دکن

(۲۵) جناب مولوی قاری عبدالسلام صاحب عباسی پانی پت

(۲۶) جناب مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی امرتسر۔

(۲۷) جناب مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب پنشنر سشن جج ریاست پٹیالہ

(۲۸) جناب مولوی عبداللہ صاحب منہاس امرتسر۔

(۲۹) جناب خان بہادر آنریبل شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر وزیر تعلیم صوبہ پنجاب لاہور

(۳۰) جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ۔ بی۔اے۔ وکیل ہائیکورٹ۔ شہر انبالہ

(۳۱) جناب شیخ صادق حسن صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ امرتسر

(۳۲) جناب بابو قمرالدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر

(۳۳) جناب میاں عبدالغفور صاحب بی۔اے تاجر چرم حلیمیہ بلڈنگ۔ کانپور

(۳۴) جناب مسیح الملک مولوی حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب رئیس دہلی۔

(۳۵) جناب مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد شاہی دہلی

(۳۶) جناب نواب بشیرالدین احمد صاحب دہلی

(۳۷) جناب مولوی حکیم حبیب الرحمٰن صاحب ڈھاکہ

(۳۸) جناب آنریبل خان بہادر نواب چودھری سید نواب علی صاحب کلکتہ

(۳۹) جناب خان بہادر خواجہ محمد اعظم صاحب رئیس ڈھاکہ

(۴۰) جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواری شریف ضلع پٹنہ

(۴۱) جناب مولوی سید محمد قاسم صاحب معلم العربیہ مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ

(۴۲) جناب شمس العلماء حافظ سید محب الحق صاحب رئیس پٹنہ

(۴۳) جناب ڈاکٹر سید محمود صاحب بیرسٹرایٹ لا چھپرہ

(۴۴) جناب مولوی حاجی ضیاءالدین محمد صاحب مدراس

(۴۵) جناب مولوی محمد فضل اللہ صاحب ناظم مدرسہ عربیہ دار السلام عمر آباد ضلع شمالی ارکاٹ

(۴۶) جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی گولڈ فیلڈس کارومنڈل

(۴۷) جناب مولوی قطب الدین احمد صاحب امام مسجد بلگام

(۴۸) جناب آنریبل سیٹھ ابراہیم ہارون جعفر صاحب پونہ

(۴۹) جناب مولوی سید عبد الرزاق صاحب کلرک آف کورٹ اکولہ (برار)

(۵۰) جناب مولوی محمد محمود علیخان صاحب ندوی ناگپور

(۵۱) جناب مولوی عبد القادر صاحب وکیل امراؤتی (برار)

(۵۲) جناب حاجی سیٹھ محمود یوسف بھائی میان صاحب رنگون

(۵۳) جناب مولوی الحاج سر رحیم بخش صاحب کے - سی - آئی - ای حامی ندوۃ العلماء رئیس ضلع کرنال

(۵۴) جناب ملا عبد الباسط صاحب منصف تعلقہ لاتور عثمان آباد حیدر آباد دکن -

(۵۵) جناب مولوی حافظ فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

(۵۶) جناب ضیاء العلوم مولوی مفتی محمد انوار الحق صاحب - ایم اے - ڈائرکٹر سررشتہ تعلیمات ریاست بھوپال

(۵۷) جناب مولوی محمد دین صاحب بی - اے سابق ممبر کونسل ریاست بھاولپور

(۵۸) جناب نواب ذو القدر جنگ بہادر رکن عدالت حیدر آباد دکن

(۵۹) جناب مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب ندوی کانفرنس آفس علیگڈھ

(۶۰) جناب مولوی عبد الباری صاحب ندوی پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن -

(۶۱) جناب مولوی محمد شبلی صاحب ندوی مہتمم مدرسہ اصلاح سرائے میر ضلع اعظم گڈھ

(۶۲) جناب شفاء الملک مولوی حکیم محمد عبد الحمید صاحب لکھنؤ

(۶۳) جناب مولوی محی الدین صاحب بی ۔ اے صدر جمعیۃ اشاعۃ وتبلیغ الاسلام قصور ضلع لاہور۔

(۶۴) جناب مولوی سید محمد لطف اللہ صاحب خانقاہ رحمانیہ محوص پور مونگیر

(۶۵) جناب مسٹر ولی الحق صاحب ٹیس وبیرسٹر ایٹ لا پٹنہ

(۶۶) جناب مولوی عبدالقادر صاحب وکیل قصور ضلع لاہور

(۶۷) جناب مولوی حکیم عبدالجلیل صاحب ندوی پشاور۔

(۶۸) جناب خان بہادر نواب سر محمد مزمل اللہ خان صاحب بالقابہ بھیکم پور ضلع علیگڈھ

فہرست چندہ عام اغراض ندوۃ العلماء از یکم نومبر ۱۹۲۵ء لغایۃ آخر مارچ ۱۹۲۶ء

(بترتیب حروف تہجی)

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ردیف (الف)	
۱	جناب منشی اقبال احمد صاحب کلارک پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا شملہ	عہ/
۲	جناب خواجہ ابوالحسن صاحب دفتر تعلیمات وغیرہ شملہ	عہ/
۳	جناب بابو امیر اللہ صاحب ریلوے بورڈ شملہ	عہ/
۴	جناب بابو اکرام اللہ خان صاحب ریلوے بورڈ شملہ	عہ
۵	جناب بابو انور علی صاحب شملہ	۸/
۶	جناب منشی اللہ دیا صاحب نمبر ۱ کمپازیٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۷	جناب سید اشفاق احمد صاحب نمبر ۱ کمپازیٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲/
۸	جناب براہیم صاحب دفتری نمبر ۱ کمپازیٹر	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲/
۹	جناب منشی احمد شاہ صاحب اسسٹنٹ ایڈمنسٹریشن گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	عہ/
۱۰	جناب منشی احمد دین صاحب بن ڈم مین گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱۱/
۱۱	جناب بابو الٰہ بخش صاحب سیکشن ہولڈر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	عہر
۱۲	جناب ایوب خان صاحب بازار زرین شملہ	عہ
۱۳	جناب منشی اللہ دیا صاحب کیپٹل بوٹ ہاؤس اپر بازار شملہ	عسگ
۱۴	جناب براہیم صاحب سبزی بازار شملہ	۸/
۱۵	جناب ارشاد حسین صاحب متقی فارن آفس شملہ	عہر
۱۶	جناب خان بہادر مسٹر انعام الحق صاحب فارن آفس شملہ	۶/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	(ردیف ب)	
۱۷	جناب پیر جی بشیر الدین صاحب نمبر ۱	
	کلپازیٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۱۸	جناب ملّا بشیر الدین صاحب نمبر ۲	
	کلپازیٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۱۹	جناب بھورا صاحب خیاط بازار زیرین شملہ	۲/
	(ردیف پ)	
۲۰	جناب پرنس بوٹ ہاؤس اپر بازار شملہ	۴/
	(ردیف ت)	
۲۱	جناب منشی تاج الدین صاحب انجنیر انچیف	
	آرمی ہیڈ کوارٹرس شملہ	۸/
۲۲	جناب خان بہادر سید تاج الدین احمد صاحب	
	سپرال بورڈ آف ریونیو شملہ	سے/
۲۳	جناب بابو تاج الدین صاحب فارن آفس شملہ	عہ/
	(ردیف ج)	
۲۴	جناب منشی سید جلال الدین شاہ صاحب	
	کاپی ہولڈر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۲۵	جناب بابو جواہر خان صاحب ٹائم کیپر	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	عہ/
۲۶	جناب جان محمد گھڑی ساز اپر بازار شملہ	عہ/
۲۷	جناب جانی صاحب سبزی منڈی بازار زیرین	۴/
	(ردیف ج)	
۲۸	جناب منشی حبیب اللہ صاحب دفتر انجنیر	
	انچیف آرمی ہیڈ کوارٹرس پریس آف	
	انڈیا شملہ	۸/
۲۹	جناب بابو شیخ حبیب اللہ صاحب مینو سپل	
	کمیٹی شملہ	عاا/
۳۰	جناب بابو حمید علی صاحب شملہ	عہ/
۳۱	جناب بابو حامد حسن صاحب شملہ	۸/
۳۲	جناب بابو حشمت علی خان صاحب نمبر ۱	
	کلپازیٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲/
۳۳	جناب منشی حیدر حسین صاحب اسسٹنٹ جمعدار	
	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲/
۳۴	جناب شیخ حبیب اللہ صاحب بازار زیرین شملہ	۶/
۳۵	جناب حبیب اللہ صاحب سبزی	عہ/
	بازار ابد شملہ	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۳۶	جناب بابو حبیب الرحمن صاحب فائر آفس شملہ	۴/
	ردیف (خ)	
۳۷	جناب خیرالدین صاحب گھڑی ساز بازار زیرین شملہ	۸/
۳۸	جناب خورشید احمد صاحب سوداگر بازار زیرین شملہ	۴/
	ردیف (د)	
۳۹	جناب بابو دین محمد صاحب کلرک گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲/
	ردیف (ر)	
۴۰	جناب منشی رحیم بخش صاحب کلرک گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۴۱	جناب منشی رشید احمد صاحب نمبر دفتری گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲/
۴۲	جناب رحیم بخش صاحب دفتری نمبر ۱ گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲/
۴۳	جناب رحمت اللہ زیان صاحب بازار شملہ	[illegible]
۴۴	جناب حافظ رحمت اللہ کمپنی سبزی بازار شملہ	عہ
	ردیف (س)	
۴۵	جناب منشی سید حسن صاحب کاپی ہولڈر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲/
۴۶	جناب منشی شیخ سلیم اللہ صاحب کاپی ہولڈر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۴۷	جناب منشی سراج الدین صاحب دفتر انجینیر انچیف آرمی ہیڈکوارٹرس شملہ	۸/
۴۸	جناب سلامت علی خان صاحب دفتر انجینیر انچیف آرمی ہیڈکوارٹرس شملہ	۸/
۴۹	جناب سردار علی صاحب مشین مین گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲/
	ردیف (ش)	
۵۰	جناب منشی شمس الاسلام صاحب اگزامنر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۸/
۵۱	جناب میر شمس الدین صاحب اسسٹنٹ اینڈسٹریپبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ آف انڈیا شملہ	عہ
۵۲	جناب شہاب الدین صاحب حلوائی بازار زیرین شملہ	عہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۵۳	جناب شیر احمد صاحب نان بائی کابلی بازار زیرین شملہ	عہ/
۵۴	جناب شیر محمد خان صاحب خیاط بازار زیرین شملہ	۴/
	ردیف (ص)	
۵۵	جناب منشی صفدر علی صاحب دفتر انجنیر انچیف آرمی ہیڈکوارٹرس شملہ	۸/
۵۶	جناب بابو صدیق احمد صاحب ریلوے بورڈ شملہ	عہ
۵۷	جناب مسٹر صدیق حسن خانصاحب آرمی ڈیپارٹمنٹ شملہ	عـگ
	ردیف (ط)	
۵۸	جناب منشی طاہر حسین صاحب کلرک گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲/
۵۹	جناب منشی طفیل احمد صاحب آرمی ڈیپارٹمنٹ شملہ	۸/
	ردیف (ظ)	
۶۰	جناب بابو سید ظہور الدین صاحب	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ارکیولاجیکل ڈیپارٹمنٹ شملہ	عہ/
	ردیف (ع)	
۶۱	چندہ معرفت جناب عبدالرب و محمد احمد صاحبان وغیرہ شملہ بروز عید الفطر	عـــہ ۹/۱۲
۶۲	جناب عبدالغفور صاحب گازر شملہ قیمت چرم قربانی	سے ۱۲/
۶۳	جناب منشی عبدالحق صاحب ریکارڈ کیپر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۶۴	جناب منشی عبدالغفار صاحب کلرک گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۸/
۶۵	جناب منشی عبدالرزاق صاحب کلرک گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۶۶	جناب عبدالعزیز خان صاحب کلرک گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۶۷	جناب منشی عبدالرحمن صاحب ریوائزر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۶۸	جناب منشی عبدالصمد صاحب کاپی ہولڈر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۶۹	جناب منشی عبد الستار صاحب کلارک گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	عہ/
۷۰	جناب بابو عبد الغفور صاحب بٹ صاحب دفتر انجنیر انچیف آرمی ہیڈ کوارٹرس شملہ	عہ/
۷۱	جناب بابو عبد اللطیف صاحب بٹ صاحب دفتر انجنیر انچیف آرمی ہیڈ کوارٹرس شملہ	عہ/
۷۲	جناب منشی عبد القیوم صاحب بٹ صاحب دفتر انجنیر انچیف آرمی ہیڈ کوارٹرس شملہ	عہ/
۷۳	جناب منشی عبد الغنی صاحب دفتر تعلیمات وغیرہ شملہ	عہ/
۷۴	جناب بابو عبد الرزاق صاحب ریلوے بورڈ شملہ	عہ/
۷۵	جناب بابو عبد الرحمن صاحب کامرس ڈپارٹمنٹ شملہ	عہ/
۷۶	از فائنل اسکول معرفت جناب سید یعقوب شاہ صاحب شملہ	صہ/
۷۷	جناب بابو عبد الغفور صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۷۸	جناب بابو عبد الغنی صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	۸/
۷۹	جناب بابو عبد اللہ بٹ صاحب شملہ	عہ/
۸۰	جناب مولوی علی نقی صاحب بی اے وکیل شملہ	سے
۸۱	جناب منشی عبد الرب صاحب آرمی ڈپارٹمنٹ شملہ	عا/
۸۲	جناب منشی عبد الرشید صاحب آرمی ڈپارٹمنٹ شملہ	۴/
۸۳	جناب مرزا علیم الدین صاحب نمبر ا کمپازیٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۸۴	جناب عبد الرشید صاحب دفتری نمبر ا کمپازیٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲/
۸۵	جناب عیدو صاحب دفتری گورنمنٹ پریس شملہ	۴/
۸۶	جناب عبد الشکور صاحب دفتری گورنمنٹ پریس شملہ	۲/
۸۷	جناب منشی عبد الکریم خان صاحب	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	آنریری لائنو مشین گورنمنٹ پریس شملہ	عہ/
۸۸	جناب عاشق علی صاحب ابریز لائنو مشین گورنمنٹ پریس شملہ	۴/
۸۹	جناب عبدالرحمٰن صاحب نمبر ۹ ابریز لائنو مشین گورنمنٹ پریس شملہ	۴/
۹۰	جناب عبدالکریم صاحب نمبر ۷ ابریز لائنو مشین گورنمنٹ پریس شملہ	۲/
۹۱	جناب عبدالکریم صاحب نمبر ۸ ابریز لائنو مشین گورنمنٹ پریس شملہ	۴/
۹۲	جناب عبدالسبحان صاحب سکشن ہولڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۲/
۹۳	جناب عبدالرزاق صاحب نمبر ۲ این ڈم مین گورنمنٹ پریس شملہ	۲/
۹۴	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب جمعدار پریس مشین گورنمنٹ پریس شملہ	۸/
۹۵	جناب منشی عبدالغفار خان صاحب آنریری مانو مشین گورنمنٹ پریس شملہ	۴/
۹۶	جناب شیخ عبدالغنی صاحب پوٹ ہرنٹ	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	بازار زیرین شملہ	عہ/
۹۷	جناب مرزا عبدالسمیع صاحب اینڈ سنز سوداگر بازار زیرین شملہ	عما
۹۸	جناب علی احمد صاحب عطار بازار زیرین شملہ	عہ/
۹۹	جناب عبدالعزیز صاحب زرگر بازار زیرین شملہ	۴/
۱۰۰	جناب عبدالعزیز صاحب کتب فروش بازار زیرین شملہ	۴/
۱۰۱	جناب عبدالصمد صاحب سوداگر پشمینہ اپر بازار شملہ	سے/
۱۰۲	جناب عبدالخالق صاحب سوداگر پشمینہ اپر بازار شملہ	سے
۱۰۳	جناب عبدالحمید صاحب سبزی بازار شملہ	۵/
۱۰۴	جناب بابو عبدالحمید صاحب فارن آفس شملہ	۴/
۱۰۵	جناب بابو علی مصطفےٰ صاحب فارن آفس شملہ	۸/
۱۰۶	جناب بابو علیم الدین صاحب فارن آفس شملہ	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۰۷	جناب شیخ علی محمد صاحب جام مرچنٹ ایر بازار شملہ	عه/
	ردیف (غ)	
۱۰۸	جناب منشی غلام حسین صاحب کاپی ہولڈر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۱۰۹	جناب بابو غلام حسن صاحب دفتر تعلیمات وغیرہ شملہ	عسا/
۱۱۰	جناب منشی غریب اللہ صاحب نمبر ۱ کمپازیٹر گورنمنٹ آف انڈیا شملہ	۲/
۱۱۱	جناب غلام نبی صاحب نمبر ۱ کمپازیٹر گورنمنٹ پریس آف انڈیا شملہ	۸/
۱۱۲	جناب غلام رسول صاحب گھڑی ساز ایر بازار شملہ	۴/
۱۱۳	جناب بابو غلام قادر صاحب فارن آفس شملہ	عه/
۱۱۴	جناب بابو حافظ غیاث الدین صاحب فارن آفس شملہ	عسا/
۱۱۵	جناب مولوی غلام محمد صاحب شیدائی سابق طالب العلم ندوہ	ے/
۱۱۶	جناب خان بہادر شیخ غلام حسن صاحب	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	اینڈ کمپنی رابہ	عـه
۱۱۷	جناب غلام حسین صاحب بابتہ داؤد داؤ بھائی صاحب سید پورہ سورت	عـه
	ردیف (ف)	
۱۱۸	جناب سید فرزند علی شاہ صاحب مونیٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۱۱۹	جناب منشی فیروز الدین صاحب اسسٹنٹ انڈسٹریز گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	عسا/
۱۲۰	جناب منشی فضل الٰہی صاحب قریشی دفتر تعلیمات وغیرہ شملہ	عه/
۱۲۱	جناب منشی فتح محمد صاحب شگفتہ ارڈی پارٹمنٹ شملہ	عسا/
۱۲۲	ردیف (ق)	
۱۲۲	جناب چودھری قادر بخش صاحب اسسٹنٹ انڈسٹریز شملہ	عه/
۱۲۲	جناب بابو فخر الدین صاحب فارن آفس شملہ	عه
۱۲۴	جناب قادر شاہ خان صاحب انسپکٹر تھانہ سنگرام ضلع پرتاب گڈھ ساکن مئو قائم گنج ضلع فرخ آباد	عـه

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ردیف (ك)	
۱۲۵	جناب بابو کبیر الدین احمد خان صاحب شملہ	عہ/
۱۲۶	جناب حاجی کریم بخش صاحب میوہ فروش بازار زیرین شملہ	عہ/
۱۲۷	جناب کالا صاحب بازار زیرین شملہ	۲/
۱۲۸	جناب کرمون صاحب ومتفرق بازار زیرین شملہ	۷/
۱۲۹	جناب قاضی کلیم الدین اسسٹنٹ انڈسٹریز شملہ	عہ/
	ردیف (گ)	
۱۳۰	جناب چودھری گامون صاحب سبزی بازار شملہ	عہ/
	ردیف (م)	
۱۳۱	جناب میر مشتاق احمد صاحب [illegible] ایر فورس شملہ	عہ/
۱۳۲	جناب محمد عثمان صاحب کلرک گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۸/
۱۳۳	جناب منشی مصلح الدین صاحب کلرک گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۱۳۴	جناب منشی محمد نعمان خان صاحب کلرک	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۱۳۵	جناب منشی مظفر حسن صاحب انصاری کمپوزیٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۱۳۶	جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ریڈر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۵/
۱۳۷	جناب منشی سید محمد میاں جعفری صاحب کاپی ہولڈر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲/
۱۳۸	جناب منشی مختار حسین صاحب کلرک پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا شملہ	عہ
۱۳۹	جناب منشی مطلوب حسین صاحب کلرک پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ آف انڈیا شملہ	عہ/
۱۴۰	جناب منشی محی الدین صاحب کلرک پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا شملہ	عہ
۱۴۱	جناب چودھری محمد اسلم صاحب اسسٹنٹ انڈسٹریز پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا شملہ	عہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	انڈسٹریز پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا شملہ	عہ/
۱۴۲	جناب چودھری محمد علی صاحب اسسٹنٹ انڈسٹریز پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا شملہ	عہ/
۱۴۳	جناب حافظ محمد حنیف صاحب صدیقی دفتر تعلیمات وغیرہ شملہ	عہ/
۱۴۴	جناب بابو محمد ابراہیم صاحب ریلوے بورڈ شملہ	عہ/
۱۴۵	جناب بابو عبدالغنی صاحب ریلوے بورڈ شملہ	عا/
۱۴۶	جناب بابو محمد رمضان خان صاحب ریلوے بورڈ شملہ	عہ/
۱۴۷	جناب بابو میاں محمد صاحب کامرس ڈیپارٹمنٹ شملہ	عہ/
۱۴۸	جناب بابو محمد حسین خان صاحب ریلوے بورڈ شملہ	عا/
۱۴۹	جناب مرزا محمود بیگ صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	۸/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۵۰	جناب بابو محمد اسحاق صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	۴/
۱۵۱	جناب بابو محمد شریف صاحب نمبر ا میونسپل کمیٹی شملہ	۸/
۱۵۲	جناب بابو محمد بخش صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	۸/
۱۵۳	جناب بابو محمد حفیظ صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	عا/
۱۵۴	جناب بابو ملک محمد صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	۸/
۱۵۵	جناب بابو محمد برکت اللہ صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	۸/
۱۵۶	جناب بابو محمود دلاور خان صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	۸/
۱۵۷	جناب بابو محمد اشرف صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	۸/
۱۵۸	جناب بابو محمد فاضل صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	۸/
۱۵۹	جناب بابو محمد نورالدین صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	۸/
۱۶۰	جناب منشی محمد عثمان صاحب کمپازیٹر میونسپل کمیٹی شملہ	۶/
۱۶۱	جناب بابو محمد یعقوب صاحب کمپازیٹر میونسپل کمیٹی شملہ	۱/
۱۶۲	جناب منشی محمد یوسف صاحب کمپازیٹر میونسپل کمیٹی شملہ	۲/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۶۳	جناب منشی محمد اسمعیل صاحب انبر کمپازیٹر منوسپل کمیٹی شملہ	۴/
۱۶۴	جناب منشی محمد عظیم خان صاحب نمبرا کمپازیٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲/
۱۶۵	جناب مولا بخش صاحب پریس مین نمبر ا کمپازیٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۱/
۱۶۶	جناب محمد نسیم صاحب ڈسٹریبیوٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۲/
۱۶۷	جناب مراد علی صاحب امپازیٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۸/
۱۶۸	جناب مرزا محمد حسن صاحب بائنڈر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	۴/
۱۶۹	جناب منشی مشتاق احمد صاحب سیکشن ہولڈر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	عہ/
۱۷۰	جناب بابو عظمت اللہ خان صاحب ہوم ڈیپارٹمنٹ شملہ	عہ/
۱۷۱	جناب بابو منظور علی صاحب مالک آرمی پریس شملہ	ےعہ
۱۷۲	جناب سید مرتضیٰ علی صاحب دفتری ممبری سکریٹری کمانڈر انچیف تیلیفون شملہ	صہ/
۱۷۳	جناب محمد حسن صاحب کلنگ بازار زیرین شملہ	۴/
۱۷۴	جناب باشندگان صاحبان زیر بازار شملہ	۷/
۱۷۵	جناب محمد مشرف عبدالغنی صاحب تمباکو فروش بازار زیرین شملہ	عصہ/
۱۷۶	جناب شیخ محبوب الٰہی کرم الٰہی صاحب سوداگر بازار زیرین شملہ	صہ
۱۷۷	جناب محمد حسن صاحب شال مرچنٹ اپر بازار شملہ	عصہ/
۱۷۸	جناب محمد یوسف صاحب سبزی بازار شملہ	۴/
۱۷۹	جناب مراد بخش صاحب سبزی بازار شملہ	عہ/
۱۸۰	جناب محمد ابراہیم صاحب متفرق سبزی بازار شملہ	عہ/۲
۱۸۱	جناب حافظ محمد بخش صاحب سبزی بازار شملہ	عہ/
۱۸۲	جناب بابو محمد اسمعیل صاحب جامع مسجد شملہ	صہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۸۳	جناب میر محمد ابراہیم صاحب فارن آفس شملہ	عہ/
۱۸۴	جناب بابو محمد حسین ڈار صاحب فارن آفس شملہ	/۴
۱۸۵	جناب بابو محمد اسمعیل صاحب فارن آفس شملہ	/۸
۱۸۶	جناب بابو محمد اسمعیل خان صاحب فارن آفس شملہ	عہ/
۱۸۷	جناب بابو منظور حسن صاحب فارن آفس شملہ	عہ/
۱۸۸	جناب بابو ملک حسن دین خان صاحب فارن آفس	عگ/
۱۸۹	جناب مولوی محمد سلیم صاحب مدرس دار العلوم ندوہ لکھنؤ	/۴
۱۹۰	جناب ڈاکٹر محمد اسمعیل خان صاحب اسسٹنٹ سارجن فتح گڈھ	ـعسہ
۱۹۱	جناب قاضی محمد خلیل صاحب رئیس بریلی	لعہ
۱۹۲	جناب والدہ صاحبہ مشیر الزمان خان صاحب مسعد رامپور	لعہ/ ۱۲

ردیف (ن)

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۹۳	جناب بابو نور الدین صاحب ہیڈ کلرک گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	عہ/
۱۹۴	جناب منشی نور محمد صاحب اکزامنر نمبر ۲ گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	عہ/
۱۹۵	جناب منشی نذیر محمد صاحب ریڈر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	/۳
۱۹۶	جناب بابو نور محمد خان صاحب ریلوے بورڈ شملہ	عہ
۱۹۷	جناب بابو نصر اللہ خان صاحب کامرس ڈپارٹمنٹ شملہ	عہ/
۱۹۸	جناب بابو نظیر احمد صاحب میونسپل کمیٹی شملہ	/۴
۱۹۹	جناب چودھری نور بخش صاحب سبزی بازار شملہ	اعہ/
۲۰۰	جناب چودھری نبی بخش صاحب سبزی بازار شملہ	اعگ/
۲۰۱	جناب چودھری نعمت اللہ صاحب بازار بیضہ فروشان شملہ	ـسے/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ردیف (و)			ردیف (ہ)	
۲۰۱	جناب منشی ولی محمد صاحب نستر نمبر ۱ کمپازیٹر شملہ	۴/	۲۰۴	جناب ہمدرد ہوٹل صاحب شملہ	۴/
				ردیف (ی)	
۲۰۲	جناب ولی بیر خان صاحب دفتری نمبر ۱ کمپازیٹر شملہ	۲	۲۰۵	جناب منشی یعقوب احمد صاحب آر. ایم. ڈی [illegible] شملہ	۸/

میزان کل تین سو اڑسٹھ روپیہ چھ آنہ نو پائی [illegible] ۹/۶

دستخط منشی محمد احتشام علی معتمد مال

راحت حسین محرر مال

چندہ وظائف از یکم نومبر سنہ ۱۹۲۵ء لغایت آخر مارچ سنہ ۱۹۲۶ء

نمبر ۱

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ردیف (ب)			ردیف (ح)	
۱	جناب ہز ہائینس حضور نواب صاحب بہادر ریاست بہاولپور	[illegible]	۴	جناب منشی حکیم الدین صاحب وکیل لکھنؤ	[illegible]
۲	جناب منیجر صاحب درگاہ کمیٹی بہرائچ	[illegible]	۵	جناب مولانا حبیب الرحمن صاحب شروانی نواب صدر یار جنگ بہادر	[illegible]
	ردیف (ج)			ردیف (س)	
۳	جناب سیٹھ جمال محمد صاحب جمیو جی اسٹریٹ مدراس	[illegible]	۶	جناب عزت سید سلیمان صاحب ندوی عطیہ جناب پریسیڈنٹ صاحب انجمن [illegible]	[illegible]

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ردیف (ف)			ردیف (م)	
۷	جنابہ فاطمہ بی بی صاحبہ اڈگیے ٹرسٹ ببئی معرفت سکریٹری صاحب	عــہ	۹	جناب صفی الدولہ حسام الملک شمس العلما نواب مولوی سید محمد علی حسن خان صاحب ناظم ندوۃ العلما	عــہ
	ردیف (ل)		۱۰	جناب مولوی محمد وسیم صاحب بیرسٹر لکھنؤ	عــہ
۸	جناب نواب صدر یار جنگ بہادر سکریٹری وقف کرنال	صار/	۱۱	بلانام (تفصیل) دو سو سولہ روپیہ	۱۱ار/ عــہ

میزان کل ایک ہزار سات سو بائیس روپیہ ؍ الماعــہ

دستخط منشی محمد احتشام علی معتمد مال   راحت حسین محرر مال

فہرست چندہ زکوٰۃ از یکم نومبر ۱۹۲۵ء لغایۃ آخر مارچ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱	ردیف (الف)			ردیف (ع)	
۱	جناب سید اصغر حسین صاحب بی اے ایل ایل بی۔ وکیل لکھنؤ	للعــہ	۳	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب جنرل لیڈر رجمنٹ بستی نو جالندھر	عما/
	ردیف (س)		۴	جناب عبدالصمد خان صاحب ڈاکخانہ قیدوس ضلع مراد آباد	عــہ
۲	جناب میر سید حسن صاحب ڈپٹی کلکٹر پرتاب گڈھ	عــہ	۵	جناب عبدالعزیز ڈار صاحب شال مرچنٹ نیہ بازار شملہ	ــے/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ردیف (غ)	
۵	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء لکھنؤ	صہ
	ردیف (ک)	
۶	جناب خواجہ کرجو صاحب شال مرچنٹ زیر بازار شملہ	صہ/
	ردیف (م)	
۷	جناب مولوی منعم الدین صاحب سکریٹری معین الندوہ شملہ	للعہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۸	جناب مولوی منعم الدین صاحب اگزامنر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	عما/
۹	ردیف (ن)	
۹	نامعلوم الاسم بذریعہ منی آرڈر مندرجہ ۵ مارچ ۱۹۲۶ء	صعہ
	ردیف (ہ)	
۱۰	جناب میر ہاشم علی صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	عہ

میزان کل مبلغ دوسو اڑتالیس روپیہ ما/ ۲۴۸ للعہ

دستخط منشی محمد احتشام علی معتمد مال — راحت حسین محرر مال

فہرست چندہ تعمیر دار الاقامہ از یکم نومبر ۱۹۲۵ء لغایت آخر مارچ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ردیف (الف)	
۱	جناب حافظ امداد علی صاحب ساکن خیرآباد ضلع سیتاپور	عہ
	ردیف (ع)	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۲	جناب مولوی عبد الماجد صاحب دریاآبادی ضلع بارہ بنکی	صہ
۳	جناب عبد الصمد خان صاحب محلہ کاٹھ دروازہ مرادآباد	صہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۴۰	جناب سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون جعفر			خیر آباد ضلع سیتاپور	معہ
	صاحب نمبر ۸۶ نیپر روڈ کراچی	الارصہ	۷	جناب محمد حسین صاحب عرب لائن	
	ردیف (ف)			خیر آباد ضلع سیتاپور	عـہ
۵	جناب حافظ فضل محمد صاحب اکونٹنٹ		۸	جناب محمد حیات خان صاحب بخشیا نگر	
	ملیٹری ورکس نمبر ۱۱ ورل روڈ رنگون	صہ		ملیح آباد لکھنؤ	عـہ
	ردیف (ھ)		۹	بلا تفصیل	للعہ
۶	جناب محمد شیر خان صاحب ساکن			میزان کل مبلغ الــہ یکہزار تین سو ترانوے روپیہ	

دستخط منشی محمد احتشام علی معتمد مال　　راحت حسین محرر مال

فہرست چندہ سرمایۂ محفوظہ از یکم نومبر سنہ ۱۹۲۵ء لغایۃ آخر مارچ سنہ ۱۹۲۶ء

۱	قیمت فروخت مکان للت پور ضلع جھانسی (مبلغ تین سو پندرہ روپیہ)	سہ عہ

دستخط منشی محمد احتشام علی معتمد مال　　راحت حسین محرر مال

فہرست چندہ رکنیت ندوۃ العلماء از یکم نومبر ۱۹۲۵ء لغایۃ آخر مارچ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱	جناب چودھری اقبال محمد خانصاحب وکیل ہوشیار پور	صہ/
۲	جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر الحدیث امرتسر	صہ/
۳	جناب مولوی احمد زمان خانصاحب آنریری مجسٹریٹ شاہجہان پور	صہ/
۴	جناب خان صاحب احمد الدین خانصاحب پنشنر اکاونٹنٹ	صہ/
۵	جناب خان بہادر شیخ امیر علی صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج موہن لال گنج لاہور	۵عہ
۶	جناب نواب سید امیر حسن خانصاحب خلف نواب سید محمد علی حسن خان صاحب لکھنو	صہ/
۷	جناب مولوی اکرام اللہ خانصاحب ندوی	صہ/
۸	جناب نوابزادہ ارشاد علی خان صاحب رئیس کرنال	مار
۹	جناب منشی مرزا احمد جان صاحب مینیجر اسٹیٹ عمر دراز علیخان صاحب رئیس کرنال	صہ
۱۰	جناب منشی احسان الحسن صاحب نوگنج سہارنپور	صہ/
۱۱	جناب مولوی اعجاز علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنو	صہ/
۱۲	جناب میاں جی احسان علی صاحب رئیس ندوانی ڈاکخانہ ہزارہ ضلع انبالہ	صہ/
۱۳	جناب سید الفت علی صاحب محرر معاش دفتر صاحب ڈسٹرکٹ جج شہر انبالہ	صہ/
۱۴	جناب بابو اکبر علی صاحب محلہ ماہ پارہ شہر انبالہ	صہ/
۱۵	جناب مستری احمد صاحب کیتھل ضلع کرنال	صہ/
۱۶	جناب افضال علی صاحب شاہ چشتی رئیس و میونسپل کمشنر کوٹھی الریاض لاہور	صہر

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ردیف (ب)	
۱۷	جناب خان صاحب منشی برکت علی صاحب ریلوے بورڈ شملہ	صہ/
۱۸	بالانام مورخہ ۱۹/۱ نومبر ۱۹۲۵ء	صہ/
۱۹	٫٫ ایضاً مورخہ ۸ ٫٫ دسمبر ۱۹۲۵ء	صہ
	ردیف (ت)	
۲۰	جناب خان بہادر ملک تاج الدین صاحب معاون اگزامینر لوکل فنڈ پنجاب و سرحد لاہور	صہ/
	ردیف (ح)	
۲۱	جناب خانصاحب لفٹنٹ حبیب الرحمان خانصاحب سی۔ ایس۔ ائی۔ پرانی بھون کی منڈی دہلی۔	صہ/
۲۲	جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا حبیب الرحمان خان صاحب شیروانی صدر الصدور امور مذہبی حیدرآباد دکن	عـہ
۲۳	جناب منشی حامد حسین صاحب دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل چھاؤنی انبالہ	صہ/
	ردیف (خ)	
۲۴	جناب مولوی جان محمد صاحب تحصیلدار پنشنر ہوشیارپور	صہ/
۲۵	جناب مولوی خیر محمد صاحب محلہ سادات جھجھر ضلع رہتک	صہ/
۲۶	جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری	صہ/
۲۷	جناب چودھری خیر الدین خان صاحب خانپور تحصیل کٹڑہ ضلع انبالہ	صہ
	ردیف (د)	
۲۸	جناب چودھری دین محمد صاحب رئیس منٹگمری او وکیل مختار منزل لاہور	صہ/
	ردیف (ر)	
۲۹	جناب مولوی رحمت علی صاحب ضلعدار بنگلہ نہر میان میر لاہور	صہ/
۳۰	جناب رحمن بخش صاحب مثل خوان عدالت مجسٹریٹ شہر انبالہ	صہ
۳۱	جناب منشی رحمت اللہ صاحب نمبردار محلہ سوگہان شہر انبالہ	صہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۳۲	جناب سید رضا حسین صاحب ایم اے ایل - ایل - بی وکیل شہر انبالہ	صہ/
۳۳	جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب مودودی گھسیاری منڈی لکھنؤ	صہ/
	ردیف (س)	
۳۴	جناب مولانا سید سلیمان صاحب ندوی معتمد دار العلوم	صہ/
۳۵	جناب ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو امرتسر	صہ/
۳۶	جناب مولوی حاجی سر رحیم بخش صاحب کے - سی - آئی - ای حامی ندوۃ العلماء چندہ رکنیت دوامی	ما/
۳۷	جناب شیخ سلطان احمد نور احمد سوداگر پارچہ پالم پور ضلع کانگڑہ	
	ردیف (ش)	
۳۸	جناب منشی شاہ محمد خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ فائنل ڈپارٹمنٹ شملہ	صہ/
۳۹	جناب میاں شمس الدین پیر بخش صاحبان سوداگر چرم امرتسر	صہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۴۰	جناب ڈاکٹر سید شفاعت احمد صاحب ہومیو کٹرہ شیر سنگھ امرتسر	صہ/
۴۱	جناب حاجی شمس الدین صاحب سابق سکریٹری انجمن حمایت الاسلام اکسٹنٹ کوچہ نقاشان لاہور	صہ/
۴۲	جناب شاہ محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ لکھنؤ	صہ/
	ردیف (ص)	
۴۳	جناب شیخ صفدر علی صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول ہوشیار پور	صہ/
۴۴	جناب شیخ صادق حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا امرتسر	صہ/
	ردیف (ظ)	
۴۵	جناب پیرجی ظفر حسن صاحب انسپکٹر پولیس شہر انبالہ	صہ/
	ردیف (ع)	
۴۶	جناب چودھری عطا محی الدین خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لا ہوشیار پور	صہ/
۴۷	جناب مولوی علی نقی صاحب بی اے وکیل شملہ	صہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۴۸	جناب منشی عبدالحمید صاحب حیرت بی اے ۔ جامع مسجد شملہ	صہ/
۴۹	جناب خان صاحب حافظ عبدالحکیم صاحب میر منشی کمانڈر انچیف شیوڈن شملہ	صہ/
۵۰	جناب شیخ علی بخش عنایت اللہ صاحبان سوداگر چرم امرتسر	صہ/
۵۱	جناب چودھری عبدالرحمن صاحب سوداگر دوکان ابراہیم عبدالرحمن ذکریا اسٹریٹ کلکتہ	صہ/
۵۲	جناب شیخ علی محمد صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج بیرون دہلی دروازہ لاہور	٥عـ
۵۳	جناب شیخ عزیز الدین صاحب عرف شیخ نواب ولد شیخ شرف الدین مرحوم سوداگر پشمینہ سکنہ سادھوان لاہور	٥عـ
۵۴	جناب خان صاحب شیخ عبدالعزیز صاحب بیت الحمود فرنگ لاہور	صہ/
۵۵	جناب مولوی عبدالحی خان صاحب سب رجسٹرار حیدرآباد دکن	صہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۵۶	جناب منشی عبدالرحمن صاحب دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل چھاؤنی انبالہ	صہ/
۵۷	جناب بابو عبیدالرحمن صاحب پنشنر ہیڈ کلرک خزانہ شہر انبالہ	صہ/
۵۸	جناب حاجی عبدالحکیم خان صاحب رئیس جان پور تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ	صہ/
۵۹	جناب مولوی عبدالحق صاحب وکیل سدہ ریاست پٹیالہ	صہ/
۶۰	جناب منشی عبدالغنی صاحب خلف میاں جی مولا بخش محلہ کھہمان شہر انبالہ	صہ/
۶۱	جناب ناظر عبدالغنی صاحب محلہ کیڈان شہر انبالہ	صہ/
۶۲	جناب چودھری عبدالحمید خان صاحب ہیڈ ماسٹر کلانور ضلع رہتک	صہ/
۶۳	جناب منشی عبدالرحمن صاحب محلہ ماہ پارا شہر انبالہ	صہ/
۶۴	جناب منشی عبدالرزاق صاحب محلہ ماہ پارا شہر انبالہ	صہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۶۵	جناب راؤ عمر و نور علی خان صاحب خان پور تحصیل کھڑہ ضلع انبالہ	صہ/
۶۶	جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب اسسٹنٹ سرجن صدر شفاخانہ پٹیالہ	صہ/
	ردیف (غ)	
۶۷	جناب خان بہادر خواجہ غلام صادق صاحب بیرسٹر امرتسر	صہ/
۶۸	جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب احمدی احمدیہ بلڈنگس برانڈرتھ روڈ لاہور	صہ/
۶۹	جناب شیخ غلام حافظ فتح صاحب لاہوری گیٹ پٹیالہ	صہ/
۷۰	جناب مولوی غلام محمد صاحب پٹیالہ معرفت قاضی محمد سلیمان صاحب	صہ/
۷۱	جناب خلیفہ غلام حیدر صاحب وکیل پٹیالہ	عہ/
	ردیف (ف)	
۷۲	جناب میاں فضل محمد خان صاحب وکیل ہوشیارپور	صہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۷۳	جناب خان بہادر چودھری فتح الدین صاحب پنشنر شملہ	صہ/
۷۴	جناب میاں فیروزالدین صاحب سوداگر ادویہ آنریری مجسٹریٹ امرتسر	صہ/
۷۵	جناب سید فراست علی شاہ حسان علی شاہ صاحب متصل پریڈ لاحال لاہور	مسہ/
۷۶	جناب چودھری فضل الٰہی صاحب رئیس اعظم نمبر ۱ ڈیوس روڈ لاہور	عسہ
۷۷	جناب میاں شیخ فیروزالدین صاحب سوداگر چائنا ہوس دہلی بازار لاہور	صہ/
۷۸	جناب مولوی فرنس صاحب ایڈیٹر تنظیم امرتسر	صہ/
۷۹	جناب مستری شیخ فتح الدین صاحب محلہ خیمہ سوداگراں متصل مسجد نوابی سائیں توکل شاہ رحمۃ اللہ شہر انبالہ	صہ/
۸۰	جناب سید فتح علی صاحب پنشنر محلہ حجامان شہر انبالہ	صہ/
۸۱	جناب خان صاحب میاں فخرالدین خان	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	شمس الدین خانصاحب چیلی ابوالوسیان امرتسر	صہ/
	ردیف (ل)	
۸۲	جناب شیخ کریم بخش فضل الدین صاحب تاجر پشمینہ متصل شاہ محمد صاحب لاہور	صہ/
۸۳	جناب منشی کرم الٰہی صاحب محلہ ماہ پارا شہر انبالہ	صہ/
۸۴	جناب ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب سانے والی ضلع لدھیانہ	صہ/
۸۵	جناب منشی سید لطیف حسین صاحب محرر سید غلام بھیک صاحب نیرنگ وکیل شہر انبالہ	صہ/
	ردیف (م)	
۸۶	جناب مسٹر محمد بشیر احمد صاحب سوداگر بانس ہوشیارپور	صہ/
۸۷	جناب شیخ مہتاب الدین صاحب سوداگر بانس نکرمانی ضلع ہوشیارپور	صہ/
۸۸	جناب شیخ محمد عطاء اللہ صاحب	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	وکیل ہوشیارپور	صہ/
۸۹	جناب شیخ محمد بختیار صاحب وکیل ہوشیارپور	صہ/
۹۰	جناب شیخ محمد افضل خان صاحب سب جج ہوشیارپور	صہ/
۹۱	جناب بابو مظفر حسین صاحب ریلوے بورڈ شملہ	صہ/
۹۲	جناب شیخ معز الدین صاحب ریلوے بورڈ شملہ	صہ/
۹۳	جناب بابو محمد شعبان صاحب ہیڈ کلرک میونسپل کمیٹی شملہ	صہ/
۹۴	جناب منشی محمد حسین صاحب خادم مالک مسلم ہوٹل شملہ	صہ/
۹۵	جناب خان بہادر جناب میر محمد خانصاحب وکیل شملہ	صہ/
۹۶	جناب منشی منظور علی صاحب حسرت بی۔ اے۔ جامع مسجد شملہ	صہ/
۹۷	جناب مولوی سید مرتضیٰ صاحب بہادر ایم۔ ایل۔ اے ترچناپلی مدراس	صہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۹۸	جناب بابو سید مرتضیٰ صاحب دفتر ملٹری سکریٹری کمانڈر انچیف شیوڈن شملہ	صہ/
۹۹	جناب مولوی محمد یٰسین صاحب گورنمنٹ آف انڈیا پالیٹیکل ڈیپارٹمنٹ شملہ	صہ/
۱۰۰	جناب شیخ محمد الٰہی و کرم الٰہی صاحب سوداگر بازار زیرین شملہ	صہ/
۱۰۱	جناب بابو محمد اسمٰعیل صاحب جامع مسجد شملہ	صہ/
۱۰۲	جناب شیخ محمد حسین صاحب سوداگر چرم امرتسر	صہ/
۱۰۳	جناب میاں محمد عبد اللہ صاحب کٹڑہ سنت سنگھ امرتسر	صہ/
۱۰۴	جناب میاں محمد شریف صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر کٹڑہ میاں سنگھ امرتسر	صہ/
۱۰۵	جناب خان صاحب محمد سعادت علیخان صاحب رئیس اعظم سرن موچی دروازہ لاہور	عـہ
۱۰۶	جناب مالک شباب اردو بیرون دہلی دروازہ لاہور	
۱۰۷	جناب سید محسن شاہ صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی وکیل ہائی کورٹ بیرون موچی دروازہ لاہور	صہ/ صہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۰۸	جناب میاں محمد شریف صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی وکیل ہائیکورٹ بیرون موچی دروازہ لاہور	صہ/
۱۰۹	جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب میڈیکل پریکٹیشنر احمدیہ بلڈنگس لاہور	صہ/
۱۱۰	جناب خان بہادر شیخ محمد کاظم صاحب پنشنر ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل چوہٹہ مفتی باقر صاحب لاہور	عـہ
۱۱۱	جناب محمد حسین صاحب مالک نرسری فارم بگاویر روڈ لاہور	صہ/
۱۱۲	جناب منشی محمد الدین صاحب فوق اڈیٹر کشمیری بروسا بیرانوالہ روڈ لاہور	صہ/
۱۱۳	جناب بابو محمد عبد اللہ صاحب گورنمنٹ ہاؤس لاہور	
۱۱۴	جناب شیخ محمود احمد صاحب بیت المحمود فرنگ لاہور	صہ/
۱۱۵	جناب شیخ مسعود احمد صاحب بیت المحمود فرنگ لاہور	صہ/
۱۱۶	جناب مولوی مسعود حسین صاحب خانصاحب محلہ سادات جہجر ضلع رہتک	صہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۱۷	جناب محمد حسن خان صاحب شوق پھر اٹوان ضلع مراد آباد	صہ/
۱۱۸	جناب منشی محمد احتشام صاحب رئیس کاکوری لکھنؤ عہ	
۱۱۹	جناب مولانا مسعود علی صاحب ندوی	صہ/
۱۲۰	جناب مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب پنشنر سشن جج پٹیالہ	صہ/
۱۲۱	جناب شمس العلماء مولانا حاجی محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دار العلوم ندوہ	صہ/
۱۲۲	جناب مولوی مسعود الرحمن صاحب شروانی رئیس بھیکم پور ضلع علی گڑھ	صہ/
۱۲۳	جناب مولوی محمد فضل الرحمن صاحب ندوی سہارنپوری	صہ/
۱۲۴	جناب شیخ مولوی محمد شفیع صاحب بزار شہر انبالہ	صہ/
۱۲۵	جناب محمد ابراہیم صاحب کتب فروش شہر انبالہ محلہ قاضی واڑہ شہر انبالہ	صہ
۱۲۶	جناب حاجی محمد عمر صاحب شیر فروش محلہ قاضی واڑہ انبالہ	صہ/
۱۲۷	جناب شیخ محمد حنیف صاحب بزاز شہر انبالہ	صہ/
۱۲۸	جناب بابو محمد رفیق صاحب بنگالی محلہ چھاؤنی انبالہ	صہ/
۱۲۹	جناب شیخ محمد عمر صاحب پارچہ فروش بازار بھوہاکوٹ شہر انبالہ	صہ/
۱۳۰	جناب چودھری محمد عمر خان صاحب جلد ساز شہر انبالہ	صہ/
۱۳۱	جناب حاجی میران بخش صاحب سوداگر چرم سبزی منڈی شہر انبالہ	صہر
۱۳۲	جناب مسٹر محمد بشیر خلف الرشید حافظ محمد حلیم صاحب رئیس کانپور	صہ
۱۳۳	جناب مستری محمد حیات صاحب محلہ معماران شہر انبالہ	صہ/
۱۳۴	جناب مسٹر محمد نواز صاحب ہیڈ ماسٹر جگادھری گورنمنٹ ہائی اسکول انبالہ	صہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۳۵	جناب کنور محمد عبدالوہاب خانصاحب رئیس مڈارک ضلع علی گڑھ	صہ
۱۳۶	جناب مولوی مظہر حسن صاحب رنبری کلرک دفتر انسپکٹر مدارس انبالہ ڈویژن انبالہ	صہ
۱۳۷	جناب شیخ محمد عمر صاحب وکیل لوہاری دروازہ لاہور	صہ/
۱۳۸	جناب محمد صدیق صاحب محلہ ماہ پارا شہر انبالہ	صہ/
۱۳۹	جناب خان صاحب ملک عبدالعزیز صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر اکزامنر لوکل فنڈ لاہور	صہ/
	ردیف (ن)	
۱۴۰	جناب شیخ نعمت اللہ صاحب سوداگر بانس بیرون شاہ عالمی دروازہ لاہور	صہ/
۱۴۱	جناب بابو نظام الدین صاحب اینڈ کمپنی امرتسر	صہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۴۲	جناب نظام الدین صاحب رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ بارود خانہ لاہور	عـہ
۱۴۳	جناب منشی نظام الدین صاحب پنشنر لکڑ منڈی اکبری دروازہ لاہور	صہ/
۱۴۴	جناب مولوی حاجی نورالحسن صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ کاکوری ضلع لکھنو	صہ/
۱۴۵	جناب حکیم نذیر احمد صاحب میونسپل کمشنر شہر انبالہ	صہ
۱۴۶	جناب قاضی نور احمد صاحب سب اڈیٹر مسلم ادب مالک لاہور	صہ/
۱۴۷	جناب منشی نبی بخش صاحب محلہ ماہ پارا شہر انبالہ	ـــہ/
۱۴۸	جناب مولوی نثار احمد صاحب پٹیالہ معرفت قاضی محمد سلیمان صاحب	صہ
۱۴۹	جناب سر نور اللہ صاحب پٹیالہ معرفت قاضی محمد سلیمان صاحب	صہ
۱۵۰	جناب شیخ نور محمد صاحب کیتھل ضلع کرنال	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ردیف (و)			ردیف (ہ)	
۱۵۱	جناب شیخ وجیہ الدین صاحب ایم ایل۔اے رئیس مرٹھہ	صہ/	۱۵۳	جناب میر ہاشم علی صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	صہ/
۱۵۲	جناب منشی وحید الحسن صاحب آسیون ضلع اناؤ	صہ/	۱۵۴	جناب خلیفہ ہدایت اللہ صاحب پٹیالہ معرفت قاضی محمد سلیمان صاحب	صہ/

فہرست چندہ معاونت از یکم نومبر سنہ ۱۹۲۵ء لغایۃ آخر مارچ سنہ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ردیف (الف)		۳	جناب منشی الطاف علی صاحب چھاؤنی انبالہ	عما
۱	جناب میاں احمد الدین الٰہی بخش صاحب تاجر چرم امرتسر	سے/	۴	جناب منشی امیر علی صاحب چھاؤنی انبالہ	عما
۲	جناب میاں الٰہی بخش صاحب تاجر چرم امرتسر	عما	۵	جناب سید اشفاق احمد صاحب شہر انبالہ	عما

نمبر شمار	اسماے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۶	جناب منشی اصغر علی صاحب چھاؤنی انبالہ	عمہ/
۷	جناب الٰہی بخش عرف چھوٹا شہر انبالہ	عمہ/
۸	جناب اللہ دیا پسر علی بخش صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۹	جناب اللہ دیا صاحب ٹیلر ماسٹر شہر انبالہ	عمہ/
۱۰	جناب خواجہ اللہ رکھا صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۱۱	جناب چودھری اللہ دیا صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۱۲	جناب چودھری اللہ بندہ صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۱۳	جناب چودھری احمد اللہ صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۱۴	جناب حاجی امیر الدین صاحب دھورہ ضلع انبالہ	عمہ/
	ردیف (ب)	
۱۵	جناب برکت اللہ صاحب پیکنگ کلرک پٹیالہ	عمہ/
	ردیف (پ)	
۱۶	جناب میاں پیر محمد شمس الدین صاحب تاجر چرم امرتسر	عمہ/
۱۷	جناب حاجی پیر بخش صاحب سوداگر بوٹ انارکلی لاہور	عمہ/
	ردیف (ج)	
۱۸	جناب چودھری جان محمد صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۱۹	جناب شیخ جمال الدین صاحب شاہ آباد ضلع کرنال	عمہ/
	ردیف (چ)	
۲۰	جناب مستری چراغ محمد صاحب شہر انبالہ	عمہ/
	ردیف (ح)	
۲۱	جناب حاجی حمید الدین صاحب صراف بازار کھونٹیاں امرتسر	عہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۲۲	جناب مسٹر حامد علی خان صاحب شاہ آباد		۳۱	جناب مسٹر رحمت الٰہی صاحب شہر انبالہ	عگا/
	ضلع کرنال	عگا/	۳۲	جناب چودھری رمضانی صاحب	
۲۳	جناب حیدر بخش صاحب ریواڑی			شہر انبالہ	عگا/
	ضلع گڑگانواں	عگا/	۳۳	جناب چودھری رحمت اللہ صاحب	عگا/
	ردیف (خ)			شہر انبالہ	عگا/
۲۴	جناب خلیل الرحمان صاحب شہر انبالہ	عگا/	۳۴	جناب رحمت علی صاحب راجپورہ	
۲۵	جناب خداداد صاحب شہر انبالہ	عگا/		ریاست پٹیالہ	عگا/
	ردیف (د)		۳۵	جناب رحمت علی صاحب شہر انبالہ	عگا/
۲۶	جناب شیخ دین محمد صاحب مفتی			ردیف (س)	
	ہوشیارپور	عہ/	۳۶	جناب منشی سرفراز علی صاحب چھاؤنی	
۲۷	جناب منشی داؤد صاحب چھاؤنی			انبالہ	عمہ/
	انبالہ	عگا/	۳۷	جناب منشی سلطان محمود صاحب	
۲۸	جناب دین محمد صاحب شاہ آباد			چھاؤنی انبالہ	عگا/
	ضلع کرنال	عگا/		ردیف (ش)	
	ردیف (ر)		۳۸	جناب چودھری شہاب الدین الہ بخش صاحب	
۲۹	جناب منشی رمضان خان صاحب			امرتسر	عگا/
	چھاؤنی انبالہ	عگا/	۳۹	جناب شہزادہ بیلن صاحب	
۳۰	جناب الٰہ رحیم بخش صاحب شہر انبالہ	عگا/		شہر انبالہ	عگا/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ردیف (ص)	
۴۰	جناب شیخ صبغۃ اللہ صاحب شہر انبالہ	عمہ/
	ردیف (ط)	
۴۱	جناب مسٹر طفیل آلٰہی صاحب شہر انبالہ	عمہ/
	ردیف (ظ)	
۴۲	جناب سید ظفر احمد صاحب شہر انبالہ	عمہ/
	ردیف (ع)	
۴۳	جناب منشی عبد اللطیف صاحب نقل نویس ہوشیارپور	عہ/
۴۴	جناب عبد الرشید صاحب اینڈ برادرس مرچنٹ انارکلی لاہور	عمہ/
۴۵	جناب ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب دندان ساز انارکلی لاہور	عمہ/
۴۶	جناب حاجی عیدو صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۴۷	جناب منشی عبد الغنی صاحب چھاؤنی انبالہ	عمہ
۴۸	جناب منشی عبد اللطیف صاحب چھاؤنی انبالہ	عمہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۴۹	جناب منشی عبد الحفیظ صاحب چھاؤنی انبالہ	عمہ/
۵۰	جناب منشی عبد الکریم صاحب چھاؤنی انبالہ	عمہ/
۵۱	جناب عبد الغنی صاحب قصاب مارکٹ شہر انبالہ	عمہ/
۵۲	جناب عبد العزیز صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۵۳	جناب میاں عبد الرحمٰن صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۵۴	جناب میاں عظیم بخش صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۵۵	جناب میاں عبد اللطیف صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۵۶	جناب حاجی عبد الرحیم صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۵۷	جناب شیخ عبد الغنی صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۵۸	جناب شیخ عبد المجید صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۵۹	جناب شیخ عبد الحلیم صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۶۰	جناب عبد الکریم صاحب بزاز شہر انبالہ	عمہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۶۱	جناب منشی عبدالقادر صاحب شہر انبالہ	عہ/
۶۲	جناب منشی عمر حیات صاحب قانونگوئی شہر انبالہ	عہ/
۶۳	جناب عبدالعزیز صاحب شہر انبالہ	عہ/
۶۴	جناب چودھری عبدالغنی صاحب شہر انبالہ	عہ/
۶۵	جناب میاں عبدالرحمٰن صاحب شہر انبالہ	عہ/
۶۶	جناب بابو عبدالمجید صاحب شہر انبالہ	عہ/
۶۷	جناب چودھری عبدالحق صاحب شہر انبالہ	عہ/
۶۸	جناب منشی عبدالرحمٰن صاحب شہر انبالہ	عہ/
۶۹	جناب عبدالرحمٰن صاحب ساڈھورہ ضلع انبالہ	عہ/
۷۰	جناب خان عبدالخالق خاں صاحب شاہ آباد ضلع کرنال	عہ/
۷۱	جناب عطا محمد صاحب شاہ آباد	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ضلع کرنال	عہ/
۷۲	جناب چودھری عبدالرحمٰن خان صاحب بلوی ضلع کرنال	عہ/
۷۳	جناب چودھری عبدالحمید صاحب بھسکرہ سیران جی ضلع کرنال	عہ/
۷۴	جناب بابو عبداللہ صاحب ہیڈ پریس چھاؤنی انبالہ	عہ/
۷۵	جناب عنایت خان صاحب شہر انبالہ	عہ/
۷۶	جناب عبدالرحمٰن صاحب خلیل ہیڈ ماسٹر خضر آباد کھڈا	عہ/
۷۷	جناب عبداللہ صاحب قانون گو ریاست پٹیالہ	عہ/
۷۸	جناب چودھری عبدالرحیم صاحب ڈموہ کڑہ ضلع انبالہ	عہ/
	ردیف (غ)	
۷۹	جناب شیخ غلام احمد صاحب سوداگر پارچہ تھوارنا ضلع کانگڑہ	عـہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۸۰	جناب شیخ غلام قادر صاحب گرامی شاعر خاص حضور نظام دکن ہوشیارپور	عمر
۸۱	جناب مولوی غلام باری صاحب شہر انبالہ	عگا
۸۲	جناب سید غضنفر حسین صاحب شہر انبالہ	عگا/
۸۳	جناب غلام رسول صاحب شہر انبالہ	عگا/
۸۴	جناب چودھری غلام محمد خان صاحب بھسکہ میران جی ضلع کرنال	عگا/
۸۵	جناب غلام کبیر صاحب وکیل پٹیالہ	عگا
	ردیف (ف)	
۸۶	جناب حکیم فضل کریم صاحب ہوشیارپور	عمر
۸۷	جناب منشی فیض محمد صاحب چھاؤنی انبالہ	عگا/
۸۸	جناب بابو فضل محمد صاحب شہر انبالہ	عگا
	ردیف (ق)	
۸۹	جناب مولوی قیام الدین صاحب تھانوی شہر انبالہ	عگا/
۹۰	جناب چودھری حاجی قائم الدین صاحب ڈیوار دوسہ ریاست پٹیالہ	عگا
	ردیف (ک)	
۹۱	جناب میاں کریم الدین صاحب شہر انبالہ	عگا
۹۲	جناب مولوی کریم الدین صاحب سادھوڑا ضلع انبالہ	عگا/
۹۳	جناب کرم دین صاحب پہلوان شہر انبالہ	عگا
	ردیف (ل)	
۹۴	جناب لال شاہ صاحب شاہ آباد ضلع کرنال	عگا/
	ردیف (م)	
۹۵	جناب شیخ محمد امین شاہ صاحب بزاز و میونسپل کمشنر ہوشیارپور	عگا/
۹۶	جناب مولوی محمد سعید صاحب ہوشیارپور	عہ
۹۷	جناب مولوی محمد حفیظ صاحب ہوشیارپور	عمر
۹۸	جناب شیخ محمد اقبال صاحب وکیل ہوشیارپور	عمر

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۹۹	جناب میاں مولا بخش صاحب سوداگر صابون بازار سری ہنومان امرتسر	صہ/
۱۰۰	جناب مولوی محمد بخش صاحب مدرس مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر	عہ/
۱۰۱	جناب شیخ مشتاق احمد صاحب خیاط شہر انبالہ	عہ/
۱۰۲	جناب شیخ محمد عالم صاحب سوداگر پارچہ بزاز منڈی لاہور	عہ/
۱۰۳	جناب حافظ محمد صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۰۴	جناب محمد قاسم صاحب میوہ فروش شہر انبالہ	عہ/
۱۰۵	جناب منشی مختار حسین صاحب چھاونی انبالہ	عہ/
۱۰۶	جناب میران بخش صاحب درزی شہر انبالہ	عہ/
۱۰۷	جناب خواجہ محمد رفیق صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۰۸	جناب حافظ محمد صدیق صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۰۹	جناب محمد شبیر صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۱۰	جناب خواجہ محمد شفیع صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۱۱	جناب حکیم محمد رفیق خان صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۱۲	جناب حکیم حافظ محمد نصیر الدین صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۱۳	جناب چودھری محمد ابراہیم خان صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۱۴	جناب محمد شفیع صاحب ٹیلر ماسٹر شہر انبالہ	عہ/
۱۱۵	جناب محمد حنیف صاحب بازار ریلوے بورڈ انبالہ	عہ/
۱۱۶	جناب محمد اسمٰعیل صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۱۷	جناب محمد ابراہیم صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۱۸	جناب چودھری محمد اسمٰعیل صاحب کنوماں شہر انبالہ	عہ/
۱۱۹	جناب محمد صدیق صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۲۰	جناب محمد شریف خان صاحب شاہ آباد ضلع کرنال	عہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۲۱	جناب ماسٹر محمد حسین صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۲۲	جناب محمد ابراہیم صاحب محشر شہر انبالہ	عہ/
۱۲۳	جناب ولی احمد زبیری صاحب شہر انبالہ	عمہ/
۱۲۴	جناب حاجی محمد عثمان صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۲۵	جناب مہدی حسن خان صاحب پٹیالہ	عہ/
۱۲۶	جناب مصباح الدین صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۲۷	جناب حکیم محمد بخش صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۲۸	جناب ماسٹر محمد حنیف صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۲۹	جناب مرزا محمد صدیق صاحب بڑاڑی ضلع گوڑگانواں	عمہ
۱۳۰	جناب محمد سعید اللہ صاحب شہر انبالہ	عہ
۱۳۱	جناب محمد یعقوب صاحب شہر انبالہ	عہ
۱۳۲	متفرق بذریعہ فروخت ٹکٹ معاونت ایام جلسہ ۲۶ قطعہ	ا/سہ
۱۳۳	جناب بابو محمد سلطان صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۳۴	جناب چودھری محمد عمر صاحب شہر انبالہ	عمہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۳۵	جناب حاجی محمد رمضان صاحب شاہ آباد ضلع کرنال	عمہ/
۱۳۶	جناب میاں نور محمد صاحب شاہ آباد ضلع کرنال	عہ
	ردیف (ن)	
۱۳۷	جناب شیخ نور احمد صاحب سوداگر بوٹ ہوشیارپور	عمہ/
۱۳۸	جناب شیخ نبی بخش صاحب رئیس ہوشیارپور	عہ/
۱۳۹	جناب نامعلوم الاسم تاریخ ۱۰ نومبر ۱۹۲۵ء	عہ/
۱۴۰	جناب منشی نعمت اللہ خان صاحب چھاونی انبالہ	عہ/
۱۴۱	جناب نور بخش صاحب شہر انبالہ	عہ/
۱۴۲	جناب میاں نور محمد پلہ دار شہر انبالہ	عہ/
۱۴۳	جناب مستری نور محمد صاحب شہر انبالہ	
۱۴۴	جناب منشی نذیر احمد صاحبان رئیس ریلوے روڈ انبالہ	عہ/

رقم	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	نمبر شمار	رقم	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	نمبر شمار
عہ/	جناب ولی داد صاحب شہر انبالہ	۱۵۱		جناب منشی نور محمد صاحب محکمہ مال	۱۴۵
عہ/	جناب وزیر انان بائی شہر انبالہ	۵۲	عہ/	ریلوے روڈ انبالہ	
	ردیف (ہ)			جناب چودھری نور محمد صاحب	۱۴۶
عہ/	جناب ڈاکٹر ہاشم علی صاحب شہر انبالہ	۱۵۳	عہ/	شہر انبالہ	
				جناب قاضی نصر اللہ صاحب	۱۴۷
اماعہ	میزان کل مبلغ چار سو چھتیس روپیہ		عہ/	شہر انبالہ	
	بلا تا اسند رجہ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۲۵ء مرسلہ	۱۵۴		جناب میاں نور محمد صاحب شاہ آباد	۱۴۸
	مولوی حکیم عبد الجلیل صاحب ندوی		عہ/	ضلع کرنال	
	بازار قصہ خوانی ضلع پیشاور بذریعہ			ردیف (و)	
عہ/	منی آرڈر		عہ/	جناب خواجہ ولی محمد صاحب شہر انبالہ	۴۹
اماعہ	میزان کل مبلغ چار سو چھتیس روپیہ		عہ/	جناب ولی محمد صاحب نانبائی شہر انبالہ	۱۵۰

منشی محمد احتشام علی معتمد مال — راحت حسین محرر مال

نقشہ تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلما از یکم اپریل ۱۹۲۵ء لغایت آخر مارچ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	نام ملازمین	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۱	سید عبد الغفور صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما			کما/	
۲	سید عبد الوحید صاحب محرر دفتر ندوۃ العلما			لعہ / ۶۹/۹	
۳	محمد یحیی صاحب محرر			للعہ/	

نمبر شمار	نام ملازمین	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۴	سید حسن مجتبیٰ صاحب محرر			[illegible] ۶۴/۴	
۵	رونق علی صاحب محرر			[illegible] ۴/۵	
۶	محمد اسمٰعیل صاحب محرر			[illegible] ۱۱/۳	
۷	عنایت اللہ چپراسی			[illegible] ۳/۷	
۸	احسان اللہ چپراسی			[illegible] ۱/	منشی احتشام علی معتمد مال
۹	حسین الدین چپراسی			[illegible] ۲/۱۲	راحت حسین محرر مال

نقشہ تنخواہ ملازمین وکلاء ندوۃ العلماء یکم اپریل ۱۹۲۵ء لغایۃ آخر مارچ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	نام ملازمین	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء			[illegible]	
۲	سید حسن شاہ صاحب سفیر	[illegible]		[illegible] ۴/۵	
۳	مولوی محمد حسن خان صاحب ندوی سفیر	[illegible]		[illegible] ۹/۹	

منشی احتشام علی معتمد مال

راحت حسین محرر مال

نقشہ تنخواہ ملازمین دار العلوم ندوۃ العلما ابتدا اپریل سنہ ۱۹۲۵ء لغایۃ آخر مارچ سنہ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	نام ملازمین	شرح تنخواہ	ایام کارگزاری	تنخواہ	کیفیت
۱	شمس العلماء مولانا حاجی محمد حفیظ اللہ صاحب	ما/ر		ا مـا /	
۲	مولانا حیدر حسین صاحب محدث	ما/ر		الـ ما/ر	
۳	مولانا محمد یوسف صاحب ادیب	لـعہ		ما/ر لـعہ ۱۲/۵	
۴	مولانا عبد الرحمٰن صاحب ادیب	لـعہ		کما للعہ ۵/۷	
۵	مولوی محمد شبلی صاحب فقیہ	سـعہ		کما عـسـعہ	
۶	" " " " مدرس	عـسـعہ		ما عـسـعہ	
۷	مولوی عبد الودود صاحب منطق	للعہ		اکما لـعہ	
۸	" " اتالیقی	عـسـ		بعـعہ ۱۰/۸	
۹	مولوی محمد سلیم صاحب صرف ونحو اول مدرس	صـعہ		ما/ر العہ ۹/۱۶	
۱۰	مولوی سید حسن صاحب صرف ونحو دوم مدرس	لـعـسـعہ		ما/ر معـللعہ ۱۲/۱۰	
۱۱	مولوی محمد یوسف صاحب مدرس فارسی	لـعـعہ		ما/ر للعـعہ ۳/۱۳	
۱۲	ماسٹر عطا کریم صاحب ہیڈ ماسٹر	صـعہ		کما/	
۱۳	ماسٹر عبد الجلیل صاحب	صـعـسـعہ		سما/	
۱۴	ماسٹر عزیز الحسن صاحب	سـعہ		سا سـعہ	
۱۵	" بابت تعلیم حساب	عـعہ		معـ للعہ ۱۱/۹	
۱۶	عبد الرحمٰن صاحب کاشغری ادیب	سـعہ		ما عـسـعہ ۴/۱۲	

نمبر شمار	نام ملازمین	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۱۷	منشی محمود علی صاحب محرر دارالامۃ رونق علی صاحب	[illegible]		[illegible]	
۱۸	حافظ محمد حامد علی صاحب محرر دارالعلوم	[illegible]		[illegible]	
۱۹	منے خان چپراسی	[illegible]		[illegible]	
۲۰	اصغر علی چپراسی	[illegible]		[illegible]	
۲۱	رسول بخش بھشتی	[illegible]		[illegible]	
۲۲	محمد شفیع چوکیدار	[illegible]		[illegible]	
۲۳	منگل خاکروب	[illegible]		[illegible]	

منشی احتشام علی معتمد مال — راحت حسین محرر مال

نقشہ تنخواہ ملازمین کتبخانہ ندوۃ العلماء ابتدا یکم اپریل سنہ ۱۹۲۵ء لغایۃ آخر مارچ سنہ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	نام ملازمین	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۱	مولوی کلیم احمد صاحب مہتمم کتب خانہ	[illegible]		[illegible]	
۲	احمد حسین دفتری	[illegible]		[illegible]	
۳	حسین علی عرف داوہ	[illegible]		[illegible]	

منشی احتشام علی معتمد مال — راحت حسین محرر مال

فہرست چندہ تعلیم دارالعلوم از یکم نومبر ۱۹۲۵ء لغایۃ آخر مارچ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ردیف (ب)			ردیف (ش)	
۱	جناب ہز ہائنس فرمانروائے ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہ	[illegible]	۵	آمدنی جائداد وقف شاہجہان پور مرسلہ مولوی احمد زمان خان صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ شاہجہان پور	[illegible]
۲	آمدنی از وقف جائداد بریلی مرسلہ مقتدا خان صاحب	[illegible]		ردیف (ک)	
	ردیف (ح)			آمدنی جائداد وقف کرنال مرسلہ اسسٹنٹ اکونٹنٹ صاحب مرسلہ یونیورسٹی علی گڈھ	[illegible]
۳	جناب اعلیٰ حضرت ہز ہائنس حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ	[illegible]		ردیف (ن)	
	ردیف (ج)			جناب رانی صاحبہ نان پارہ	[illegible]
۴	آمدنی جائداد وقف چندوسی مرسلہ سپرنٹنڈنٹ صاحب				

رقم [illegible] — میزان کل سات ہزار دو سو اٹھارہ روپیہ چودہ آنہ [illegible]

دستخط منشی محمد احتشام علی معتمد مال — راحت حسین محرر مال

فہرست چندہ تعمیر مسجد از یکم سنہ ۱۹۲۵ء لغایت آخر مارچ سنہ ۱۹۲۶ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	رقم
	ردیف (الف)			ردیف (ف)	
۱	نواب زادہ ارشاد علی خان صاحب رئیس کرنال	عا/	۵	جناب شیخ فضل الرحمن صاحب الکٹرک انجنیر ریاست پٹیالہ	صــہ
۲	جنابہ اہلیہ محترمہ شیخ ظہیر الدین احمد صاحب ریلوے انجنیر پٹیالہ	عــہ		ردیف (م)	
	ردیف (ر)		۶	متفرق چندہ پٹیالہ معرفت مولوی قاضی عبدالعزیز صاحب بی-اے	مـعــہ
۳	جناب مولانا حاجی رحیم بخش صاحب سی آئی-ای-حامی ندوۃ العلماء	صما/			
	ردیف (ظ)				
۴	جناب شیخ ظہیر الدین احمد صاحب ریلوے انجنیر ریاست پٹیالہ	عــہ			
				میزان کل مبلغ چھ سو پچھتر روپیہ	ساصـعــہ

دستخط منشی محمد احتشام علی معتمد مال

راحت حسین محرر مال

خداوند تعالیٰ

جنت مین گھر کس کے لیے بنائیگا

اُس کے لیے

جس نے دنیا مین خدا کی عبادت کیلیے

مسجد بنائی دار العلوم ندوۃ العلما اور اُس کے

قرب و جوار مین کوئی مسجد نہین ہے جسکی وجہ سے ادائیگی

فریضہ مین طلبہ کو سخت تکلیف اُٹھانا پڑتی ہے اس بنا پر یہ تجویز

قرار پائی ہے کہ احاطہ دار العلوم ندوۃ العلما کے اندر ایک

ایسی مسجد بنوائی جائے جو مسجد نبوی صلعم کے مطابق ہو ابھی تک

اس کے واسطے معقول امداد ہنوز حاصل نہین ہوئی ہے اس لیے

پھر تمام مسلمانون سے التماس ہے کہ وہ اس نادر موقع کو

ہاتھ سے نجانے دین اور اس مین مدد دیکر جنت کے

گھر کو حاصل کرین۔

وما علینا الا البلاغ

معروضہ

صفی الدولہ حسام الملک شمس العلما نواب سید

محمد علی حسن (خان)

ناظم ندوۃ العلما